



مکتبہ اعلیٰ تعلیم دہلی
پنجاب

۱۵

اشاریہ غالب

مرقبہ

سید محسن الرحمن

اشارية غالب



وزارت تعلیم و تحقیق
پنجاب

۱۵

اشاریہ غالب

مرقبہ

سید معین الرحمن

مجلس یادگارِ غالبؔ

★

صدرِ مجلس

پروفیسر حمید محمد خان ستارہ پاکستان وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی لاہور

ارکان

جناب عبد الرحمن چغتائی لاہور

مولانا غلام رسول مہر لاہور

پروفیسر اکرم سعید اللہ سابق صدر شعبہ فلسفہ اسلامیہ کالج رسول لاہور

سیّد اقبال علی تاج، سیکرٹری مجلس ترقی ادب لاہور

مولانا حامد علی خان، مدیر موشسہ مطبوعات فریٹکن لاہور

کیپٹن عبد الواحد موشسہ مطبوعات فریٹکن لاہور

ڈاکٹر جسٹس ایس اے رحمن، سابق چیف جسٹس پاکستان لاہور

پروفیسر اکرم قاضی سید الدین احمد صدر شعبہ امور طلباء پنجاب یونیورسٹی لاہور

گروہ کیپٹن سید فیاض محمود ناظم شعبہ تاریخ ادبیات پنجاب یونیورسٹی لاہور

پروفیسر اکرم سعید عبد اللہ صدر دائرۃ المعارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور

ڈاکٹر شیخ محمد اکرم ناظم ادارۃ ثقافت اسلامیہ لاہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر زینوی، پرنسپل یورسٹی اور سنیل کالج، صدر شعبہ فارسی پنجاب یورسٹی لاہور
سید وقار عظیم غالب، ڈیپٹی وائس چانسلر پنجاب یورسٹی لاہور

سید وزیر احسن عابدی، ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یورسٹی لاہور
جناب احمد نعیم قاسمی، مدیر مجلہ فنون لاہور

پروفیسر ڈاکٹر عبادت بریلوی، صدر شعبہ اردو پنجاب یورسٹی لاہور
جناب صفدر میر، روزنامہ پاکستان ٹائمز لاہور

پروفیسر ڈاکٹر محمد اجمل، صدر شعبہ نفسیات، گورنمنٹ کالج لاہور
پروفیسر اختر اقبال کمالی، شعبہ انگریزی اسلامیکہ کالج سول لائسنز لاہور

ڈاکٹر وحید قریشی، ریڈر شعبہ اردو پنجاب یورسٹی لاہور
جناب انتہار حسین، روزنامہ مشرق لاہور

جناب اقبال حسین، شعبہ تاریخ ادبیات پنجاب یورسٹی لاہور
مستند

ڈاکٹر آفتاب احمد خان، جوائنٹ سیکرٹری وزارت اعلیٰ تعلیم و نشریات حکومت پاکستان
ڈاکٹر عبد الشکور احسن، ریڈر شعبہ فارسی پنجاب یورسٹی لاہور

نائب مستند

سید سجاد باقر زینوی، لیکچرار انگریزی، یونیورسٹی اور سنیل کالج لاہور

پیش لفظ

مجلس یادگار غالب کا قیام پنجاب یونیورسٹی کے ایک فیصلے کے مطابق عمل میں آیا اور پروفیسر حمید احمد خاں صاحب اس کے صدر مقرر ہوئے۔ مجلس نے غالب کی یاد کو تازہ رکھنے کے لیے جو کتابیں شائع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا انہیں میں غالب شناسوں کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

یونیورسٹی کے ایک اور فیصلے کی رُو سے شعبہ اردو میں کرسی غالب قائم ہوئی۔ میں مسرت کے ساتھ اعلان کر رہا ہوں کہ اس اسامی پر پروفیسر سید وقار عظیم کا تقرر کیا جا چکا ہے۔

(پروفیسر) علامہ الدین صدیقی

وائس چانسلر، جامعہ پنجاب

لاہور

سینٹ ہل

مارچ ۱۹۶۹ء

نہایت



فروری ۱۹۶۹ء میں مرزا غالب کی وفات پر ایک سو برس پورے ہو رہے ہیں۔ اس موقع کی مناسبت سے پنجاب یونیورسٹی نے شاعر کی عظمت کے اعتراف کے طور پر نہ صرف شعبہ اُردو میں ایک پروفیسر کی نئی اسامی (ڈگری) قائم کی ہے، بلکہ مجلسِ یادگارِ غالب کے تعاون سے ایک سلسلہ مطبوعات شائع کرنے کا اہتمام بھی کیا ہے۔ یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

مجلسِ یادگارِ غالب کے قیام کی تحریک جنوری ۱۹۶۷ء میں ڈاکٹر آفتاب احمد خان نے کی۔ وہ مجلس کے پہلے محترمہ اور سید سجاد باقر رضوی شریکِ محترمہ مقرر ہوئے۔ ڈاکٹر آفتاب احمد خان کے لاہور سے ڈھاکہ کے منتقل ہو جانے پر ڈاکٹر عبد الرشید کوراجن مجلس کے دوسرے محترمہ قرار پائے۔

اواخر ۱۹۶۷ء میں جب ہمارا سلسلہ کتب طباعت کے مرحلے میں داخل ہوا تو صدر مجلس کو ڈاکٹر محمد باقر کی مسلسل اعانت اور مشورہ بھی قدم قدم پر میسر رہا۔ جن اربابِ فکر و نظر نے مجلس کی درخواست پر اس سلسلہ کتب کی ترتیب تالیف یا تصنیف میں حصہ لیا ان میں سے ہر ایک کا نام متعلقہ کتاب کے سرورق

کی زینت ہے مجلس یادگار غالب کے ارکان کے ناموں کی پوری فہرست
اس کتاب کے شروع میں الگ شائع کی جا رہی ہے۔

مجلس کے سلسلہ مطبوعات میں سب سے پہلے مرزا غالب کی تصانیف آتی
ہیں جو اردو اور فارسی نظم و نثر پر مشتمل ہیں۔ یہ تصانیف نفسِ مضمون کی رعایت
سے یا موزونیِ ضخامت کا لحاظ کر کے مختلف جلدوں میں تقسیم کر دی گئی ہیں
ان سب کتابوں پر مؤلفین نے دیباچے لکھے ہیں اور حسبِ ضرورت حواشی کا
إضافہ بھی کیا ہے۔ نیز جہاں تک ممکن ہو رکاوستیاں وسائل کی مدد سے
ہر متن کی تصحیح کی ہے۔ کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غالب کی تصانیف میں
سے کوئی کتاب رُو نہ جائے۔ چنانچہ اُن کی بعض نگارشات جو مرورِ زمانہ
سے تقریباً ناپید ہو چکی تھیں، اب پھر اہل نظر کے ہاتھوں میں پہنچ رہی ہیں
دیوانِ غالب کا نسخہ حمید یہ، جسے صدرِ مجلس نے مرتب کیا ہے، ایک پہلے
فیصلے کے مطابق مجلسِ ترقیِ ادب، لاہور، کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔
غالب کی صرف یہی ایک کتاب مجلس یادگار غالب کی مطبوعات میں شامل نہیں۔
مرزا غالب کی تصانیف کے علاوہ مجلس کی مطبوعات میں وہ کتابیں
بھی شامل ہیں جن میں اس یگانہ روزگار کے شخصی، فنی اور فکری کمال کا اظہار
کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جو انگریزی دان لوگ اُردو نہیں جانتے نہیں

غالب کے فکر و فن سے متعارف کرنے کے لئے ایک مفصل کتاب گھمینی زبان میں شائع کی جا رہی ہے۔ ایک اور کتاب میں غالب پر شائع شدہ مواد کے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ پھر اس سوال کا جواب کہ ”میں نے غالب سے کیا پایا“ ایک تیسری کتاب کی بنیاد بنایا گیا ہے۔ اس میں متعدد غالب شناس حضرات کے ذاتی تاثرات جمع کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ایک اور مجموعے میں گذشتہ ایک سو برس کی تنقید غالب کا کہ اقبالات کی صورت میں پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتابیں فروری ۱۹۶۹ء میں شائع ہو رہی ہیں۔ گویا ان کی تاریخِ اُچھٹ سے مرزا غالب کی حیاتِ بعدِ ممات کی دوسری صدی شروع ہوتی ہے مجلس کو اُفتین ہے کہ اس دوسری صدی میں غالب کے قبولِ عام کی سرحدیں کچھ اور وسیع ہو جائیں گی۔ خدا کرے کہ دُنیا کو ہندوستانی تمدن کے آخری ترجمان سے رُوشناس کرانے میں مجلس کی یہ سعی راجگان نہ جائے۔

حمید احمد خان
صدر مجلس یادگار غالب
جامعہ پنجاب، لاہور

سینیٹ ہال
فروری ۱۹۶۹ء

میرزا اسدالله خان غالب عرف میرزا نوشہ :

ولادت	: آگرہ ، ۸ - رجب ۱۲۱۲ھ ، ۲۷ - دسمبر ۱۷۹۷ء
وفات	: دہلی ، ۲ - ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ ، ۱۵ - فروری ۱۸۶۹ء
مدفن	: ۶۴ - کھمبا سلطان جی ، نظام الدین ، نئی دہلی

تَرْتِیب

صفحہ

۱	پیش لفظ :	پروفیسر علاء الدین صدیقی
ج	تعارف :	پروفیسر حمید احمد خان
۵	عرضِ مرتب :	مید معین الرحمن

پہلا باب : تصانیفِ غالب (۱)

[مطبوعات در حیات]

۲۵	۱ - اولین نقوش (قلمی)
۳۴	ب - لفظ و نثرِ فارسی
۶۴	ج - برہان کا مباحثہ
۷۷	د - لفظ و نثرِ اردو

دوسرا باب : تصانیفِ غالب (۲)

[نفاذاتِ مابعد]

۹۵	۱ - 'مرتبّات و مطبوعاتِ مابعد
۱۳۵	ب - 'مرتبّاتِ مابعد (غیر مطبوعہ)
۱۵۵	ج - معدوم تصنیفات
۱۸۱	د - سرگزشت ، لکات و لطائف

تیسرا باب : متفرقاتِ غالب

- صفحہ
- ۱ - کلامِ غالب ۱۹۵
- ب - مکاتیبِ غالب ۲۲۳
- ج - غالب کی دیگر تحریریں ۳۳۶
- د - معاصر خطی نسخے ، اہم ایڈیشن ۲۵۷

چوتھا باب : تراجمِ غالب

- ۱ - فارسی نگارشاتِ آردو میں ۲۷۳
- ب - قومی اور علاقائی زبانوں میں ۲۸۵
- ج - انگریزی تراجمِ غالب (ہاک و ہند) ۳۱۷
- د - ہاک و ہند سے باہر غالب کا مطالعہ ۳۳۵

ضمیمہ : اضافات

- [متعلق بہ تصانیفِ غالب] ۳۹۷

الذہبکس : ۴۲۵

غلط نامہ : ۴۸۷

عرضِ مرتب

۱

غالب نے کس عمر میں شعر گوئی شروع کی ، اس بارے میں ان کے اپنے بیانات میں تضاد ہے ۔ جو کم سے کم عمر ،

۱ ۔ شہزادہ میسور سلطان محمد بہادر کے نام ایک خط میں غالب لکھتے ہیں :

”روشن ترک ہیں کہ در وہ سالکی آثار موزونی طبع پیدائی گرفت“

[کلیات نثر غالب ، طبع اول لکھنؤ، صفحہ ۲۴۹]

قدر بلگرامی کے نام ایک خط میں لکھا ہے کہ :

”بارہ برس کی عمر سے کاغذ ، قلم و نثر میں ، مانند اپنے

نامہ اعمال کے سیاہ کر رہا ہوں۔۔۔“

[خطوط غالب ، مالک رام ، علی گڑھ ، ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۵۵]

قدر بلگرامی ہی کے نام ایک دوسرے خط میں یہ لکھا ہے کہ :

”پندرہ برس کی عمر سے شعر کہتا ہوں ، ساتھ برس بکا ، نہ

مدح کا جملہ ملا ، نہ نغزل کی داد“

[خطوط غالب ، مالک رام ، صفحہ ۲۷۳]

”تضادِ بیان“ کے بارے میں مزید تفصیل کے لیے رجوع کیجیے :

۱ ۔ مقدمہ دیوان غالب ، مالک رام ، ۱۹۵۷ء صفحہ ۷

۲ ۔ دیباچہ دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۲

خود انہوں نے بتائی ہے ، وہ ”دس برس“ ہے ۔ ایک روایت یہ ہے کہ انہوں نے آٹھ نو برس کی عمر میں شعر کہنا شروع کیا ۔ یہ پھر حال طے ہے کہ آٹھ دس برس کی عمر (۱۸۰۵ء - ۱۸۰۷ء) میں موزونی طبع کے جو آثار پیدا ہوئے تو پھر ان کی ساری عمر اسی شیوے کی ورزش میں گزری اور لکھنے لکھانے کا سلسلہ اخیر دم (فروری ۱۸۶۹ء) تک جاری رہا ۔

سرسید نے غالب کے انتقال سے کوئی ایک چوتھائی

۱۔ ہنگ سے متعلق ایک مثنوی کو غالب کی پہلی نظم بتایا گیا ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ مرزا نے جب یہ مثنوی لکھی ، ان کی عمر آٹھ ، نو برس کی تھی ۔

[یادگار غالب ، طبع مجلس ترقی ادب ، لاہور ، صفحہ ۱۵۴]

۲۔ مولانا عبدحسین آزاد نے ”آب حیات“ (بارہ ہجرت، لاہور، صفحہ ۴۹۲) میں غالب کے بارے میں لکھا ہے کہ ”مرنے سے چند روز پہلے یہ شعر کہا تھا اور اکثر یہی بڑھتے رہتے تھے :

دم واپسی پر مر راہ ہے

عزیزو ، اب اللہ ہی اللہ ہے !“

حالی نے بھی ”مرض الموت کی حالت“ کے تحت اس شعر کے بارے میں (یادگار غالب ، صفحہ ۴۴۴) لکھا ہے کہ اکثر غالب کے ورد زبان رہتا تھا ۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

صدی پہلے ۱۸۴۶ء میں ان کے سرمایہ علمی کے بارے میں کہا
تھا کہ یہ :

”حدِ شہار سے افزوں اور ظرفِ حصر سے بیرون ہے۔“

حدِ شہار سے افزوں اور ظرفِ حصر سے بیرون نہ سہی،
لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سائلہ برس سے متجاوز، اپنی
ادبی زندگی کے طویل دور میں غالب نے واقعی بہت کچھ کہا
اور بہت کچھ لکھا، طبیعت کی ایج سے بھی اور فرمائش پر

(پہلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

لیکن پروفیسر سید وزیر الحسن عابدی نے ترکہ میرے نوشی سے
متعلق غالب کے ایک فارسی قطعہ تاریخ (۲۳ - نومبر ۱۸۶۸ء)
کو ”نظم کی آخری نگارش“ بتایا ہے۔
[آج کل، دہلی، ۱۵ - فروری ۱۹۴۷ء نیز تحقیق نامہ باغ دودر،
۱۹۶۸ء صفحہ ۱۹۳]

نثر میں ان کا آخری نتیجہ فکر اس خط کو ماننا چاہیے جو حالی
کی یادداشت (یادگار غالب، صفحہ ۱۴۳) کے مطابق غالب
نے انتقال سے ایک روز پہلے نواب علاء الدین احمد خان کو
لکھوایا تھا۔

۱۔ آناز المصنادید، طبع اول مطبع سیدالاعجاز دہلی ۱۳۷۹-۱۸۴۶ء
باب چوتھا، صفحہ ۱۴۸

بھی ، اردو میں بھی اور فارسی میں بھی ، نظم بھی اور نثر بھی۔۔۔ اور جو کچھ انہوں نے لکھا اس پر انہیں اعتقاد تھا ۔

وہ بالا کے ذہین، ذکی، طباع اور بیدار مغز تھے اور غیر معمولی قبل از وقت پختہ ہو جانے والی فطرت لیے کر پیدا ہوئے تھے ۔ خدا کی طرف سے انہیں وافر نور خرد عطا ہوا اور گنجِ سخن سے مالا مال کیا گیا۔۔۔ انہوں نے اپنی عہد آفریں شخصیت اور طبع ہم رساں کے بل پر شعر و ادب اور زندگی کے چلن کو نئے سانچے اور نئے مضامین دیے لیکن جیسا کہ بالعموم ”مستہدین“ کا مقدر رہا ہے ، جیتے جی ان کی شخصیت کی عظمت کا خاطر خواہ اعتراف نہیں ہوا اور ان کے اسلوب حیات اور انداز فکر و سخن کا وزن پوری طرح محسوس نہیں کیا گیا ۔

خود غالب بھی اس بات پر جہاں تہاں ترس کھاتے نظر آتے ہیں کہ لوگ ان کے حسنِ گفتار کو پہچانتے سے قاصر رہے ۔ نظم و نثر میں جو نظر افروز جلوہ آرائی انہوں نے کی، وہ ”ابنائے روزگار“ پر سے بالا ہی بالا گزر گئی اور اپنے وئیے کی بنا پر جس قدر و منزلت اور داد کے وہ مستحق تھے ، وہ انہوں نے نہ پائی ۔ انتقال سے کوئی چار برس پہلے کے ایک خط مورخہ ۱۳ - فروری ۱۸۶۵ء میں علانی کو لکھتے ہیں :

”مجھے اپنے ایمان کی قسم ، میں نے اپنی نظم و نثر کی داد بہ اندازۂ بالیست پائی نہیں ۔ آپ ہی کہا ، آپ ہی سمجھا ۔“

یا ایک دوسرے موقع پر کہتے ہیں :

”حیف ، آبنائے روزگار حسنِ گفتار مرا شناختند“

پہچان ، پرکھ ، شناخت ، تفہیم اور تمسین تو بعد کی بات ہے اور ہر ایک کے بس کی بات بھی نہیں ، ان سو برسوں میں بتامہہ ان کے سرمایہ علمی کا احصاء اور احاطہ بھی ممکن نہیں ہو پایا ۔ کوئی مستقل اور مفصل کتاب یا کوئی مبسوط مطالعہ ایسا نہیں ، جو زمانی و تاریخی ترکیب سے سلسلہ وار ، غالب کی جملہ تصانیف نظم و نثر اور ان کی متفرق نگارشات (فارسی و اردو) کے جائزے پر محیط ہو ۔ زیرِ نظر کتاب اسی خلا کے پیشِ نظر تالیف کی گئی ہے ، لیکن اس ادعا سے پیش نہیں کی جا رہی کہ یہ لازماً اس خلا کو پُر بھی کرتی ہے ۔ پروفیسر جارج سینٹس بری (George Saintsbury) نے بڑی اچھی اور سچی بات کہی ہے کہ :

”کسی لاف زن شخص کے علاوہ کوئی اور ایسی کتاب لکھنے کا مدعی نہیں ہوگا۔ ، اور کسی حد درجہ نا معقول شخص کے سوا کوئی اور ، دوسروں سے ایسی کتاب لکھنے کی توقع نہیں کرے گا۔ ، جس میں غلطیاں موجود نہ ہوں۔“

۲

پیشِ نظر کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے اور ہر باب چار ذیلی فصلوں میں منقسم ہے ۔ ”اضافات“ کے تحت ، ضمیمے کی

صورت میں تصانیفِ غالب سے متعلق وہ سب معلومات یک جا کردی گئی ہیں جو کتاب کے متعلقہ اجزاء کی طباعت کے بعد نظر میں آئیں۔ آخر میں (صفحہ ۴۲۵ - ۴۸۶) موضوع وار کتاب کا ایک مفصل اور جامع الڈیکس^۱ دیا جا رہا ہے۔ کتاب کی تقسیم یہ ہے :

پہلا باب :

کتاب کا پہلا باب (صفحہ ۲۵-۹۴) غالب کے اولین قلمی نقوش اور زمانی ترتیب میں غالب کی اُن متداول اور مستقل تصانیفِ نظم و نثر (فارسی و اردو) کے تذکرے پر مبنی ہے جو ان کی زندگی میں شائع ہوئیں۔ کم و بیش یہی وہ تصانیف ہیں جن کے پیش نظر غالب نے یہ کہا تھا کہ :

”نظم و نثر کی قلمرو کا انتظام ایزد دانا و توانا کی عنایت سے خوب ہو چکا۔ اگر اس نے چاہا تو قیامت تک میرا نام و نشان باقی و قائم رہے گا۔“

کوشش یہ رہی ہے کہ اختصار کے ساتھ تصانیفِ غالب کی اولین اور معاصر اشاعتوں کا تعارف پیش کیا جائے لیکن بعد کی بعض قابلِ ذکر اشاعتوں کا ذکر بھی ساتھ ساتھ آگیا ہے۔ ہر اشاعت کو دائرے سے متمیز کر دیا گیا ہے۔

1. "I certainly think that the best book in the world would owe the most to a good index, and the worst book, if it had but a single good thought in it, might be kept alive by it."

[Horace Binney, Letter to S. A. Allbone, 8 April, 1868.]

دوسرا باب :

غالب کی وفات کے بعد کچھ کتابیں ایسی چھپیں جن میں ان کی بعض نئی چیزیں شامل ہیں۔ تصانیفِ غالب کے سلسلے میں ان کا ذکر بھی ضروری تھا۔ دوسرے باب کی پہلی فصل (صفحہ ۹۵-۱۳۴) میں، اسی نوع کی بارہ تیرہ مطبوعات مابعد سے بحث کی گئی ہے۔

غالب کی نظم و نثر کے کچھ ذخائر ایسے بھی ہیں جن کے مملکت کی لٹرائی کو برسوں گزر چکے، لیکن یہ ابھی تک شائع نہیں ہو پائے۔ دوسری فصل (صفحہ ۱۳۵-۱۵۴) میں ایسے دس گیارہ موعودہ مجموعوں کے حوالے جمع کر دیے گئے ہیں۔

غالب کی بعض اہم تصانیف کا جہاں جہاں تہاں عرض ذکر ملتا ہے، یہ تا حال دستیاب نہیں ہو سکیں۔ یہ تصنیفات، دستبردِ زمانہ کے ہاتھوں تباہ و برباد نہیں ہو چکیں تو کیا عجب کہ کبھی پردۂ خفا سے منصفِ شہود پر آجائیں۔ تیسری فصل (صفحہ ۱۵۵-۱۸۰) میں ایسی ہی چند معدوم تصنیفات، (زیر بحث آئی ہیں۔ غالباً اس موضوع اور پہلو پر، پہلی بار اتنی تفصیلی بحث سامنے آ رہی ہے۔

غالب کی وفات کے بعد جہاں ان کی بہت سی غیر معروف تحریریں منظرِ عام پر آئیں، بعض صورتوں میں یہ بھی ہوا کہ ان کی پچھلی تحریریں، نئی ترتیب کے ساتھ اس طرح اشاعت کی

گئیں کہ وہ بچائے خود ایک نئی اور مستقل کتاب کا مزا دیتی ہیں۔ چوتھی فصل میں (صفحہ ۱۸۱-۱۹۴) اس طرح کے دس گیارہ مرتبات کے حوالے آ گئے ہیں اور ابھی اس میں اضافے کی گنجائش ہے۔

دوسرا باب :

غالب بڑے ”پرثووت ذہن کے مالک تھے۔ ان بہت سی کتابوں کے علاوہ جو ان سے یادگار ہیں، غالب نے بہت کچھ لکھا، لیکن ان کا لکھا ہوا سب کا سب محفوظ نہ رہ سکا۔ کچھ ان کے اپنے ہاتھوں، اور بہت کچھ دستبردِ زمانہ کے ہاتھوں۔ ابتدائے فکر سخن کے نتائج کو خود انہوں نے نظری قرار دے کر اوراق کو یک قلم چاک کیا۔ مولوی عبدالرزاق شاکر کو لکھتے ہیں :

”قبلہ ! ابتدائے فکر سخن میں یفل و اسیر و شوکت کے طرز پر رختہ لکھتا تھا... پندرہ برس کی عمر تک مضامین خیالی لکھا کیا۔ دس برس میں بڑا دیوان جمع ہو گیا۔ آخر جب تمیز آئی تو اس دیوان کو دور کیا، اوراق یک قلم چاک کیے۔“

یہ ”حسن سلوک“ بچائے خود بڑا ظلم تھا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ ”سن شعور“ کے اکتسابات کا ایک بڑا حصہ ۱۸۵۷ء کے ”غدر“ میں غارت ہوا۔ اس آفت کا ذکر انہوں نے اپنے غلطوں میں اکثر بڑے درد اور حزن و رقت کے ساتھ کیا ہے۔ غالب ہی کے لفظوں میں اس کا خلاصہ مرتب کیا جائے تو

کچھ ہوں ہوگا :

[غدر میں میرا گھر نہیں لٹا ، مگر میرا کلام—کیا نظم ، کیا نثر ، کیا اردو ، کیا فارسی ، میرے پاس کب تھا کہ نہ لٹتا۔ نواب ضیاء الدین احمد خاں ، جاگیر دار لوہارو، میرے سببی بھائی اور شاگرد رشید، ہندوی و فارسی نظم و نثر کے مسودات مجھ سے لے کر ، اپنے پاس جمع کر لیا کرتے تھے۔ جو نظم و نثر میں ، میں نے کچھ لکھا وہ انہوں نے لے لیا اور جمع کیا۔ میری خاطر جمع کہ کلام میرا سب یکجا فراہم ہے۔ پھر ایک شہزادے نے اس مجموعہ نظم و نثر کی نقل کی۔ اب ، دو جگہ میرا کلام اکٹھا ہوا۔

کہاں سے یہ فتنہ برپا ہوا اور شہر لائے ، سو ان دونوں کے گھر جھاڑ پھر گئی۔ نہ کتاب رہی ، نہ اسباب رہا۔ دونوں جگہ کا کتاب خانہ ، خوانِ بقا ہو گیا۔ نواب ضیاء الدین خاں کا کتاب خانہ ، کہ ڈر کر عرض کرتا ہوں ، بیس ہزار روپیہ کی مالیت کا ہوگا—کُٹ گیا ، ایک ورق نہ رہا۔ اس میں وہ مجموعہ ہائے پریشان بھی غارت ہوئے—]

حالی کی ”یادگارِ غالب“ بیسویں صدی کے لیے غالب کی دریافت کا درجہ رکھتی ہے۔ مجنوری کے ”نعرۂ مستانہ“ اور چغتای انڈیشن نے اس دریافت کے امکانات کو وسیع کرکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے غالب کو ایک تہذیبی قدر اور علامت کا رتبہ

حاصل ہو گیا۔ اُن کی حیات اور کارناموں پر توجہ دی جاتی شروع ہوئی اور وہ تحقیق و تنقید کا محبوب موضوع بن گئے۔ اس تلاش و تحقیق کے نتیجے میں وقتاً فوقتاً غالب کے کم گشتہ ”مجموعہ ہائے پریشان“ منظر عام پر آئے رہے۔

”متفرقات غالب“ کے عنوان سے تیسرے باب میں ”کلام غالب“ (صفحہ ۱۹۵-۲۲۲)، ”مکاتیب غالب“ (صفحہ ۲۲۳-۲۳۲) اور خود نوشت حالات، لطائف اور اصلاحوں وغیرہ کے منجملہ ”غالب کی دیگر تحریریں“ (صفحہ ۲۳۳-۲۵۵) کے تحت، تین حصوں میں، تعارف کرنے والوں کے اسماء کی اجمعی اور پھر ضمناً زمانی ترتیب سے غالب کے ”مجموعہ ہائے پریشان“ کی نشاندہی کی جا رہی ہے۔ یہ الذراجات تعداد میں دو سو کے لگ بھگ ہیں۔ آخری فصل (صفحہ ۲۵۷-۲۷۲) معاصر خطی نسخوں اور غالب کے اردو دیوان اور مکاتیب کی چیدہ چیدہ اشاعتوں کے تذکرے پر مشتمل ہے۔

اس باب میں مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد حوالے آئے ہیں۔ اب بھی کچھ مآخذ و مصادر کے حوالے نارسائی کے باعث درج ہونے سے رہ گئے ہوں گے۔ جو حوالے پیش کیے جا رہے ہیں اُن میں بھی فروگزاشوں کا امکان بعید از قیاس نہیں۔ اس ضمن میں ترمیم اور اضافے کی ہر آواز میرے لیے عزت اور مسرت کا موجب ہوگی۔

چوتھا باب :

کتاب کا چوتھا اور آخری باب ”تراجم غالب“ کے تذکرے پر مشتمل ہے۔ پہلی فصل (صفحہ ۲۷۹-۲۸۵) غالب

کی فارسی نگارشات کے اردو تراجم اور دوسری فصل (صفحہ ۲۸۵-۳۱۶) قومی اور علاقائی زبانوں میں تراجم غالب کی روداد پیش کرتی ہے۔ اس فصل میں بنگالی، عربی (کہ یہ بھی ہمارے لیے بمنزلہ قومی زبان ہی کے ہے) سرائیکی (جہاں پوری ملتان)، پشتو، سندھی، بلوچی، براہوی، پنجابی، ہندی اور مرہٹی وغیرہ زبانوں میں مطالعہ غالب کی تفصیلات و معلومات آگئی ہیں۔

”غالب دنیا کی ادبی تاریخ کے آن شعراء میں سے ہیں جن کا کلام دقیق اور عمیق ہونے کی وجہ سے آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا۔ ایسا کلام، جسے سمجھنا، خود شاعر کے ہم وطن اور ہم قوم ادیبوں اور دانشوروں کے لیے بھی مشکل ہو، دوسری قوموں کے لیے جس قدر لامانوس ہو، کم ہے۔ ان مشکلات کے باوجود پاک و ہند کے اہل قلم نے غالب کے افکار کو اہل یورپ سے متعارف کرانے کی کوشش کی ہے۔“

تیسری فصل (صفحہ ۳۱۷-۳۴۳) اسی اجمال کی تفصیل ہے۔

”غالب کی شہرت، حلقہ شام و سحر سے نکل کر جاوداں ہو چکی ہے اور اس کے کلمات کا اعتراف ہندوستان اور پاکستان کے باہر بھی ہوا ہے۔“ آخری فصل ”پاک و ہند سے باہر غالب مطالعہ“ (صفحہ ۳۴۵-۳۹۵) کے تحت ایران، انقرہ (ترکی)، لندن، آکسفورڈ، اٹلی، فرانس، امریکہ، جرمنی، کینیڈا، چیکوسلاواکیہ اور سویت روس وغیرہ میں غالب کی مقبولیت اور مطالعہ غالب کی رفتار کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

ضمیمہ (اخافات) :

”اخافات“ کے تحت بطور ضمیمہ (صفحہ ۳۹۷-۴۲۴) تصانیف غالب سے متعلق ایسی تمام معلومات یک جا کر دی گئی جو بوجہ کتاب کے متعلقہ ابواب میں شامل نہیں ہو سکی تھیں۔ منجملہ دوسری پیش ہا معلومات کے اس حصہ کتاب میں ”کلِ رعنا“ اور ”سہرِ نیمروز“ کے دو نادر مخطوطوں کا تعارف پیش کیا جا رہا ہے۔

”کلِ رعنا“ اشعارِ غالب کا پہلا انتخاب اور مجموعہ ہے جس کا محض ذکر ملتا ہے، لیکن جو بصورتِ مکمل آج تک شائع نہیں ہوا۔ ”کلِ رعنا“ کو غالب نے تیس اکتیس برس کی عمر میں، ہزمانہ قیامِ کلکتہ ۱۱ - ستمبر ۱۸۲۸ء کو مرتب کیا۔ اس کتاب کی تاریخِ ترکیب پہلی بار منظرِ عام پر آرہی ہے۔ یہ اطلاع ”غالبیات“ میں قیمتی اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔

”کلِ رعنا“ کے جس مخطوطے کا تعارف کرایا جا رہا ہے یہ اس اعتبار سے دنیا میں واحد ہے کہ خود غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اشعارِ غالب کے تین دستیاب، قدیم ترین متون میں سے ایک ہے۔ اس نادر مخطوطے کے چار فوٹو عکس ”اشارہٴ غالب“ (صفحہ ۴۰۳ - ۴۰۶) کی زینت ہیں۔

”سہرِ نیمروز“ کے ایک مخطوطے سے بعض ایسے حواشی ”اشارہٴ غالب“ (صفحہ ۴۰۱-۴۰۵) میں نقل کیے جارہے ہیں جو ”سہرِ نیمروز“ (مطبوعہ) میں یہ تبدیل عبارت درج ہیں یا سرے سے موجود ہی نہیں۔ یا اعتبارِ مجموعی کتاب میں اور کچھ نہ بھی

ہوتا تو محض یہ ”اضافات“ ہی سرمایہٴ فخر قرار پاتے ۔

یہاں ایک وضاحت بے محل نہ ہوگی ۔ تصانیفِ غالب کی اولین اشاعتوں ، مطبوعات و مرتبہات مابعد ، غالب کی معدوم تصنیفات ، اُن کی متفرق اور منتشر نگاوشات اور تراجمِ غالب کے اشارات پر مبنی یہ کتاب ، ایک بڑے منصوبے کا محض براولِ دستہ ہے ، اسے ”قطعِ سلسلہ“ شوق نہیں خیال کرنا چاہیے ۔

۳

”غالب کو ہمارے ادب میں اتنی اہمیت حاصل ہے اور شہیتہ ، آزاد ، حالی سے آج تک اس کثرت سے ہمارے اہلِ قلم نے اس مقبول موضوع پر طبع آزمائی کی ہے کہ اردو ادب کے گونا گوں رجحانات اور بالخصوص ہمارے فنِ تنقید کے ارتقاء کا پورا اندازہ اُن کتب کے مطالعے سے ہو سکتا ہے جو غالب کے متعلق لکھی گئیں۔۔۔ قطع اس ”ادبِ غالب“ (غالبیات) سے ہم اپنے عام فنِ تنقید کی بلندی اور پستی ، عمق اور سطحیت ، واقعیت اور جذبات پسندی ناپ سکتے ہیں۔“

ادھر میں کئی برس سے ”ادبِ غالب“ کا توضیحی اشارہ مرتب کرنے میں الجھا ہوا ہوں ۔ یہ کام تین جلدوں میں پورا

۱۔ شیخ محمد اکرام ، غالب نامہ ، چوتھا ایڈیشن ، صفحہ ۸

نیز: حکیم فرزانہ ، طبع اول ، صفحہ ۱۳

ہوگا۔ زیرِ نظر کتاب، غالب کی تصانیف و نگارشات کا احصاء و احاطہ کرتی ہے۔ اس منصوبے کی بقیہ دو جلدیں ان تصانیف و نگارشات کا تعارف کرائیں گی جو غالب پر لکھی گئی ہیں۔ یہ اجزاء بھی انشا اللہ بہت جلد آگے پیچھے غالب دوستوں کی نذر ہوں گے۔

پچھلے سو، سو سو برس میں غالب پر جو کچھ لکھا گیا ہے، یہ کتابیں ایک جامع اشاریے کی شکل میں اس کا تعارف پیش کریں گی۔ اس اشاریے میں غالب پر لکھی ہوئی جزوی و کلی تصانیف اور اخبارات و رسائل میں غالب کی سیرت و شخصیت، ان کے فکر و فن، عہد، احباب اور تلامذہ سے متعلق مضامینِ نظم و نثر کے حوالے ابجدی ترتیب سے باعتبار مصنف اور باعتبار موضوع، ضروری صراحتوں کے ساتھ درج ہوں گے۔

میری انتہائی کوشش یہ ہے کہ "اشاریہ" غالب" پر لحاظ سے مکمل اور جامع ہو اور غالبیات پر بنیادی کتابِ حوالہ کا کام دے۔ یہ کام اہلِ نظر بزرگوں کی توجہ اور مشورے کے بغیر ممکن نہیں۔ "ادبِ غالب" کے ماہرین اور متخصصین میں سے مجھے بعض اکابر کے تعاون کی سعادت حاصل ہے۔ دوسرے اور بہت سے بزرگوں کی رہبری اور روپائی کا متمنی اور ملتی ہوں۔

غالب سے متعلق، مواد کی نشاندہی کے بعد کی ایک کڑی منزل اس کی فراہمی ہے۔ اس ضمن میں علمی خیراندیشی کے طور پر اہلِ قلم اصحاب سے عموماً اور اخبارات و رسائل کے

مدیر اور ناشر صاحبان سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ "اشاریہ" غالب کے اس منصوبے کی بجا آوری میں راقم الحروف کی اعانت فرمائیں۔ غالب سے متعلق کتابوں، رسالوں اور رسائل کے خاص نمبروں اور تراشوں وغیرہ کی یہ فراہمی اہل کرم کی صوابدید پر ہے، بطور عازیت ہو یا یہ قیمت اور یا بصورت عطیہ۔ میں ہر طور التفات کے لیے شکر گزار ہوں گا اور احسان مند رہوں گا۔

۴

وقار عظیم صاحب کو غالب پر نفسِ مطمئنہ حاصل ہے۔ غالب پر یہ کام انہیں کی تحریک اور تائید کا نتیجہ ہے۔ ان کی ہمت افزائی کا مورد اور ان کی رہبری سے متکثیف ہو کر اکثر اقبال کا وہ مردِ مومن یاد آیا ہے کہ :

جس کی پیری میں ہے مانندِ سحر و رنگِ شباب !

وقار عظیم صاحب کے علاوہ معروف غالب شناسوں میں اکبر علی خان صاحب (ابنِ عرشی) کی پیہم کرم فرمائی اور ان کے توسط مولانا امتیاز علی خان صاحب عرشی کی مہر و مرحمت میرے لیے بڑی تقویت کا موجب رہی۔

تصانیف و تراجم غالب سے متعلق پیش نظر مجموعہ اشارات کی ترتیب و تالیف کے مختلف مرحلوں میں مولانا غلام رسول مہر، پیر حسام الدین راشدی، ڈاکٹر محمد باقر،

ڈاکٹر عبادت برہیلوی ، مولانا مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی ، احسان دانش ، مشفق خواجہ ، ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی ، خلیل الرحمن داؤدی ، لطیف الزماں خان ، حافظ ظہور احمد اظہر ، اور سید قدرت نقوی کو بھی میں نے وقتاً فوقتاً زحمت دی ۔ ان بزرگوں اور دوستوں کا شکریہ نہ ادا کرنا کفرانِ نعمت ہوگا ۔

قریبی حلقہٴ احباب میں شاید ہی کوئی بچا ہو جسے خصوصیت سے ”اشاریہ“ غالب“ کی تدوین کے زمانے میں میرے ہاتھوں بار بار زحمت نہ اٹھانی پڑی ہو ۔ اجمعی ترتیب سے بعض اسماء یہ ہیں :

- ۱۔ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی، شعبہٴ اردو پنجاب یونیورسٹی
- ۲۔ اقبال احمد خان ، شعبہٴ السنہ، ایف۔ سی کالج، لاہور
- ۳۔ انوار الحق پرواز ، بیورو آف ایجوکیشن ، لاہور
- ۴۔ بشیر حسین ضیائی (علیگ) پی۔ای۔ ایس I ریٹائرڈ، لاہور
- ۵۔ ضیاء احمد رضوی، ادارۃ تالیف و ترجمہ پنجاب یونیورسٹی
- ۶۔ ظہیر الدین احمد ، اردو مرکز ، لاہور
- ۷۔ ڈاکٹر فرمان فتح پوری، شعبہٴ اردو کراچی یونیورسٹی
- ۸۔ سید متین الرحمن مرتضیٰ ، روزنامہ حریت ، کراچی
- ۹۔ ڈاکٹر محمد عبدالعزیز ، بیورو آف ایجوکیشن ، لاہور
- ۱۰۔ ”مشترف انصاری ، شعبہٴ اردو، گورنمنٹ کالج، لاہور

یہاں مجھے جناب ظہیر الدین احمد ، جناب بشیر حسین ضیائی اور جناب ایال احمد خان کے لطف و کرم کا بطور خاص

ذکر کرنا ہے۔ اخلاص و ایثار، محبت اور درد مندی کے جو دواعی اقبال صاحب کی ذات میں خدا نے جمع کر دیے ہیں اور اس دولت کا جو بے دریغ صرف وہ مجھ جیسے شخص پر کرتے رہے ہیں، اُس کا میں نے اپنے آپ کو کبھی اہل نہیں پایا۔ اُن کی محبت و مودت پر جتنا بھی نازاں ہوں، کم ہے۔

محترمی بشیر حسین صاحب ضیائی کے نادر الوجود ذخیرہ کتب اور اُن کی اپنی مرتبہ قلمی یادداشتوں سے میں نے بے حد استفادہ کیا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ ضیائی صاحب کی بے مثل اور بے خطا قوتِ حافظہ نے حوالوں کی چھان پھٹک کے بعض مشکل مرحلوں میں، میری دستگیری کی۔ حق یہ ہے کہ اُن کی بے پایاں نوازشات کا شکریہ ادا نہیں کیا جاسکتا۔

مکرمی ظہیر الدین احمد صاحب کی شفقت ہمہ جہتی ہے۔ مجھ سے اُن کا یہ ربط اور معاملہ بالذات ”اشاریہ“ غالب ہی تک محدود نہیں، اس کا دائرہ زندگی کے گونا گوں معاملات و مسائل تک پھیلا ہوا ہے۔

چھوٹوں اور عزیزوں کے ناموں کی فہرست طویل تر ہوسکتی ہے۔ اُن کے لیے دل میں جو محبت ہے اُسے ”درجہ گزٹ“ کر کے عام نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن دو نام اس کے باوجود نوکِ قلم پر آتے ہیں، ایک: رفیع الدین ہاشمی، جنہیں میں برابر، طرح طرح کی آزمائشوں میں ڈالتا رہا اور دوسرے: عزیزی ضیف حسین جن کے ہمراہ میں نے مواد و مصادر کی تلاش میں لاہور اور منٹصلاٹ کے کتب خانوں اور نجی ذخیروں کے اتنے چکر لگائے

ہیں کہ اس مسافت کا میزان کیا جاسکے تو بات کئی ہزار میل پر پہنچے !

کتب خالوں کا ذکر آیا ہے تو بہت سے مہربان چہرے ذہن میں ابھرتے ہیں۔ اس ”ہجومِ دوستان“ میں دو نقش بڑے گہرے ہیں۔ میری مراد پنجاب یونیورسٹی لائبریری کے جناب ملک احمد نواز اور شیرافکن صاحب سے ہے، جنہوں نے بہت سے موقعوں پر ایسی سہولت ہم پہنچائی جس کے بغیر اپنے تئیں کام کی یہ ایں صورت و سرعت تکمیل ممکن نہ تھی۔

یہ انتہائی احسان ناشناسی ہوگی، اگر یہاں مطبع عالیہ کے مہتمم سید اظہارالحسن صاحب رضوی اور ان کے کارکن ساتھیوں کا ذکر نہ کیا جائے۔ کام کی نوعیت کچھ ایسی تھی کہ بار بار، اور بعض صورتوں میں چھپتے چھپتے متن میں ترمیم و تبدیلی، اضافے اور قطع و برید کی ناگزیر ”علت“ کا سامنا رہا۔ واقعہ یہ ہے کہ جس تحمل، حوصلہ مندی، احساسِ ذمہ داری اور ”مستعدی“ سے اظہار صاحب نے یہ کتاب چھاپی ہے، اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ مساعدت نہیں کرتے۔

میرے لکھنے پڑھنے کا کوئی کام اور منصوبہ خورشیدزیرا کی داد اور امداد کے بغیر پورا نہیں ہوتا۔ ”اشاریہ غالب“ کے اس کام میں خصوصیت سے وہ شریکِ غالب رہیں۔ کتاب کا قیمتی انڈیکس انہیں کی محنت کا حاصل ہے۔ یہ بڑی دیدہ ریزی کا کام تھا، جسے انہوں نے بڑے چاؤ اور دقتِ نظر سے بہت کم وقت میں جس طرح ہنسنے کھیلنے انجام دیا، اس کے

سامنے دعا و رضا کے کلمات کوئی معنی نہیں رکھتے۔ اس لیے
”اس دشوار اور نازک مرحلے سے خاموشی کے ساتھ گزر رہا
ہوں“ کہ :

بن کہے بھی انہیں سب خبر ہے ، کیا کہتے !

زندگی میں اپنی کسی مسرت اور کامیابی کے اسباب پر
جب جب غور کرنے کی توفیق ہوئی ، اسے تائیدِ غیبی کے بعد
والدین ہی کی محنت و ریاضت اور دعاؤں کا نتیجہ پایا۔۔۔ خدا
انہیں تاقیامت سلامت رکھے ، ان کی قربانیوں کا بھلا کیا
جواب یا بدل ہو سکا ہے ۔

”مجلس یادگار غالب“ نے اس کام کے لیے مجھ پر بھروسہ
کیا ، کام کی آزادی دی اور ضروری معمولات فراہم کیں ، جس
کے لیے میں بحیثیت مجموعی مجلس کا احسان مند ہوں ۔ مجلس کے
معتد ذاکٹر عبدالشکور احسن اور سید سجاد باقر رضوی آخر تک
زبانی اور تحریری تقاضوں میں سرگرم رہے ۔ مجھے اعتراف ہے
کہ ان تقاضوں نے مہمیز کا کام دیا اور بہت کچھ ان کی
بدولت بھی میرے لیے وقت پر کام کی تکمیل ممکن ہو سکی ۔

مجلس

(سید معین الرحمن)

لیکچرار اردو ، شعبہ السنہ

ایف ۔ سی ۔ کالج ، لاہور

دو شنبہ ، ۲۴ ۔ فروری ۱۹۶۹ء

چہا باب :

تصانیفِ غالب (۱)

[مطبوعات در حیات]

- ۱ - اولین نقوش (قلمی)
- ب - نظم و نثر فارسی
- ج - برہان کا مباحثہ
- د - نظم و نثرِ اردو

مستقل تصانیف :

الف - تصانیفِ نظم و نثر

”نظم و نثر کی قلمرو کا انتظام ، ایزد دانا و توانا
کی عنایت سے خوب ہو چکا ۔ اگر اُس نے چاہا ،
تو قیامت تک ، میرا نام و نشان باقی و قائم رہے گا ۔“
_____ غالب

اولین نقوش (قلمی) :

۱ - گل رعنا * ۱۸۴۸-۴۹

(انتخاب نظم ، آردو و فارسی)

۲ - میخانه آرزو سر انجم * ۱۸۴۵
(کلیات نظم و نثر فارسی)

نظم فارسی :

۳ - دیوان فارسی * ۱۸۳۵

۴ - کلیات غالب * ۱۸۶۳

۵ - مثنوی ابر گهر بار * ۱۸۶۳

۶ - سبد چین * ۱۸۶۴

۷ - مثنوی دعاء صباح * ۱۸۶۸

نثر فارسی :

۸ - پنج آهنگ * ۱۸۳۵

۹ - مهر لیروز * ۱۸۵۳

۱۰ - دستبوی * ۱۸۵۸

۱۱ - نکات (آردو) و رقعات (فارسی) * ۱۸۶۸

۱۲ - کلیات نثر غالب * ۱۸۶۸

برہان کا مباحثہ :

الف) فارسی :

- ۱۳ - قاطع برہان ۱۸۶۲ء
۱۴ - درفش کاویانی ۱۸۶۵ء
۱۵ - قطعہ غالب ۱۸۶۶ء

ب) اردو :

- ۱۶ - لطائفِ غیبی ۱۸۶۴ء
۱۷ - نامہ غالب ۱۸۶۵ء
۱۸ - سوالاتِ عبدالکریم ۱۸۶۵ء
۱۹ - تیغِ تیز ۱۸۶۸ء

نظمِ اردو :

- ۲۰ - دیوانِ غالب ۱۸۴۱ء
۲۱ - قادیانہ غالب ۱۸۵۶ء

نثرِ اردو :

- ۲۲ - عودِ ہندی ۱۸۶۸ء
۲۳ - اردوئے معلیٰ (حصہ اول) ۱۸۶۹ء
۲۴ - اردوئے معلیٰ (مع حصہ دوم) ۱۸۹۹ء
۲۵ - اردوئے معلیٰ (ہر دو حصہ) ۱۹۲۲ء
مع ضمیمہ

۱۔ گلِ رعنا (قلمی)

[اردو اور فارسی کلام کا انتخاب]

○ سال ترتیب : ۲۹ - ۱۸۲۸ء

ضخامت : ۹۸ صفحات

 سائز : $9\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ " ۱۳ سطری سطر

دیباچہ (فارسی) از غالب : صفحہ ۱-۷

اردو کلام کا انتخاب : صفحہ ۸ - ۴۷

تعداد اشعار : ۴۵۵

فارسی کلام کا انتخاب : صفحہ ۴۷ و ۴۸ بعد

تعداد اشعار : ۴۵۵

غالب نے کلکتہ کے دورانِ قیام (۱۸۲۸ء - ۱۸۲۹ء)

میں مولوی سراج الدین احمد (ایڈیٹر ، ہفتہ وار فارسی اخبار

"آئینہ سکندر") کی فرمائش پر اپنے اردو اور فارسی کلام کا

انتخاب تیار کیا :

"جو "گل رعنا" کے نام سے موسوم ہوا - اس کے حصہ

فارسی میں تو صرف منتخب غزلیں درج کی گئی تھیں لیکن

ریختہ میں سے دو چار غزلیں لے کر باقی میں سے اچھے اچھے

شعر چن لیے تھے ۔"

[عرشی ، دیباچہ ، دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۰]

۱۔ غالب کے اردو اور فارسی کلام کا پہلا انتخاب ہے اور اب سے کچھ عرصہ پہلے تک قطعی ناپید رہا ہے۔ مولانا حسرت موہانی مرحوم کے پاس اس انتخاب کا ایک (ناقص) حصہ ضرور موجود تھا۔

خوش قسمتی سے ۱۹۵۷ء میں ایک مکمل نسخہ دریافت ہوا۔ یہ واحد دستیاب خطی نسخہ مالک رام صاحب کے پاس محفوظ ہے :

”کاغذ ولایتی ، باریک اور سفید ہے۔ خط معمولی نستعلیق ہے۔ متن کی روشنائی کالی ہے۔ تخلص شنجرف سے لکھا گیا ہے۔ جدولیں لیلی اور شنجرف ہیں۔“

[نسخہ: عرشی ، صفحہ ۸۲]

”گل رعنا کے اس غلطوطے میں سال انتخاب ناقص رہ گیا ہے۔ تاہم یہ یقینی ہے کہ وہ قیام کلکتہ کا کارنامہ ہے جو ۳۱۲۳۳ھ (۱۹ - فروری ۱۸۲۸ء) سے شروع ہو کر ربیع الاول ۱۲۳۵ھ (ستمبر ۱۸۲۹ء) میں ختم ہوا تھا۔“

[نسخہ: عرشی ، صفحہ ۲۱]

”اس میں ان غزلوں کا انتخاب بھی شامل ہے جو ۱۸۲۶ء یا اس کے بعد کہی گئی تھیں۔“

[نسخہ: عرشی ، صفحہ ۸۲]

۱۔ اس ضمن میں رجوع کیجیے :

۱۔ ضمیمہ دیوان غالب مع شرح ، حسرت موہانی ، ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۶۱۔

۲۔ غلام رسول سہر ، غالب ، طبع چہارم ، صفحہ ۳۸۳۔

۳۔ دیوان غالب ، نسخہ: عرشی ، صفحہ ۲۰ و یہ بعد۔

۴۔ مالک رام ، نگار ، لکھنؤ جولائی ۱۹۹۰ء صفحہ ۳۴۔

۲۔ ”میکخانہ“ آرزو سرانجام

[کلیات نظم و نثر فارسی]

○ زمانہ: ترتیب: ستمبر، اکتوبر، نومبر ۱۸۳۵ء

ابا حال ”میکخانہ آرزو سرانجام“ کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہو سکا۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے تک ایک مخطوطے (مخزولہ: خدا بخش اورٹینٹل لائبریری ہند) کو کلیات (دیوان) فارسی کا سب سے پرانا نسخہ خیال کیا جاتا رہا ہے۔ اس کی کتابت کی تاریخ ۱۱۔ ربیع الآخر ۱۲۵ھ [م۔ جولائی ۱۸۳۸ء] ہے، اور اس کی کتابت غالب کے دوست لالہ جہج مل کھتری نے کی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مخطوطہ اصل نسخے ”میکخانہ آرزو سرانجام“ ہی کی نقل ہو۔ بہر حال یہ خطی نسخہ بھی غالب کا دیکھا ہوا ہے اور اس کے حاشے میں بعض چیزیں خود ان کے قلم سے اضافہ ہوئی ہیں۔

اب خدا بخش اورٹینٹل لائبریری کے مخطوطے سے بھی ۸ ماہ قبل کا مکتوبہ قلمی نسخہ، [۱۰۔ شعبان ۱۲۵۳ھ] انجمن ترقی آردو پاکستان، کراچی کے کتب خانے میں نکل آیا ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیے:

[”میکخانہ آرزو سرانجام“، مسلم خیاں، سماجی، آردو، کراچی جنوری ۱۹۶۸ء]

۱۔ قاضی عبدالودود، آردوئے معلیٰ، دہلی فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۴۰۔

۳۔ دیوان فارسی (غالب)

○ طبع اول : مطبع دارالسلام ، حوض قاضی ، دہلی

۶۱۸۴۵

[یہ پریس مطبع صادق الاخبار بھی کھلاتا تھا]

تصحیح و ترتیب : نواب ضیاء الدین احمد خاں ،

لیئر رخشاں

ضخامت : بڑے سائز کی پندرہ سطری مسطر پر

۵۰۹ صفحات

تعداد اشعار : ۶۶۷۲

اس کے آغاز اور آخر میں خود غالب کا لکھا ہوا دیباچہ اور تقریظ ہے جو ، اس وقت بھی دیوان میں ملتی ہے اور ”ہنچ آہنگ“ کے آہنگ چہارم میں بھی شامل ہے ۔ دیوان ، نظم اور نثر کے ۵۰۶ صفحات پر محیط ہے ۔ اس کے بعد مزید تین صفحات کا اضافہ کیا ہے ۔ پہلے ۲ صفحے ”صحت نامہ“ کے لیے وقف ہیں اور تیسرے پر ایک رباعی اور ایک قطعہ میں دیوان کی طباعت کی دو تاریخیں ہیں ۔ یہ لیئر رخشاں نے لکھی ہیں ۔ تعداد اشعار ، تقریظ سے معلوم ہوتی ہے ۔

[مالک رام ، نگر ، جولائی ۱۹۶۰ء]

۲۔ کلیات غالب (فارسی)

○ طبع اول : مطبع نولکشور، لکھنؤ منشی، جون ۱۸۶۳ء

مرتبہ : نواب ضیاء الدین احمد خان نیر رخشاں

ضخامت : ۲۱ سطری مسطر پر متوسط سائز کے

۵۶۲ صفحات

تعداد اشعار : ۱۰۳۲۳

[یعنی دیوان فارسی طبع اول سے ۴۷۵۲ شعر زیادہ]

۔۔۔۔۔ مرزا غالب کا اردو، فارسی کلام، نواب ضیاء الدین احمد خان اور ناظر حسین مرزا کے پاس جمع ہوتا تھا - ۱۸۶۲ء میں منشی نولکشور نے مرزا کی رضا مندی سے، نیر رخشاں کا مرتبہ نسخہ اپنے مطبع لکھنؤ سے شائع کرنے کی غرض سے ان کے صاحبزادے مرزا شہاب الدین احمد خان سے منگوا لیا لیکن بعض موانع ایسے پیش آئے کہ کتابت و طباعت کا کام سرعت سے نہ ہو سکا اور (یہ) کہیں ۱۸۶۳ء کے وسط میں شائع ہوا ۔۔۔۔۔ مرزا کی زندگی میں (ان کے فارسی کلام) کے یہی دو ایڈیشن طبع ہوئے۔

[—مالک رام، لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء—]

اس مجموعے کی اشاعت کا اعلان و اشتہار اودھ اخبار، لکھنؤ کی تین اشاعتوں ۱۳ - مئی، ۲۰ - مئی اور ۳ - جون ۱۸۶۳ء

میں شائع ہوا۔

[مرتضیٰ حسین فاضل، کلیات غالب (فارسی) جلد اول، صفحہ ۲۰]

کلیات کا متن صفحہ ۵۵۲ پر ختم ہو گیا ہے صفحہ ۵۵۳ سے ایک نثری تقریظ ہے جو صفحہ ۵۵۵ پر ختم ہوتی ہے (پہلی سات سطریں)۔ صفحہ ۵۵۵ سے ۵۵۸ تک مجروح کی منظوم تاریخ اختتام انطباع ہے۔ صفحہ ۵۵۸ سے صفحہ ۵۶۰ تک سرزا محمد اصغر علی خان نسیم، محمد عبدالغنی، امیر اللہ تسلیم، منشی اشرف علی اور محمد مردان علی خان رعنا کے قطعات تاریخ ہیں۔ صفحہ ۵۶۱-۵۶۲ پر خاتمہ الطبع کی نثری عبارت، مولانا محمد ہادی علی اشک کی ہے۔ اخیر میں صفحہ ۵۶۲ پر اشک کا قطعہ تاریخ بھی درج ہے۔

۲۲۔ اگست ۱۸۶۳ء کے ایک خط میں غالب، میر مہدی مجروح کو لکھتے ہیں :

”نور چشم میر مہدی کو بعد دعا کے معلوم ہو کہ ”کلیات فارسی“ کا چنچنا مجھ کو معلوم ہوا۔ میان اس میں اشلاط بہت ہیں۔ مبارک ہو تمہیں اور میر سرفراز حسین کو، اور میرن صاحب کو، اور بھائی، خدا کرے، مجھ کو بھی۔“

○ طبع دوم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ، ۱۸۷۲ء

○ طبع سوم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ، ۱۸۹۳ء

○ قرہی اشاعت : شیخ مبارک علی اینڈ سنز، لاہور ۱۹۹۵ء

ضمیمات : ۶۶۷ صفحات

سائز : ۸/۲۶ × ۲۰

احوال : غلام رسول مسر ، صفحہ ۱-۱۳۰

غالب کے فارسی کلام پر ریویو: حالی صفحہ ۱-۱۰۳

[غالب کا اپنا دیباچہ اور مجروح کی تفریط بھی شامل اشاعت ہے]

تین جلدوں میں کلیات غالب (فارسی) کی ایک حالیہ اشاعت :

[مرتبہ سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنؤ]

○ جلد اول : مجلس ترقی ادب لاہور ، جون ۱۹۹۷ء

ضمیمات : ۵۱۲ صفحات

سائز ۸/۲۲ × ۱۸

پیش گفت : سید مرتضیٰ حسین فاضل صفحہ ۱-۳۲

مقدمہ ، غالب کی شخصیت اور فن :

سید عابد علی عابد ، ص ۱-۱۳۰

شمولات : قطعات ، مشنوبات ، فوائغ ، نوحہ

مغنس ، ترکیب بند ، ترجیع بند وغیرہ

○ جلد دوم : مجلس ترقی ادب لاہور ، جون ۱۹۹۷ء

ضمیمات : ۴۰۱ صفحات

سائز ۸/۲۲ × ۱۸

شمولات : قصائد ، تعدادی : ۷۱

(۱) عکس صفحہ اول ، چاپ اولی لکھنؤ ۱۸۶۳ء

مقابلہ صفحہ ۱۳۰

- (۲) عکس شبیه چاپ اول لکهنؤ ۱۸۶۳ء
 مابعد فهرست (الف تا ط)
- جلد سوم : مجلس ترقی ادب لاہور، ستمبر ۱۹۶۷ء
 ضخامت : ۲۳ صفحات
 سائز : ۸/۲۲ × ۱۸
 مشمولات :
 غزلیات ردیف الف تا ی
 تعداد : ۳۳۱ صفحه ۳۷۴-۱
 رباعیات :
 تعداد : ۱۳۲ صفحه ۳۷۵-۳۱۰
 معیات : صفحه ۱۱
 ابیات : صفحه ۱۱-۳۱۳
 تقریظ از اسد اللہ خاں غالب ، صفحه ۱۱۳-۳۱۷
 تاریخ اختتام الطباع دیوان از میر مهدی
 مجروح صفحه ۱۸-۳۲۳
- (۱) عکس آخرین صفحه دیوان اول ، چاپ دہلی
 بمقابل صفحه ۱۷
- (۲) عکس نسخہ خطی دیوان فارسی ، غالب
 غزل - ع
 جز دفتر غم ز بادہ نبودست کام ما
 بمقابل صفحه ۵۱

کلیات غالب (فارسی) کی ایک جامع تر اشاعت

○ پہلا حصہ : قصائد ، مثنویات ،

مرتبہ : غلام رسول مہر -

○ دوسرا حصہ : قطعات ، رباعیات و متفرقات ،

مرتبہ : غلام رسول مہر

○ تیسرا حصہ : غزلیات فارسی ،

مرتبہ : سید وزیر الحسن عابدی

ازیر اہتمام : مجلس یادگار غالب ،

پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ۱۹۶۹ء

۵۔ مثنوی ابر گہر بار (فارسی)

[یہ مثنوی کلیات میں بھی شامل ہے]

○ طبع اول (بصورتِ کتاب) : در مطبع اکمل المطابع

دہلی : ۱۲۸۰ھ / ۱۸۶۳ء

ضخامت : ۴۲ صفحات

[ہر صفحے کے متن کا مسطرے ۱ سطری ہے۔ دو کالمی حاشیے کو بھی کام میں لایا گیا ہے، یہ بھی ۱ سطری، گویا ہر صفحے پر ۳ سطریں ہیں]

سائز : "۶ x ۹ ۱/۲"

تعداد اشعار : ۱۰۹۸

مثنوی کے سرورق پر یہ اعلان مثبت ہے : "نک تصحیح کہ ہر صفحہ بہ نظر مصنف گزشتہ بہ سعی میر فخر الدین ... طبع شد"

صفحہ ۲ سے غالب کا دیباچہ ہے جو صفحہ ۴ کے نصف کے قریب ختم ہوتا ہے۔ اسی صفحے (۴) کی سطر ۹ سے مثنوی کا آغاز ہوتا ہے۔ صفحہ ۳۵ کے حاشیے کے نصف پر مثنوی ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد چھوٹے چھوٹے دو قصائد لارڈ الکن اور جان لارنس کی شان میں ہیں۔ صفحہ ۳۸ متن کی سطر ۱۱ سے دو مدحیہ قطعات ہیں۔ پھر چار بیت کا ایک قطعہ ہے جو

اجمیر میں میر سعادت علی کی مسجد و چاہ کی تعمیر سے متعلق ہے۔ صفحہ ۲۹ کی سطر سات سے دس رباعیات ہیں۔

غالب کی یہ وہ منظومات ہیں جو ان کے کلیات فارسی میں درج ہونے سے رہ گئی تھیں، ہا کلیات کے چھپنے کے بعد لکھی گئیں۔ لیکن بعد میں انہیں ”سبد چین“ میں شامل کر لیا گیا۔

آخر میں صفحہ ۳۰ پر ۱۳ سطری غالب کی ایک مختصر سی تقریظ ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کلیات کی طباعت کے بعد حکیم غلام رضا خان نے مثنوی ابر گہر بار کو علاحدہ چھاپنے کا انتظام کیا۔ تقریظ کے بعد صفحہ ۳۰ ہی پر ثاقب، سالک، رضوان، اور مرزا یوسف علی خان عزیز کے قطعات تاریخ، فارسی میں، اور دو شعرا ایک قطعہ مرزا باقر علی خاں کابل کا اردو میں ہے۔

ایک زائد ورق کے ایک رخ (صفحہ ۳۱) پر دو کالم کا غلط نامہ ہے، جسے ”صحیح نامہ مثنوی ابر گہر بار“ کا عنوان دیا ہے اور اس کے تحت ۳۰ غلطیوں کی تصحیح کی گئی ہے۔ آخر کا صفحہ ۳۲ سادہ ہے۔

دو حالیہ اشاعتیں :

○ در اورینٹل کالج میگزین، لاہور فروری، مئی ۱۹۵۸ء

مرتبہ : شیخ اصغر علی

○ در سہ ماہی اردو، کراچی جنوری، اپریل، جولائی،

اکتوبر ۱۹۶۶ء

ترتیب و مقدمہ : مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی۔

ابتدائیہ : تحسین سروری۔

۶ - سبید چین (فارسی)

○ طبع اول : مطبع مجدی (مالک محمد مرزا خان) ،

دہلی ، ربیع الثانی ۱۲۸۳ھ ، اگست ۱۸۶۷ء

ضخامت : ۲۱ سطری مسطر پر ۳۰ صفحات

[آخر میں دو صفحات پر صحیح نامہ اس کے علاوہ]

تعداد اشعار : ۷۳۰

کچھ ایسا کلام رہ گیا تھا جو کلیات فارسی میں شامل نہیں ہو سکا تھا یا ۱۸۶۳ء کے بعد موزوں ہوا :
”آن را سبید چین نام نہادہ آمد“ (غالب)

○ طبع دوم : مکتبہ جامعہ ، دہلی ۱۹۳۸ء

اضافات ، تصحیح و ترقیب : مالک رام

ضخامت : ۸۰ صفحات

سائز : ۲۰ × ۱۶/۳۰

تعداد اشعار : ۸۰۷

”سبید چین“ ۱۸۶۷ء کے بعد پھر نہ الگ سے شائع ہوا اور نہ اسے کلیات ہی کے کسی ایڈیشن میں شامل کیا گیا ، اس لیے نایاب ہو چکا تھا اس کا ایک نسخہ نواب صدر یار

جنگ ، مولانا محمد حبیب الرحمن شروانی کے کتب خانے سے دستیاب ہوا، مالک رام صاحب نے اسے نئی ترتیب کے ساتھ ، غالب کے کچھ منتشر کلام کے اضافے کے ساتھ شائع کیا ۔
حالیہ جامع اشاعت :

○ مرتبہ : سید وزیر الحسن عابدی

[زیر اہتمام : مجاہد یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۶۹ء]

۷۔ مثنوی دعاء صباح (فارسی)

○ طبع اول : مطبع نولکشور ، لکھنؤ قبل ۱۸۹۸ء

ضخامت : ۲۶ صفحات

تعداد اشعار : ۱۲۲ + ۷

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ایک دعا ہے ، ”مثنوی دعاء صباح“ اسی کا منظوم فارسی ترجمہ ہے ۔ مطبوعہ نسخے کے سرورق سے ظاہر ہوتا ہے کہ غالب نے یہ ترجمہ اپنے بھائی مرزا عباس بیگ کی فرمائش پر کیا تھا ۔ یہ مختصر سا رسالہ ہے ۔ اوپر جلی قلم سے عربی عبارت اور اس کے نیچے غالب کا منظوم ترجمہ ہے ۔ دعاء صباح کے ۱۲۲ شعر پہلے ۲۴ صفحوں میں آ گئے ہیں ۔ صفحہ ۲۵ ، ۲۶ پر سات شعر ایک اور دعا کے ہیں جو حضرت امام زین العابدین سے منسوب ہے اور جس سے متعلق روایت ہے کہ اسے دعاء صباح کے بعد سجدے میں پڑھنا چاہیے ۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :

- ۱۔ استیاز علی خاں عرشی ، نگار ، لکھنؤ مئی ۱۹۴۱ء
- ۲۔ فضل اللہ فاروقی ، نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۰ء
- ۳۔ مالک رام :

۱۔ ذکر غالب ، طبع سوم صفحہ ۱۶۰-۱۶۱

۲۔ نگار ، لکھنؤ جولائی ۱۹۹۰ء

عرشی صاحب نے قلمی نسخے کے مطابق اس کا متن مرتب کیا۔ نوائے ادب، بمبئی میں چلے کم یاب ایڈیشن کے سرورق کی تصویر بھی شائع ہوئی۔ فاضل لکھنوی صاحب نے بعض دوسری حالیہ اشاعتوں کی نشان دہی کی ہے :

○ اودہ اخبار پریس، لکھنؤ

○ مجمع العلوم، لکھنؤ

[بہت خوب صورت جلی قلم سے مع ترجمہ نثر]

○ صفدر پریس لکھنؤ

صفحہ : ۳

سائز : ۱۸ × ۲۲/۸

[دوسرے ایڈیشن کے مطابق مع ترجمہ اردو "بنام نور کا ٹکڑا"]

○ نظامی جٹری ۱۹۵۰ء

[بہاولہ : اورینٹل کالج میگزین، لاہور فروری ۲]

۸۔ پنج آہنگ (فارسی)

○ طبع اول : مطبع سلطانی، قلعہ دہلی،

۱۳۔ رمضان ۱۲۶۵ھ، ۴ اگست ۱۸۴۹ء

[باہتمام حکیم غلام نجف خان بہادر]

ضخامت : ۱۳ سطری مسطر کے متوسط سائز پر

۴۹۳ صفحات

[کتاب صفحہ ۴۹۲ پر ختم ہو گئی ہے۔ اضافی

صفحہ ۴۹۳ پر صرف ترقیم ہے]

○ طبع دوم : مطبع دارالسلام، دہلی اپریل ۱۸۵۳ء

[مالک مطبع، منشی نورالدین احمد لکھنوی]

ضخامت : ۴۹۳ صفحات

[صفحہ ۴۰۴ تک فی صفحہ ۱۴ سطریں، اس

کے بعد صفحہ ۴۰۵ سے لے کر آخر تک ۱۵

سطریں]

اس کتاب کی بنیاد ۱۸۲۵ء (۱۲۴۱ھ) میں رکھی گئی

تھی۔ اس سال انگریزوں نے بہرت پور کے قلعے پر لشکر کشی

کی اور اس کا محاصرہ کر لیا۔ اس لڑائی میں نواب احمد بخش خان

والی فیروز پور جھڑکہ و لوہارو، انگریزوں کی طرف سے لڑ رہے

تھے۔ غالب اور مرزا علی بخش خان بھی اس موقع پر نواب

صاحب کے ہم رکاب تھے۔ یہ دونوں دن بھر ساتھ رہتے اور ایک ہی خیمے میں شب باش ہوتے۔ مرزا علی بخش خان نے غالب سے فرمائش کی کہ آپ میرے لیے تمام ایسے کلمات اور جملے جمع کر دیں جو رسمی القاب و آداب میں اور شکر و شکوہ اور شادی و غم کے مواقع پر خطوں میں استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

اس پر مرزا نے آہنگ اول مرتب کیا۔ اس میں یہ فرقِ مراتب، القاب و آداب اور وہ فقرات درج کیے ہیں جو تعزیت و تہنیت، شکر و شکوہ، دعا و عتاب کے لیے لکھے جا سکتے ہیں۔

اس کے بعد آہنگ دوم بھی مرزا علی بخش خان ہی کی درخواست پر لکھا اور آجے چار ”زمزموں“ میں تقسیم کیا۔ زمزمہ اول میں مختصراً مصادر کی حقیقت اور صرف کے چھ اصول بیان کیے ہیں۔ زمزمہ دوم میں گویا زمزمہ اول کی توضیح و تشریح کے لیے مثلاً تقریباً ۱۵ فارسی مصادر کی تعریف کی ہے اور ان کے ماضی، مفعول، مضارع، قاعل اور امر کے صیغے لکھے ہیں۔ زمزمہ سوم میں بعض محاورات و مصطلحات دے کر ان کی تشریح کی ہے اور ان کے محلِ استعمال کی طرف اشارہ کیا ہے۔ زمزمہ چہارم میں بعض الفاظ کے معانی ہیں۔ آہنگ سوم میں اپنے دیوان فارسی سے ایسے اشعار انتخاب کیے ہیں جو خطوط یا دوسری نثری تحریروں میں آرائشِ کلام کے لیے مفید اور کارآمد ہو سکتے ہیں۔ ہر ایک شعر کے عنوان میں لکھ دیا ہے کہ یہ کس موقع پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

آہنگ چہارم میں وہ نثریں ہیں جو مرزا نے خود اپنی تصنیفات کے آغاز و خاتمے میں یا دوسرے احباب کی کتابوں کے دیباچے یا تقریظ کے طور پر قلم بند کی ہیں۔ دراصل یہی وہ تقریریں تھیں جنہیں یک جا کرنے کا خیال سب سے پہلے مرزا علی بخش خاں کے دل میں آیا تھا اور جس نے بڑھ کر پنج آہنگ کی شکل اختیار کر لی۔ اس سے ان کی غرض یہ تھی کہ جس طرح میں نے ان سے استفادہ کیا ہے، اسی طرح میرا بیٹا غلام فخر الدین بھی ان کے مطالعے سے مستفید ہوگا۔ جب وہ یہ نثریں جمع کر چکے تو انہوں نے پہلے تین آہنگ جو ان کے پاس موجود ہی تھے، ان پر اضافہ کر دیے۔ اور مرزا کے احباب نے ان کے خطوط لے کر انہیں آہنگ پنجم کا نام دیا اور یوں ”پنج آہنگ“ مرتب ہوئی۔

مرزا کی زندگی میں پنج آہنگ کے مسئلہ دو ہی ایڈیشن شائع ہوئے۔ دونوں اشاعتوں میں پہلے تین آہنگ یکساں ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں۔ آہنگ چہارم، طبع اول میں ”تقریظ آثار الصنادید“ پر ختم ہو جاتا ہے، لیکن طبع دوم میں اس کے بعد اور بھی دو نثریں ملتی ہیں۔ اول ”دیباچہ دیوان ریختہ نواب حسام الدین حیدر خان بہادر“ و دوم ”دیباچہ تذکرہ الموسوم بہ طلسم راز فراہم آوردہ میر مہدی“ اسی طرح طبع اول میں آہنگ پنجم کا آخری خط شیخ بخش الدین مارہروی (کذا) کے نام ہے۔ طبع دوم میں یہ خط صفحہ ۴۰۸، ۴۰۹ پر ہے اور اس کے بعد ۲۵ خطوط کا اضافہ کیا ہے جو ۳۵ صفحات پر محیط ہیں۔ اس میں آخری خط مرزا یوسف کے نام ہے۔

[مالک رام، نکار، لکھنؤ جولائی ۱۹۹۰ء]

”پنج آہنگ“ کی ان اشاعتوں کے بارے میں غالب کا اپنا نائثر لطف سے خالی نہ ہوگا۔ ۱۱۔ دسمبر ۱۸۵۸ء کے خط میں منشی شیو لرائی آرام کو لکھتے ہیں :

”... پنج آہنگ تم نے مول لے لی ، اچھا کیا۔ دو چھاپے ہیں ، ایک بادشاہی چھاپے خانے کا اور ایک منشی نورالدین کے چھاپے خانے کا۔ پہلا ناقص ہے ، دوسرا سراسر غلط ہے۔“

صاحبِ عالم کے نام ایک خط میں غالب نے ”پنج آہنگ“ (مطبوعہ) کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے :

”... چھاپے کی پنج آہنگیں اب بھی بکتی ہیں اور محبوب بہ دو عیب ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو بعد الطباع از قسم نثر ، تحریر ہوا ہے ، وہ اس میں نہیں۔ دوسرے یہ کہ کاپی نویس نے وہ اصلاح میری نثر کو دی ہے کہ میرا جی جانتا ہے۔ اگر کہوں ، کوئی سطر غلطی سے خالی نہیں ، اخراق ہے۔ بے مبالغہ یہ ہے کہ کوئی صفحہ اغلاط سے خالی نہیں۔“

”پنج آہنگ کی اشاعت اول کے نسخے نہایت کمیاب ہیں اس کا منظوم اشتہار ، اسعد الاخبار ، آگرہ ۱۲۔ مارچ ۱۸۴۹ء میں چھپا تھا۔۔۔ غلام نجف خاں جن کے نام سے یہ اشتہار ہے ، غالب کے شاگرد تھے (خطوط ، ۲۶۳ ، ۲۳۲)۔ لیکن یہ قلمذ ظاہرا فارسی پڑھنے تک محدود تھا۔ شاعر کی حیثیت سے ان کا ذکر کہیں نظر نہیں آیا۔ اشتہار غالب کی طرز میں ہے اور قریب بہ یقین ہے کہ انہیں کا لکھا ہوا ہے۔ غالب کے

لیے خود ستائی کوئی نئی بات نہیں ، اور اشتہار کی تو ذمہ داری بھی ان کے سر نہیں ۔“

[قاضی عبدالودود ، علیگڑھ میگزین ، غالب نمبر ، آثار غالب

ص ۷۵ و ۷۶]

دیوان غالب ، نسخہ عرشی ۱۹۵۸ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ بعد میں بھی ۳۳ ، اشعار کی یہ مشنوی (اشتہار) شامل ہے ۔ اس منظوم اشتہار کے ۱۷ ، شعر امداد صابری صاحب نے اپنے ایک مضمون ”اردو اخبارات کے ابتدائی عہد کے حالات اور مسائل“ میں نقل کیے ہیں ۔

[قومی زبان کراچی ستمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۰]

پنج آہنگ میں سے صرف آہنگ پنجم (خطوط) کچھ مدت کے لیے سلطنت آمفیہ دکن کے امتحانات علوم شرقیہ کے نصاب میں شامل رہا ۔ اس لیے ، طلباء کی سہولت کے لیے صرف یہ حصہ مطبع انوار الاسلام ، حیدر آباد دکن سے ۱۳۲۸ھ ، (۱۹۱۰ء) میں الگ شائع ہوا تھا ۔

[ساک رام ، ذکر غالب ، طبع سوم صفحہ ۱۳۷]

آہنگ پنجم خصوصاً بہت اہم چیز ہے کیونکہ اس میں سرزا کے وہ فارسی خطوط ہیں جو انھوں نے غدر سے پہلے اپنے احباب کو لکھے تھے۔ اس سے ان کی زندگی کے اس زمانے کے حالات معلوم ہوتے ہیں جس کے لیے ہمارے پاس اور کوئی ماخذ نہیں ۔

[ساک رام ، ایضاً صفحہ ۱۰۶]

پنج آہنگ کے ۲۷ خطوط ”رقعات بینی پرشاد“ کے حاشیے پر بھی شائع ہوئے ہیں ۔ اس کے سر ورق کی عبارت یہ ہے :

”رقعات ہے نظیر۔ سرزا نوشہ متخلص بہ غالب در حاشیہ
بدارالسلطنت گوگل چند متصل حمام سیٹھلی داس بہ محلہ چوڑیکرن
(کذا) طبع شد ۱۸۵۲ء“

[ماڈل لکھنوی ، اورینٹل کالج میگزین ، لاہور فروری ۱۹۵۲ء

صفحہ ۵۳]

اکبر علی خان صاحب نے ”نکات و رقعات“ (غالب کا
ایک نادر مجموعہ) ، مطبوعہ سری نگر ۱۹۶۲ء کے تعارف
(صفحہ ۱۳) میں پنج آہنگ کے دو قلمی نسخوں کی نشاندہی
کی ہے۔ ایک کتب خانہ نذیریہ ، دہلی کا مکتوبہ ۱۸۳۰ء ، اور
ایک ڈاکٹر اظہر علی مرحوم کا مملوکہ۔ موخر الذکر نسخہ :
”در اصل کلیات نثر فارسی کا ہے ، جسے میر سہدی مجروح
کے برادر بزرگ نے خود مجروح کی فرمائش پر نقل کیا تھا۔“

[آہنگ غالب ، عرش ، صفحہ ۲۲]

مطبوعہ نسخوں میں اکبر علی خان صاحب نے الشائے
آئندہ وام مخلص کے نسخے کا ذکر کیا ہے جس کے حاشیوں پر
پنج آہنگ کا ، آہنگ پنجم چھپا ہے۔ یہ کتاب مطبع شمس
المطابع ، دہلی سے ۱۸۵۲ء میں طبع ہوئی۔

آخر عمر میں غالب نے آہنگ دوم کا آزاد اردو ترجمہ
کیا۔ یہ رسالہ نامزد بہ ”نکاتِ غالب“ فروری ۱۸۷۰ء میں مطبع
سراجی ، سے غالب کے پندرہ فارسی رقعات کے ضمیمے کے ساتھ
الگ سے شائع ہوا۔

○ حالیہ جامع اشاعت ، مراقبہ سید وزیرالحسن عابدی

زیرِ اہتمام : مجلس یادگارِ غالب ،

پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۶۹ء

۹ - مہر نیمروز (فارسی)

○ طبع اول : فخر المطابع ، دہلی

۲ - ربیع الاول ۱۲۷۱ھ ۲۳ دسمبر ۱۸۵۳ء

[بحکم : مرزا فتح الملک غلام فخر الدین عرف
مرزا فخر ولی عہد بہادر ، بد اہتمام بندہ درگاہ
حافظ عبداللہ]

ضخامت : ۱۱۶ صفحات ہر صفحے میں ۲۱ سطریں اور ہر

سطر میں قریباً ۲۱ لفظ)

کتاب صفحہ ۱۱۳ پر ختم ہو گئی ہے ، صفحہ ۱۱۴ پر
دو کالمی صحیح نامہ اغلاط کتاب ، اور صفحہ
۱۱۵ ، ۱۱۶ پر تیر رشتاں کی منظوم تقریظ اور تاریخ
[بحوالہ ، غلام رسول مہر ، غالب طبع چہارم ،

صفحہ ۱۱۵]

غالب جولائی ۱۸۵۰ء میں بہادر شاہ ظفر کی طرف سے
خاندان تیموری کی تاریخ لکھنے کی خدمت پر مامور ہوئے۔ آخری
طور پر طے یہ پایا کہ پوری تاریخ ”ہرستان“ کے نام سے
دو حصوں میں لکھی جائے۔ جزو اول ”مہر نیمروز“
جس میں روز آفرینش سے بہایوں کی جہانگردی اور جہانگیری
نک کا بیان ہو۔ دوسرے حصے کا نام انھوں نے ”ماہ ہم ماہ“

تجویز کیا تھا۔ اس میں وہ جلال الدین اکبر سے بہادر شاہ ظفر تک کے حالات زیادہ شرح و بسط سے قلم بند کرنا چاہتے تھے۔ ”مہرِ نیروز“ یعنی مجوزہ کتاب کا پہلا حصہ، بڑی تک و دو کے بعد ۱۸۵۴ء میں مرتب اور طبع ہوا۔ دوسرا حصہ ”ماہِ نیم ماہ“ بوجہ وجود ہی میں نہ آیا، حتیٰ کہ وہ بساط ہی اٹھ گئی۔ یہ کتاب غالب کی زندگی میں الگ سے ایک ہی مرتبہ چھپی۔

[مالک رام، نگار، لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء]

۱۔ جاں، چودھری عبدالغفور سرور کے نام، غالب کے ایک خط کا اقتباس بے عمل نہ ہوگا :

”اکثر صاحب اطراف و جوانب سے ماہِ نیم ماہ بھیجنے کا حکم بھیجتے ہیں اور میں جی میں کہتا ہوں کہ جب مہرِ نیروز کی عبارت کو نہیں سمجھتے تو ماہِ نیم ماہ کو لے کر کیا کریں گے !

صاحب—مہرِ نیروز کے دیباچے میں میں نے لکھ دیا ہے کہ اس کتاب کا نام ہرستان ہے اور اس کے دو مجلد ہیں۔ پہلی جلد میں ابتدائے خلقت عالم سے ہابیوں کی سلطنت کا ذکر، دوسرے حصے میں اکبر سے بہادر شاہ تک کی سلطنت کا بیان چلے گا نام مہرِ نیروز، دوسرے حصے کا ماہِ نیم ماہ بارے، پہلا حصہ تمام ہوا، چھاپا گیا، جا بجا بھیجا گیا۔ قصد تھا، جلال الدین اکبر کے حالات لکھنے کا، کہ ابراہیم ترک کا نام و نشان ملے گا۔ ان دفترِ را کاغذ خورد، و کاغذِ اقصاب بر، و اقصاب در راہِ مرد ! جو کتاب میں نے لکھی ہی نہ ہو، وہ بھیجوں کہاں ہے۔“

بعض دوسرے ایڈیشن :

○ مطبع نولکشور ، لکھنؤ جون ۱۹۱۵ء

ضخامت : ۱۶۳ صفحات

سائز ۱۸ × ۲۲/۸

○ مطبوعہ : شیخ مبارک علی ، تاجر کتب لاہور

۱۹۲۵ء

تصحیح و تفسیر : شادان بلگرامی

ضخامت : ۱۳۲ صفحات

حالیہ جامع اشاعت :

○ مرتبہ : ڈاکٹر عبدالشکور احسن

زیر اہتمام : مجلس یادگار غالب ،

پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۶۹ء

۱۰ - دستنبو (فارسی)

○ طبع اول : مطبع مفید الخلائق ، آگرہ

اوائل نومبر ۱۸۵۸ء

لکرن اشاعت :

منشی ہرگوپال تفتہ

منشی نبی بخش حقیر

حاتم علی بیگ مہر

منشی شیو لرائن آرام

ضحات : ۱۳ سطری مسطر کے ۸۰ صفحات

بڑبان فارسی* قدیم غالب نے ۱۱ - مئی ۱۸۵۷ء سے ۳۱ جولائی ۱۸۵۸ء تک کے عام حالات ، روداد شہر اور اپنی سرگزشت یعنی سال بھر سے زیادہ کا حال نثر میں لکھا ، اس التزام کے ساتھ کہ عربی کا کوئی لفظ عبارت میں نہ آنے پائے ۔ غالب کا بیان ہے کہ جو لفظ ، اس نثر میں درج ہے وہ بھی بے آمیزش لفظ عربی ہے ، ہاں اشخاص کے نام نہیں بدلے لیکن غالب پوری طرح اس اہتمام میں کامیاب نہیں ہو پائے اور اس میں بعض عربی لفظ آ گئے ہیں ۔

غالب ”دستنبو“ کا مسودہ آگرہ بھیج چکے تھے کہ انہیں خیال آیا کہ ان ہی ایام میں انہوں نے جو قصیدہ ”لکھ و کشوریہ“

کی مدح میں لکھا ہے اسے بھی کتاب میں شامل کر دیا جائے۔ دقت یہ تھی کہ قصیدے کی زبان ”فارسی متعارفہ“ مروجہ“ تھی، یعنی اس میں عربی کے الفاظ بھی موجود تھے اور ”دستنبو“ میں ان کے دعوے کے مطابق (اس طرح کی فارسی کا گزر نہیں تھا)، دونوں کا اجتناع کیسے ہو۔ آخر اس کا حل یہ ملے پایا کہ آغاز میں قصیدہ الگ رہے، اس کے صفحات کا شمار بھی مستقل ہو اور جہاں یہ ختم ہو، وہاں سے اصل ”دستنبو“ نئے شمار صفحہ سے شروع کی جائے۔ چنانچہ سرورق کے بعد چھ صفحات پر مشتمل یہ قصیدہ ہے۔ پھر صفحہ اول کا نشان دے کر ”دستنبو“ کا آغاز ہے جو صفحہ ۷۹ پر ختم ہوئی ہے۔ پوری کتاب مشیٰ ہے یعنی اس کے حاشیے پر مشکل اور نادر الفاظ کے معانی خود غالب کے لکھے ہوئے درج ہیں۔ صفحہ ۸۰ پر طباعت کی دو تاریخیں ہیں، پہلی مرزا حاتم علی بیگ سہرکی اور دوسری مشیٰ ہر گوہال تفتہ کی۔ اس ایڈیشن میں صرف ہانسو نسخے چھپے تھے۔

○ طبع دوم : مطبع لٹریری سوسائٹی روہیل کھنڈ،

واقع بریلی، ۱۸۶۵ء

نگران اشاعت : قاضی عبدالجمیل جنوں

فخامت : بندرہ سٹری سطر کے ۶۰ صفحات

اس دوسرے ایڈیشن میں دو ایک جگہ لفظی تغیر ملتا ہے۔ ترتیب بھی بدل دی ہے۔ یعنی، اب کے پہلے اصل کتاب ہے جو صفحہ ۵۶ پر ختم ہوئی ہے۔ اسی صفحے سے اس قصیدے کا آغاز ہے جو طبع اول میں شروع میں رکھا گیا تھا۔ یہ

قصیدہ صفحہ ۶۰ پر ختم ہوا ہے اور اس کے بعد اس قطعے کا اضافہ کیا گیا ہے جو ”اتح دہلی“ کی خوشی میں چراغاں کے موقع پر انہوں نے اکتوبر ۱۸۵۸ء میں لکھا تھا۔
یہ ایڈیشن ۱۸۶۵ء میں شائع ہوا تھا۔ تدریق طور پر اس سے طبع اول کی دونوں تاریخیں حذف کر دی گئی ہیں، کہ اب ان کی کوئی مناسبت نہیں تھی۔ دستنبو کے صرف یہی دو مستقل ایڈیشن غالب کی زندگی میں شائع ہوئے۔

[مالک رام، نکار، لکھنؤ، جولائی ۱۹۶۰ء]

○ طبع سوم (مطابق طبع دوم) : مطبع روپیل کھنڈ،

واقع بریلی، ۱۸۷۱ء

غالب کے خطوں میں، دوسری تصانیف کے مقابلے میں ”دستنبو“ کا ذکر اور اس کی اشاعت کی ’روداد‘ بالتفصیل محفوظ ہے۔ اس کا ذکر، سب سے پہلے میرزا تقی کے نام پہلے اگست ۱۸۵۷ء کے ایک خط میں ملتا ہے۔ کتاب کی تجویز سے اس کی اشاعت (نومبر ۱۸۵۸ء) تک کی سہ ماہی میں، ایک سرسری اندازے کے مطابق غالب نے، تقی، حقیر، مہر اور آرام کو چالیس پینتالیس خط لکھے (ممکن ہے اس سے بھی زیادہ لکھے ہوں، لیکن محفوظ، اتنے ہی رہ سکے) حقیر کو ۲۲ - ستمبر ۱۸۵۸ء کے ایک خط میں لکھتے ہیں :

”۔۔۔ یہ ہم، تم اور میرزا تقی میں مراسلت، گویا

مکالمت ہو گئی ہے۔ روز ہائیں کرتے ہیں۔ اللہ، اللہ،

یہ دن بھی یاد رہیں گے۔ خط سے خط لکھے گئے ہیں۔

مجھ کو اکثر اوقات لفافے بنانے میں گزرتے ہیں۔ اگر

خط نہ لکھوں گا تو لفافے بناؤں گا - غنیمت ہے کہ
معمول آدمہ آنہ ہے ، ورنہ باتیں کرنے کا مزا معلوم
ہوتا !،

روز باتیں کرنے کی ضرورت اور نوبت اس لیے پیش آتی
رہی کہ غالب ، دلی میں تھے اور کتاب آکرہ میں چھپ رہی
تھی ، پھر یہ کہ غالب بوجہ کتاب کی خوب صورت ، صحیح
اور جلد تر اشاعت کے متعنی تھے اور اس ضمن میں انھیں ”روز“
ہی کسی نہ کسی تجویز ، ہدایت یا استفسار کی ضرورت پیش
آ جاتی تھی۔

حالیہ جامع تر اشاعت :

○ مرتبہ : ڈاکٹر عبدالشکور احسن

[زیر اہتمام : مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۶۹ء]

۱۱۔ نکاتِ غالب (اُردو) و رقعاتِ غالب (فارسی)

○ طبعِ اول : مطبعِ سراجی ، فروری ۱۸۹۷ء

ضخامت : نکاتِ غالب ، ۲۰ صفحات

رقعاتِ غالب ، ۱۷ صفحات

[رقعات ، صفحہ ۱۶ پر تمام ہو گئے ہیں صفحہ ۱۷ پر

پر دو حصوں کا صحت نامہ ہے ، رقعات کی تعداد ۱۵]

سائز : ۸/۲۲ × ۱۸

کتاب کے صفحہ ایک پر ماسٹر پیارے لال آشوب ، اسسٹنٹ ماسٹر مدرسہ ضلع دہلی کی ”التاس“ درج ہے جس سے بعض ضروری باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ :

”درینولہ اسد اللہ خان بہادر غالب نے قواعد صرف فارسی میں ، بزبانِ اُردو کئی ورق لکھے اور چند خط اپنے مجموعہ نثر میں سے ، جس کا پنج آپنگ نام ہے ، ضمیمہ ان اوراق کے کیے۔ پہلے نسخے نے نکاتِ غالب نام پایا اور دوسری تحریر ، یہ رقعاتِ غالب موسوم ہوئی۔ جب یہ دونوں رسالے جناب فیض مآب میجر فلر صاحب بہادر (ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن ، محالک پنجاب) کی خدمت میں بھیجے گئے ، میجر صاحب کے بھی مقبول نظر ہوئے اور انجمن

علمی لاہور میں بھی سزاوار درس و تدریس و شالستہ آفرین و تحسین قرار پائے۔ چنانچہ میجر صاحب مدوح نے اس احقر العباد کے پاس بھجوائے اور حکم دیا کہ ہانسو نسخے چھاپے جائیں تاکہ مدارس میں پڑھنے پڑھانے کے کام آئیں۔ انصاف یہ ہے کہ جیسا صاحبان مبتدی اس نگارش سے فائدہ پائیں گے، صاحبانِ مستہی بھی، لطفِ عبارت و کمالِ تحقیق کا حظ اٹھائیں گے۔“

غالب کے مختصر دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے ”نکات غالب“ کے اوراق پنجاب کے گورنر لفٹنٹ سر ڈانلڈ مکلوڈ کو نذر کرنے کے لیے تیار کیے تھے۔ نکات کی تالیف کا مقصد اور الداز خود غالب نے یہ بیان کیا ہے :

”اس زمانے ۱۸۶۷ء سے تیس برس چلے میں نے اپنی نثریں جمع کیں اور اس کا ”پنج آہنگ“ نام رکھا۔ ’آہنگ‘ لغت فارسی ہے اور اس کے دو معنی ہیں ، قصد و آواز۔ چونکہ وہ مجموعہ ہائے باب کا ہے ، یعنی باب کو آہنگ قرار دیا ہے ، یہ لغت دونوں معنوں کی رو سے بچائے باب ، سزاوار اور بجا ہے۔ چالیس برس کی عمر میں وہ رسالہ لکھا ہے اور اب اکیس برس کے بعد یہ ارادہ کیا ہے کہ پنج آہنگ کی چوتھی آہنگ ، جس میں فارسی کی تصرف کا بیان ہے ، اس کا اردو میں ترجمہ کیا جائے۔“

فقیر حقیق کو اس تحریر سے آن صاحبانِ انگریز کی خدمت

۱۔ غالباً سہو ہوا ہے ، جاں ”آہنگ دوم“ لکھنا چاہیے تھا۔

م۔ ۱۔ ر

گزاری مراد ہے جو ولایت سے تشریف لائیں اور فارسی اور اردو کو اچھی طرح نہ جانتے ہوں۔ پس اب ضرور آہڑا ہے کہ لغات مشکل کم تر درج کروں، بلکہ الفاظِ زبانِ زدِ عوام سے کام لوں۔۔۔ اپنی عبارت فارسی کا لفظ بہ لفظ ترجمہ نہ کروں گا، مطالبِ مندرجہ فارسی، مطابقِ روزمرہ اردو درج کروں گا۔“

○ طبع دوم : جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹس،

کالج اینڈ لنگویج، سری نگر

اکتوبر ۱۹۹۲ء

تعارف، ترتیب، حواشی : اکبر علی خاں

ضخامت : ۵۸ صفحات

سائز : ۸/۳۰ x ۲۰

○ طبع سوم در : ”مجموعہ نثر غالب اردو“

مرتبہ : خلیل الرحمن داؤدی

مجلس ترقی ادب، لاہور نومبر ۱۹۹۷ء

۱۲۔ کلیات نثر غالب (فارسی)

[شتمنل بر : پنج آہنگ ، سہر لیروز و دستنبو]

○ طبع اول : مطبع نولکشور لکھنؤ جنوری ۱۸۶۸ء

ضخامت : ۲۹ سطری مسطر بر بڑے سائز کے
۲۱۲ صفحات

مشعولات کی ترتیب :

الف۔ ”فہرست کلیات غالب“ (پوری کتاب کے مضامین کی فہرست) ، ۲ صفحے۔

۱۔ پنج آہنگ ، صفحہ ۱-۱۲۲

پنج آہنگ طبع دوم میں ، آہنگ چہارم ”دیباچہ تذکرۃ طلسم راز“ پر تمام ہوا تھا۔ کلیات میں اس کے بعد تین مزید نثری تحریریں ملتی ہیں۔ ان میں سے چلی ”کمالِ کلام وابستہ بہ افتتاح باب کلام الخ“ رام پور میں لکھی گئی تھی ، دوسری ”جہاں خداے را سہاس و جہانیاں را نوید الخ“ بھی رام پور میں جشنِ تہنیت کے لیے لکھی گئی۔ تیسری تقریظ مولوی ظہور علی کے مرتبہ تذکرۃ اردو کی ہے۔

اسی طرح آہنگ پنجم کے اخیر میں ۱۲ خطوط بھی آبادہ ہیں۔ اس حصے کے آخر میں خود غالب نے

خاتمے کا اضافہ کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی نولکشور، دلی آئے اور انہوں نے یہ کلیات شائع کرنے کی خواہش ظاہر کی اور اس غرض سے تینوں کتابوں کا خطی نسخہ نواب لیر رخشاں سے لے گئے تھے۔

۲ - مہر فیروز، صفحہ ۱۲۳-۱۸۸

۳ - دستنبو صفحہ ۱۸۹-۲۰۸

ان دونوں کتابوں کا متن جوں کا توں ہے، لیکن دونوں کے آخر میں مشکل الفاظ کے فرہنگ مرتب کروا کے اضافہ کیے گئے ہیں، جو یقیناً مفید ہیں کیوں کہ ان کتابوں میں نادر اور نامانوس الفاظ بہ کثرت استعمال ہوئے ہیں جو عام فہم نہیں تھے۔
[مالک رام، نگار، لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء]

○ طبع دوم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ۱۸۷۱ء

○ طبع سوم : مطبع منشی نولکشور، کانپور ۱۸۷۵ء

○ طبع چہارم : مطبع منشی نولکشور، لکھنؤ ۱۸۸۳ء

۱۳۔ قاطع برہان (فارسی)

○ طبع اول : مطبع لولکشور ، لکھنؤ ۱۸۶۲ء

ضخامت : ۹۸ صفحات

[طبع اول کی کتابت اردو کے مشہور شاعر ، منشی
امیر اٹھ تسلیم نے کی تھی جو اس زمانے میں مطبع
لولکشور سے بحیثیت کاتب وابستہ تھے ۔]

[کتابت کا متن صفحہ ۹۲ پر ختم ہو گیا ہے ۔ صفحہ
۹۲ ، ۹۳ پر خاتمہ الطبع کی عبارت مطبع کی طرف
سے ہے ۔ صفحہ ۹۳ - ۹۴ پر مختلف اصحاب کی
تاریخیں ہیں ۔ ان میں سے چار غالب کے شاگرد ہیں ۔
صفحہ ۹۷ پر غالب کی اپنی نوشتہ تفریق ، اور اس
کے آخر میں غالب کی خطاطی مہر ہے ۔ صفحہ ۹۸ پر
کتاب کا صحت نامہ ہے ۔]

انقلاب ۱۸۵۷ء کے ہر آشوب زمانے میں غالب زیادہ تر
خالہ نشین رہے ۔ اس فرصت میں انھیں مولوی محمد حسین برہان
تبریزی کی تالیف، لغات فارسی کی مشہور کتاب ”برہان قاطع“ کو

۱۔ دیکھیے : برہان قاطع ، مرتبہ دکتور محمد معین ،

بسر مایہ کتاب فروشی ابن سینا ، تہران ۱۹۶۳ء

مقدمہ مرتب : ۱۵۸ صفحات ، دیباچہ مؤلف :

۳۸ صفحات (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

دقتِ نظر سے دیکھنے کا موقع ملا اور انہوں نے اسے طرح طرح کی اغلاط سے مملو پایا۔ وہ اس کے حاشیے پر اپنی تعلیقات لکھتے رہے۔

ہنگامہٴ انقلاب فرو ہوا تو نواب لیر رخشاں کے کہنے پر انہوں نے یہ یاد داشتیں الگ لکھوا لیں۔ دوسری تیسری نظر میں یہ مختصر تحریریں اچھی خاصی کتاب کی صورت اختیار کر گئیں۔ کتاب ۱۸۶۰ء میں مکمل ہو گئی تھی لیکن دو برس بعد ۱۸۶۲ء میں اس کی اشاعت کی نوبت آئی۔

”برہان قاطع“ کے جس نسخے کے حاشیے پر غالب نے اپنے اعتراضات لکھے تھے، وہ نواب علاؤالدین احمد خاں کے پاس رہا۔ اب یہ رضا لائبریری، رام پور کے لوہارو سیکشن میں محفوظ ہے۔ اسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غالب نے ”قاطع برہان“ میں اپنے تمام اعتراض شامل نہیں کیے اور حسب ضرورت ان کی زبان وغیرہ میں بھی تبدیلی کی تھی۔

امتیاز علی خان صاحب عرشی نے ”مسودہ قاطع برہان“ کے نام سے ایک کتاب میں غالب کے تمام حواشی کو جمع کر کے، ان پر تبصرہ و محاکمہ کیا ہے۔ یہ کتاب ابھی شائع نہیں ہوئی۔ [بحوالہ، اکبر علی خاں، لذر عرشی، دہلی ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۸]

پہلے صفحے کا بقیہ حاشیہ

- جلد اول : آ ل ا ت صفحہ ۱ - ۵۵۰
جلد دوم : ج ت ا س صفحہ ۵۵۱ - ۱۲۱۶
جلد سوم : ش ت ا ل صفحہ ۱۲۱۷ - ۱۹۲۳
جلد چہام : م ت ا ی صفحہ ۱۹۲۴ - ۲۴۶۹
جلد پنجم : تعلیقات، دکتر محمد معین، ۲۸۷ صفحات

۱۲۔ درفش کاویانی (فارسی)

○ طبع اول : اکمل المطابع ، دہلی دسمبر ۱۸۶۵ء

ضخامت : ۱۵۴ صفحات

[کتاب کا متن ۱۵۲ صفحات میں آیا ہے ۔ صفحہ

۱۵۳ پر قطعات تاریخ ہیں اور آخری صفحہ پر صحت نامہ ہے ۔]

یہ کوئی نئی کتاب نہیں ہے ۔ اسے ”قاطع برہان“ میں

معمولی رد و بدل اور کچھ مزید فوائد کا اضافہ کر کے غالب

نے میر غلام بابا خان ، رئیس صورت کی مدد (ایک گھڑی اور

سو روئے نقد) سے خود دوبارہ ”درفش کاویانی“ کے نام سے

۱۸۶۵ء کے اواخر میں شائع کیا ۔ یہ ایڈیشن محدود تعداد

(تین سو) میں چھپا ۔

ایک حالیہ جامع اشاعت :

○ مرتبہ : ڈاکٹر محمد باقر

[زیر اہتمام : مجلس یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۶۶ء]

۱۔ ”قاطع برہان“ میں اور مطالب بڑھائے ہیں اور ایک دیباچہ دوسرا

لکھا ہے ”درفش کاویانی“ اس کا نام رکھا ہے ۔“

[غالب ، بنام : عبدالرزاق شاکر]

۲۔ اردوئے معلیٰ صفحہ ۹ ، ۱۶ ، بنام : میر غلام بابا خان و سیاح (علی الترتیب) ۔

۳۔ ایضاً صفحہ ۲۲ ، بنام : سیاح

۴۔ غالب ، بنام : رضوان و سیاح مورخہ ۴ ۔ نومبر ۱۸۶۵ء و

۸۔ جنوری ۱۸۶۶ء (علی الترتیب) ۔

۱۵۔ قطعہ غالب (فارسی)

○ طبع اول : مطبع اکمل المطابع ، دہلی

۱۸۶۶ء ۱۲۸۲ھ

تعداد اشعار : ۳۱

”قاطع برہان“ (غالب) کے رد میں مولوی احمد علی احمد نے ایک مبسوط کتاب ”موید برہان“ ، لکھی ۔ غالب نے :

”اُن کی کتاب دیکھنے سے پہلے ایک قطعہ فارسی زبان میں لکھ کر انہیں بھیجا جس کا پہلا شعر یہ ہے :

مولوی احمد علی احمد تخلص نسخے

در خصوص گفتگوی پارس انشاء کردہ است

یہ قطعہ ”سبد چین“ میں شامل ہے (صفحہ ۴۹ - ۵۱) ۔

پہلے یہ الگ بھی چھپا تھا ۔

[مالک رام ، ذکر غالب ، طبع سوم صفحہ ۱۷۹]

مولانا غلام رسول مہر نے اسے اپنی تالیف ”لطیف غالب“ میں نقل کر دیا ہے ۔

[طبع چہارم ، صفحہ ۴۴۵ - ۴۴۷]

۳۱ ، اشعار کا یہ فارسی قطعہ ، غالب کی ”آخرین یادگار

ادبی“ ”باغ دو در“ مرتبہ : وزیرالحسن عابدی ، میں بھی

شامل ہے ۔

[طبع دوم ، (قطعہ : ۲۶) صفحہ ۱۹-۲۲]

۱۶۔ لطائف غیبی (اردو)

○ طبع اول : اکمل المطابع، دہلی (باہتمام، میر فخر الدین)
 نم ربيع الثاني ۱۲۸۱ھ، ۲۱ - اکتوبر ۱۸۶۳ء
 ضخامت : ۴۴ صفحات

لطائف غیبی، ”محرّق قاطع برہان“ (۱۸۶۳ء) مولفہ
 منشی سید سعادت علی کے رد میں لکھی گئی دوسرے صفحے کا
 نصف سے کسی قدر کم حصہ چھوڑ کر اصل کتاب شروع ہوئی
 ہے اور صفحہ ۴۱ پر ختم ہو گئی ہے۔ صفحہ ۴۲ اور ۴۳ پر
 پانچ قطعات تاریخ ہیں : منشی جواہر سنگھ جوہر (۲)، میرزا
 یوسف علی خان عزیز، میرزا شمشاد علی بیگ رضوان اور بہاری
 لال (ایک ایک)۔۔۔۔۔ بہاری لال، ”لطائف غیبی“ کے کاتب
 اور دوسرے تین اصحاب غالب کے شاگرد تھے۔

دیباچے کے علاوہ یہ کتاب ایس لطیفوں پر مشتمل ہے۔
 اس پر بطور مصنف، میاں داد خان سیاح المخاطب یہ سیف الحق
 کا نام درج ہے لیکن بالتحقیق یہ غالب ہی کی تصنیف ہے
 دیکھیے :

۱۔ غلام رسول مہر

(۱) ”غالب“ طبع چہارم لاہور ۱۹۳۶ء

صفحہ ۴۱ -

(ii) اردوئے معلیٰ دہلی غالب نمبر

فروری ۱۹۹۱ء، صفحہ ۳۶-۳۸

۲۔ عبدالمجید سالک، علی گڑھ میگزین، غالب نمبر

۱۹۳۹ء صفحہ ۱۲۸

۳۔ سالک رام، ذکر غالب، طبع سوم دہلی ۱۹۵۵ء

صفحہ ۱۸۶-۱۹۲

۴۔ دکتر محمد معین، مقدمہ پریشان قاطع،

جلد اول تہران ۱۹۶۳ء صفحہ صد و چہار دہ

ایک حالیہ اشاعت :

○ در: "مجموعہ" نثر غالب اردو" صفحہ ۵۹ تا ۱۲۳

مرتبہ: خلیل الرحمن داؤدی

مجلس ترقی ادب، لاہور نومبر ۱۹۶۷ء

جامع تر اشاعت:

○ مرتبہ: سید وزیرالحسن عابدی

[باہتمام: مجلس یاد نگار غالب، پنجاب یونیورسٹی ۱۹۶۹ء]

۱۷۔ نامہٴ غالب (اردو)

○ طبع اول : مطبع مجدی، دہلی قبل مستعمر، ۱۸۶۵ء

شیخات : ۱۶ صفحات

○ در : اودہ اخبار ، ۱۰ - اکتوبر و ۱۷ - اکتوبر

۱۸۶۵ء

○ در : رسالہ ہندوستانی الہ آباد م ۱۹۳۳ء ،

صفحہ ۱۰۷-۱۳۱

○ مشمولہ : عود ہندی ، مجلس ترقی ادب ، لاہور

۱۹۶۵ء صفحہ ۳۵-۳۷

○ مشمولہ : مجموعہٴ نثر غالب اردو ، مجلس ترقی ادب،

لاہور نومبر ۱۹۶۷ء ، صفحہ ۱۵۱-۱۷۳

”یہ شاید غالب کا پہلا خط ہے جو کتابی صورت میں

شائع ہوا۔ اس خط کی حقیقت یہ ہے کہ مرزا رحیم میرٹھی

نے غالب کی قاطع برہان کے جواب میں ساطع برہان (بہ زبان

فارسی) لکھی۔ غالب نے ساطع برہان کے جواب میں رحیم میرٹھی

کو براہ راست ایک خط لکھا۔“

[خلیق انجم ، غالب کی نادر تحریریں طبع اول صفحہ ۱۰]

سولہ صفحے کے اس خط کی غالب نے کتابی صورت میں

تین سو جلدیں چھپوائیں دور و نزدیک پائٹ دیں۔

۱۸ - سوالات عبدالکریم (اردو)

○ طبع اول : اکمل المطابع، دہلی ۵۱۲۸۱ ۵۱۸۶۵

[حوالہ ، مالک رام ، آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۵۳ء]

ضخامت : ۸ صفحات

یہ کتابچہ (رسالہ) بھی سید سعادت علی کی فارسی تالیف ، ”محرَق قاطع برہان“ (۱۸۶۳ء) کے رد میں لکھا گیا۔ اس میں سولہ سوال ہیں جو صفحہ ۷ پر ختم ہو جاتے ہیں ۔ صفحہ ۸ پر ”استفتاء از جانب سائل“ ہے جس کے تحت منشی سید سعادت علی کے دعووں سے متعلق ، جو انہوں نے ”محرَق قاطع برہان“ میں کہے تھے ، دو سوالات کیے گئے ہیں ۔ یہ رسالہ ”عبدالکریم“ نامی کسی طالب علم سے منسوب ہے ۔ لیکن ڈاکٹر محمد معین کے لفظوں میں :

”۔۔۔ احتمال قوی میرود کہ تالیف خود غالب باشد“

[مقدمہ برہان قاطع جلد اول ، صفحہ صد و چہارم]

مالک رام صاحب کے علاوہ (حوالہ بالا) ، غلام رسول مہر صاحب کا بھی یہی خیال ہے کہ یہ رسالہ :

”غالب ہی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے ۔“

[غالب ، طبع چہارم ، صفحہ ۴۴۳]

حالیہ اشاعتیں :

○ در : ”معاصر“ پٹنہ ، حصہ ۳ ، ۱۹۵۲ء

متعارف : قاضی عبدالودود

○ در : ”مجموعہ نثر غالب اردو“ صفحہ ۱۲۶-۱۳۶

مرتبہ : غلیل الرحمن داؤدی

مجلس ترقی ادب ، لاہور نومبر ۱۹۶۷ء

حالیہ جامع تر اشاعت :

○ مرتبہ : سید وزیرالحسن عابدی

[باہتمام ، مجلس یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۶۹ء]

۱۹ - تیغِ تیز (اردو)

○ طبع اول : مطبع اکمل العطایع ، دہلی ۱۸۶۷ء

ضخامت : ۳۴ صفحات

(آخر میں ایک ”غلط نامہ“ ہے)

”سویڈ برہان“ (فارسی) مطبوعہ ۱۸۶۶ء ، از آغا احمد علی شیرازی ، جہانگیری کے رد میں غالب کی ایک مختصر کتاب — اس میں سترہ فصلیں ہیں ۔ پہلی سولہ فصلوں میں ایک ایک اعتراض احمد علی شیرازی پر کیا ہے اور اسی کے ساتھ ان کے اعتراض کا جواب دیا ہے ۔ آخری فصل میں ”برہان قاطع“ پر مزید اعتراضات ہیں ۔ اخیر میں سولہ ادبی سوالات کا استفتاء ہے جن کے جواب ، نواب مصطفیٰ خان شیفتہ نے دیے ہیں اور تین اصحاب ، مولانا حالی ، محمد سعادت علی اور نواب ضیاء الدین احمد خان ، کی ان جوابات سے متعلق تصدیق و تائید درج ہے ۔ دیکھیے :

۱ - غلام رسول مہر ، غالب ، طبع چہارم ، صفحہ ۳۴

۲ - مالک رام ، ذکر غالب ، طبع سوم ، صفحہ ۱۷۹

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی صاحب (الہ آباد) کے پاس تیغِ تیز

اور اسی سلسلے کی دوسری کتابوں کا بہت نادر رسالہ اور

ذخیرہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب اس کی اشاعت کے لیے کوشاں بھی رہے ہیں، پھر نہ معلوم کیا بھوک پڑا — — — عرشی صاحب کے نام ایک خط مورخہ ۱۸ - ستمبر ۱۹۴۳ء میں ڈاکٹر صاحب نے یہ نوید دی ہے کہ وہ تیغ تیز کو شائع کرنے والے ہیں :

”جیسا کہ معلوم ہے، تیغ تیز آغا احمد علی کی کتاب ”سوید البربان“ کے جواب میں لکھی گئی تھی۔ اس لیے مجھے ”سوید“ کی تلاش ہوئی۔ بہت تلاش کے بعد ”سوید“ کا وہ نسخہ ہاتھ آیا جس کے حاشیے پر غالب نے جا بجا یادداشتیں لکھ لی تھیں (جو اکثر اردو میں ہیں) اور انہیں یادداشتوں کو بعد میں ”تیغ تیز“ کی شکل میں ڈھال دیا۔ کئی برس ہوئے، میں نے ان یادداشتوں کو بعینہا نقل کر لیا تھا۔ اب سنتا ہوں کہ وہ کتاب (جو ایک دوست کے توسط سے مجھے مستعار ملی تھی) سرکاری کتب خانے سے کوئی صاحب لے آئے۔ اس کی جگہ ”تعزیرات ہند“ کا ایک نسخہ کتب خانے میں داخل فرما دیا! تیغ تیز کو میں شائع کرنے والا ہوں (اور بطور اس کے ضمیمے کے یہ یادداشتیں بھی)، کاغذ کے نہ ملنے کے باعث اشاعت ملتوی ہے۔ یہ کل ۱۲۰ یادداشتیں ہیں۔۔۔“

[نقوش، لاہور خطوط نمبر ۱، ۱۹۶۸ء، جلد ۳، صفحہ ۲۳]

۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء کے خط میں، ڈاکٹر عبدالستار صدیقی صاحب، عرشی صاحب ہی کو لکھتے ہیں :

”ارادہ ہے کہ غالب کی تیغ تیز کو شائع کروں۔ نقل

اس کی مرتب ہو چکی۔ یہ ارادہ قاضی عبدالودود صاحب کو لکھا تھا۔ انہوں نے بڑے اصرار سے لکھا کہ ”لطائفِ غیبی“ اور ”سوالاتِ عبدالکریم“ کو بھی اس میں شامل کرو۔ میں نے اس تجویز کو قبول نہیں کیا، اس لیے کہ یہ دونوں چیزیں دوسروں کے نام سے چھپی ہیں۔ البتہ ”لطائف“ اور ”سوالات“ اگر ایک جگہ میں شائع ہوں تو بے جا نہیں۔ یہ لکھ کر اُن سے طالب ہوا کہ ”سوالات“ کا نسخہ اُن کے پاس، یا ہٹنے میں کہیں اور ہو تو بھیجیں۔ انہوں نے راسخور اور لاسور تک گھوڑے دوڑا دیے۔ غیر، اب ایک نقل سوالات کی منشی ہمیش پرشاد صاحب سے مل گئی۔ ”لطائف“ کی نقل میں نے خود کر لی ہے، مقابلہ بھی ہو گیا ہے۔

اب رہا مقدمہ، سو یہ مقدمہ پیچیدہ ہے۔ میں نے جو ان چیزوں کے شائع کرنے کا قصد (کیا) ہے، سو محض اس لیے کہ غالب کی اردو انشا پردازی کی (خطوط سے الگ) ایک صنف پیش ہو جائے اور ان کے مناظرے کا ڈھنگ سامنے آ جائے، اس لیے کہ انشا پردازی کے کمال کے علاوہ غالب کے کمال کا ایک پہلو یہ بھی ہے۔ اب اگر مقدمہ، جیسا کہ آپ چاہتے ہیں، لکھا جائے تو اس کتاب کے بڑھنے والوں کا ذہن ادھر منتقل ہو جائے گا اور اصل مصنف کی تحریر شاید بھیکی پڑ جائے۔ اس شش و پنج میں، میں نے ابھی تک کچھ لکھا نہیں۔ میری رائے زیادہ اس طرف جھکتی ہے کہ یہ چیزیں مختصر دیباچوں کے ساتھ شائع کی جائیں۔ رہی اصل بحث،

کہ غالب نے جو اعتراض ”برہان“ پر کیے اُن کی حقیقت کیا ہے ؟ یہ ایک علاحدہ تالیف کا مضمون ہے۔ اس کام کو کوئی صاحب کر دیں تو بہت اچھا۔“

[نقوش ، لاہور ، خطوط نمبر ۱۹۶۸ء جلد ۳ ، صفحہ ۷۷]

قریبی اشاعت :

○ دور : ”مجموعہ“ نثر غالب اردو“ صفحہ ۱۷۹-۲۱۷

مرتبہ : خلیل الرحمن داؤدی

مطبوعہ : مجلس ترقی ادب ، لاہور نومبر ۱۹۶۷ء

حالیہ جامع تر اشاعت :

○ مرتبہ : سید وزیرالحسن عابدی

[باہتمام : مجلس یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ، ۱۹۶۹ء]

۲۰۔ دیوانِ آردو (غالب)

○ طبع اول : مطبع سید المطابع ، (مطبع سیدالانخبار)
دہلی ، اکتوبر ۱۸۳۱ء

(”سید محمد خان بہادر کے چھاپہ خانہ کے لیتھو
گرافک پریس میں شہر شعبان ۱۲۵۷ھ مطابق
ماہ اکتوبر ۱۸۳۱ء کو سید عبدالغفور کے اہتمام
میں چھاپا ہوا۔“)

ضخامت : ۱۰۸ صفحات

سائز : ۸ × ۶ ” (۶ × ۸ ”)

تعداد اشعار : ۱۰۹۵

دیوان کے شروع میں (صفحہ ۵-۳) غالب کا فارسی دیباچہ
اور آخر میں (صفحہ ۱۰۸-۱۰۳) نیر رخشاں کی تقریظ ہے جو
آںہوں نے دیوان کی اشاعت سے تین برس پہلے (۱۲۵۳ھ میں)
لکھی تھی۔ تقریظ میں نیر رخشاں نے اشعار کی تعداد ۱۰۷۰
بتائی ہے۔ گویا دیوان ۱۲۵۳ھ ، ۱۸۳۹ء میں مرتب
ہو چکا تھا ، اور جب تین برس بعد شائع ہوا تو اس میں ۲۵
شعروں کا اضافہ کر دیا گیا۔

[مالک رام ، ذکر غالب ، طبع سوم ص ۱۶۳]

○ طبع دوم : مطبع دارالسلام، (مطبع صادق الاخبار)

حوض قاضی، دہلی، مئی ۱۸۸۷ء

”... بہ تصحیح و مقابلہ جناب صدر المدح (غالب)

... در ماہ مئی ۱۸۸۷ء بہ اہتمام نورالدین احمد

لکھنوی، حلیہ انطباع پوشیدہ

ضخامت : ۹۸ صفحات

سائز : 10×7 ” $(\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} \times \frac{1}{2}$ ”

تعداد اشعار : ۱۱۱۱

[یعنی طبع اول سے ۱۶، زیادہ]

حوالہ :

۱۔ مالک رام، مقدمہ دیوان غالب، دہلی ۱۹۵۷ء

صفحہ ۱۹

۲۔ وجاہت علی سندیلوی، باقیات غالب، صفحہ ۳۲

[لیکن مالک رام صاحب نے ایک دوسرے موقع پر

(ذکر غالب، طبع سوم، صفحہ ۱۶۵) اسی ایڈیشن کے

اشعار کی تعداد ۱۱۵۹ بتائی ہے۔]

دیوان کے شروع (صفحہ ۲-۳) اور آخر (صفحہ ۹۸-۹۹)

میں بالترتیب غالب کا اپنا فارسی دیباچہ اور نیر رخشان کی

تقریظ ہے۔

○ طبع سوم : مطبع احمدی ، واقع شاہدہ ، دہلی ،

۲۰ - محرم ۱۳۷۸ھ ، ۲۹ - جولائی

۱۸۶۱ء

[ایہام ابو جان]

ضخامت : ۸۸ صفحات

سائز : ۱۰ × ۷ " (۳/۴ × ۸ ۳/۴)

تعداد اشعار : ۱۷۹۶

غالب نے تیسرے ایڈیشن کی طباعت کی اجازت مطبع احمدی کے مالک اور اپنے دوست محمد حسین خاں کو دے دی تھی ۔ انہوں نے تیسرا ایڈیشن چھاپا ۔ یہ ایڈیشن اتنا غلط چھپا کہ غالب نے خود ایک نسخے کی تصحیح کر کے محمد حسین خاں کو پھر چھاپنے کے لیے دیا ۔ یہ (زادر) نسخہ ، آصفیہ لائبریری حیدر آباد میں موجود ہے ۔ (دیوان نمبر ۹۹۸)

[غلیق انجم ، غالب کی زادر تحریریں ، صفحہ ۱۵۰ و بہ بعد]

لیکن دیوان غالب کا چوتھا ایڈیشن ہوجوہ ، محمد حسین خاں تحسین کے اہتمام میں چھپنے کے بجائے ، اگلے برس مطبع نظامی کالجور ، سے شائع ہوا ۔

تیسرے ایڈیشن کی سیر حاصل روداد کے لیے دیکھیے :

متدبرہ دیوان غالب ، مالک رام دہلی ۱۹۵۷ء - صفحہ ۱۹-۲۶

○ طبع چہارم : مطبع نظامی ، کالجور ،

ذی الحجہ ۱۲۷۸ھ جون ۱۸۶۲ء

’ ضخامت : ۱.۴ صفحات

سائز : ۱۰ × ۷ ” (۸ × ۴ ”)

تعداد اشعار : ۱۸۰۲

[یعنی طبع سوم سے ۶ ، شعر زیادہ]

حوالہ :

۱ - مالک رام ، مقدمہ دیوان غالب ، دہلی ، صفحہ ۲۸

۲ - وجاہت علی سندیلوی ، باقیات غالب ، صفحہ ۴۲

[ایک دوسرے موقع پر (ذکر غالب ، طبع سوم ،

صفحہ ۱۶۶) مالک رام صاحب نے سہواً اشعار کی

تعداد ۱۷۹۶ (طبع سوم کے مطابق) بتائی ہے ۔]

یہ دیوان ، غالب نے اپنے دیوان اردو ، طبع سوم مطبع

احمدی (۱۸۶۱ء) کے نسخے کی خود تصحیح کر کے چھپوایا ۔

اس ایڈیشن کے آخر میں زیر رخشاں کی تقریظ نہیں ہے ۔ آخری

صفحے (۱۰۴) پر خاتمۃ الطبع ، مہتمم مطبع ، محمد عبدالرحمن

کی طرف سے ہے ۔

○ طبع پنجم : ۱۳ - اگست ۱۸۶۳ء

(i) مطبع ، مطبع العلوم ، سینٹ سٹیفنز ،

کالج دہلی

(ii) مطبع احمدی واقع شاہدرہ ، دہلی

مرتب : ظہیر الدین ظہیر دہلوی ، شاگرد ذوق

ضخامت : ۱۷۶ صفحات

سائز : ۸/۲۲ × ۱۸

تعداد اشعار : ۱۳۰۷

غالب کی زندگی میں ان کا اردو دیوان ، ذوق اور مومن کے کلام کے ساتھ ، ”نگارستان سخن“ کے نام سے یک جا بھی شائع ہوا۔ اسے باعتبار ترتیب ، دیوانِ غالبِ اردو کی پانچویں اشاعت خیال کرنا چاہیے۔ مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی نے اورینٹل کالج میگزین بابت فروری ۱۹۵۲ء میں اس کا تعارف کرایا ہے۔ ”نگارستان سخن“ کے نسخے کم یاب ہیں۔ فاضل لکھنوی صاحب نے از رو لطف مجھے اپنے مخزولہ نسخے کی زیارت کرائی۔ ”نگارستان سخن“ کے سرورق کی عبارت یہ ہے :

”ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ۔۔۔ ہمعون خالق ارض و سما قادر
بے چون و چرا مجموعۃ التخاب دواوین شعرائے عزا اعلیٰ
ذوق و غالب و مومن ، مستحق بہ نگارستان سخن۔
حسب فرمائش لالہ جی نراین صاحب در مطبع مطبع العلوم
سینٹ سٹیفنز کالج دہلی۔ باہتمام ، بندہ قاسم علی طبع شد۔“

○ طبع ششم : مطبع مفید خلائی ، آگرہ ۱۸۶۳ء

[انہام : منشی شیو نرائن]

ضخامت (تورق) ۱۸۶۳ء ۱۷۰

سائز : $10 \frac{1}{2} \times 7 \frac{1}{2}$ " ($8 \frac{1}{2} \times 5$ ")

دعا : معذرت خواہ : راجا ریلہ ○

کیوں کہ یہ تیسرے ایڈیشن (مطبع احمدی) کی نقل تھا

اور ایک شعر کتاب کی غلطی کی وجہ سے گھٹا رہا

۱۔ ۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

۲۔ وجہ : غلطی (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

۳۔ غلطی کی وجہ سے گھٹا رہا (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

یہی شائع ہوئے (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

(۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

○ ۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات

(۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

○ ۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات (۱۸۶۳ء : ۱۷۰ صفحات) ، صفحہ ۱۷۰

تلفظ : ۱۷۰

۱۷۰ : ۱۷۰

۱۷۰ : ۱۷۰

۲۱۔ قادر نامہ* غالب (اردو)

○ طبع اول : در مطبع سلطانی ، واقع قلعہ مبارک ،

دہلی ۱۸۵۶ء / ۱۲۷۲ھ

[طبع اول پر مبنی قادر نامہ ، ڈاکٹر سید سجاد کی

مختصر تہذیب کے سالانہ مجلہ عثمانیہ جلد ۳ شمارہ ۱ ، جون

۱۹۲۹ء میں شائع ہوا۔]

○ طبع دوم : مجلس پریس ، دہلی ۲۲ - محرم ۱۲۸۰ھ

۹ - جولائی ۱۸۶۳ء

[طبع دوم پر مبنی قادر نامہ ، بطور مستوی دیوان

غالب ، نسخہ، عرشی (صفحہ ۲۶۸-۲۷۵ میں شامل ہے)]

○ طبع سوم : مطبع منشی مدار لال ، لاہور ،

اکتوبر ۱۸۷۳ء

ایک حالیہ اشاعت (مبنی پر طبع اول) :

○ مکتبہ لیا راہی : کراچی ، جنوری ۱۹۵۹ء

مرتبہ : تحسین سروری

ضخامت : ۶۳ صفحات

سائز : ۲۰ × ۱۶/۲۰

تعداد اشعار : ۱۳۲ + ۴

بچوں کے لیے ”خالق باری“ اور ”آمدنامہ“ کی طرح کا ایک منظوم درسی کتابچہ (رسالہ) جس میں غالب نے فارسی اور عربی کے تقریباً ۳۰۰ ہم معنی لغات ذہن نشین کرانا چاہے ہیں۔ یہ ایسے الفاظ ہیں جو اردو میں بالعموم مستعمل ہیں۔ قادر نامہ میں غالب نے بارہ اشعار کی دو غزلیں بھی شامل کی ہیں۔ مولانا غلام رسول مہر (غالب، طبع چہارم، صفحہ ۳۸۳) اور مالک رام صاحب (ذکر غالب، طبع سوم، صفحہ ۱۷۵) کا خیال ہے کہ چونکہ اس کا پہلا شعر:

قادر، اللہ اور یزداں ہے خدا
ہے نبی، مرسل، پیغمبر، رہنما

لفظ ”قادر“ سے شروع ہوتا ہے، اس لیے، اس کا نام ”قادر نامہ“ رکھا گیا۔

مولوی عبدالحق صاحب نے، میرن صاحب کے حوالے (رسالہ اردو، اورنگ آباد ۱۹۳۶ء صفحہ ۷۰۵) سے بیان فرمایا ہے کہ غالب نے عارف کے دونوں بھوں، بائر علی خان اور حسین علی خاں کی تعلیم کے لیے ۸ صفحے کا ایک مختصر منظوم رسالہ ”قادر نامہ“ تصنیف کیا تھا۔ قاضی عبدالودود صاحب لکھتے ہیں:

”غالب نے برہان و جہانگیری وغیرہ کی طرح کوئی فرہنگ نہیں لکھی۔ قادر نامہ، نصاب الصبیان ابونصر فراہی کے طور پر بچوں کے لیے منظوم ہوئی ہے۔“

[علی گڑھ میگزین، غالب نمبر، ۱۹۳۹ء صفحہ ۷۵۵]

مولانا لاہوری، علی نقی خان، صاحب مرقع، نکل کلمتہ چلا کلمہ ہوا ہے

یہ ہر ماہ اس قدر صاحب مرقع (مکمل) بیعت ہے، ہر ماہ میں کلام نہیں لکھتا۔
 - یہ صاحب مرقع ہر ماہ لکھتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کلام لکھتا ہوتا ہے۔
 مدامتہ - یہ صاحب مرقع ہر ماہ لکھتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کلام لکھتا ہوتا ہے۔
 - یہ صاحب مرقع ہر ماہ لکھتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کلام لکھتا ہوتا ہے۔
 (۱۸) یہ صاحب مرقع ہر ماہ لکھتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کلام لکھتا ہوتا ہے۔
 (۱۹) یہ صاحب مرقع ہر ماہ لکھتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کلام لکھتا ہوتا ہے۔
 (۲۰) یہ صاحب مرقع ہر ماہ لکھتا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ کلام لکھتا ہوتا ہے۔
 مالک رام صاحب (پوشاک پر نور) ادبی بیعت ہوا ہے

اندرونی اور بیرونی شہادتوں کی بنیاد پر ثابت کر چکے ہیں کہ
 یہ رسالہ "قادر نامہ" غالب کی لکھا ہوا ہے، لیکن مولانا
 غلام رسول مہر کو "اس میں کلام ہے۔" ان کا اصرار ہے
 کہ "میرزا علی دہلوی شہادتوں کے لئے آگاہ نہیں ہو سکا، لیکن
 یہ ثابت ہوتا ہو کہ یہ واقعی غالب کی تصنیف ہے۔" غالب
 طبع اچھا ہے صفحہ ۸ پر ایک جملہ یہ لکھا ہے

ذیل میں (۱۸) صفحہ ۵ پر "قادر نامہ" کے بارے میں لکھا ہے
 قادر نامہ غالب کی ایک اشاعت فارسی نامہ کلان کے
 ساتھ ساتھ پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں مرتب کی نظر آئی
 نوری لکھتا ہے "قادر نامہ" غالب کی تصنیف ہے
 "فارسی نامہ" کلان مع قادر نامہ غالب کی تصنیف ہے

سنو نے یہاں بطریقہ وضع و ثقی کا بیرونی نام لکھا ہے

[تولید نامہ: کلان اشاعت ہندوستان، قادر نامہ: کلان اشاعت ہندوستان]

۱ - اب مہر صاحب نے "قادر نامہ" کو اپنے مرثیہ دیوان غالب،

(۱۹۰۷ء) میں شائع کیا ہے (صفحہ ۱۰۱ - ۱۰۲)

رجہ نامیہ ” کے سہانہ چمک چمک رہنے والے الفاظ ” کمال ”
 جامعہ ” کے لیے ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ”
 - یہ ہے -

۲۲۔ عودِ ہندی (اردو)

(۱۔ صفحہ ۶۳۸، ۱۔ ۶۳۸ تا ۶۳۹) ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ”
 - یہ ہے -
 [۱۔ صفحہ ۶۳۸، ۱۔ ۶۳۸ تا ۶۳۹] ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ”
 [باہتمام : میان محمد مجتبیٰ علی خان رئیس میرٹھ]

- صفحہ ۶۳۸، ۱۔ ۶۳۸ تا ۶۳۹
- صفحہ ۶۳۸، ۱۔ ۶۳۸ تا ۶۳۹
- صفحہ ۶۳۸، ۱۔ ۶۳۸ تا ۶۳۹

کتاب کی دو فصلیں ہیں۔ پہلی فصل ” کمال ” جو دھری
 عبدالغفور صاحب کی مرثیہ ہے (خطوں کی تعداد ۳۱)
 دوسری فصل ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ”
 خطوں پر مشتمل ہے۔ (خطوں کی تعداد ۱۲)

- صفحہ ۶۳۸، ۱۔ ۶۳۸ تا ۶۳۹

۱۔ ” خطوں کا پہلا مجموعہ ” ” کمال ” کے الفاظ ” کمال ”
 ۱۸۶۸ء کو غالب کی زندگی میں شائع ہوا۔ یہ دن صرف غالب
 کے سوانح نگار اور نقاد ہی کے لیے خاص اہمیت نہیں رکھتا
 بلکہ تاریخ کے ہر شاعر اور نقاد کے لیے ایک بڑے اہمیت کا حامل ہے۔

جو اسباب ایسویں صدی کے شروع میں اردو ادب میں ظہور
 اور اس کی ترقی کے لیے نصف آخر میں اس کی ترقی کا باعث ہوئے،
 انہوں نے مل جل کر جدید اردو ادب کی اس پہلی عظیم الشان
 اور مقبول عام کتاب کی اشاعت میں نمایاں حصہ لیا۔

[پروفیسر حمید احمد خان، ادبی نگار، لاہور، دسمبر ۱۹۶۹ء]

”خاتمہ“ میں چند تقریبات ہیں جو غالب نے ”اوروں کی کتابوں پر تحریر فرمائی ہیں۔“ یہ تقریبات اور دیباچے تعداد میں ۵ ہیں۔

اخبار عالم، میرٹھ، اشاعت ۲۲ - اپریل ۱۸۶۹ء (صفحہ ۵) میں ”عود ہندی“ کے اس ایڈیشن پر مختصر تبصرہ شائع ہوا۔
[بحوالہ، نکبت جموں، اودوئے معلی، دہلی فروری ۱۹۶۱ء صفحہ ۴۴]
بعض دوسرے ایڈیشن :

- مطبع لارائٹی، دہلی ۲۳ - فروری ۱۸۷۸ء
- مطبع نولکشور، کان پور ستمبر ۱۸۷۸ء
- مدرستہ العلوم، علی گڑھ ۱۹۱۰ء
- مطبع مفید عام، آگرہ مئی ۱۹۱۰ء
- مطبع نولکشور، کان پور ۱۹۱۳ء
- مطبع نولکشور، لکھنؤ ۱۹۲۵ء
- مطبع مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ ۱۹۲۷ء
- مطبع نولکشور لکھنؤ ۱۹۴۱ء صفحہ ۲۶۸
- مطبع انوار احمد، الہ آباد
- مطبع گلزار ہند، سٹیم پریس، لاہور
- مطبوعہ شیخ مبارک علی مطبع کریمی، لاہور

ایک حالیہ جامع اشاعت :

مرتبہ : سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

○ مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۵ء

ضخامت : ۷۵ + ۵۸۸ صفحات

رقعات کی تعداد : ۱۶۶

غالب کی تقریظیں اور دیباچے : ۵

ترتیب :

فہرست مضامین خطوط : صفحہ ۱-۵۰

دیباچہ از مرتب : صفحہ ۵۱-۷۵

خطوط پہلی فصل : صفحہ ۱-۱۲۳

دوسری فصل : صفحہ ۱۲۵-۳۳۲

خاتمہ : صفحہ ۳۳۳-۳۶۳

تعلیقات و حواشی : ص ۳۶۷-۵۱۳

اشارہ وغیرہ از مرتب : صفحہ ۵۱۷-۵۸۸

۲۳۔ اردوئے معلّٰی (حصہ اول)

○ طبع اول : اکمل المطابع، دہلی ۶ - مارچ ۱۸۶۹ء

(باہنام : میر فخر الدین)

ضخامت : ۶۴ صفحات

رقعات کی تعداد : ۴۰

اردوئے معلّٰی پر ۵ صفحے کے اپنے دیباچے میں میر مہدی
مبجوع لکھتے ہیں کہ :

”ان غطوں کو دو حصوں میں منقسم کیا - پہلے حصے
میں صاف صاف عبارت کے خط تحریر کیے تاکہ طلبائے مدرسہ فائدہ
انہائیں ، دوسرے حصے میں مطالب مشککہ کی تحریر اور تقریظ
وغیرہ لکھی تاکہ سخنورانِ معنی باب اس کے دیکھنے سے
مزا پائیں۔“

”اردوئے معلّٰی“ کی طباعت سے ۱۹ دن پہلے غالب کا
انتقال ہو گیا تھا شاید اس لیے میر فخر الدین وغیرہ نے اردوئے
معلّٰی کے دوسرے حصے کی طباعت کا خیال ترک کر دیا۔“
[خلیق انجم ، غالب کی نادر تحریریں صفحہ ۱۹]

اردوئے معلّیٰ (حصہ اول) کے بعض دوسرے ایڈیشن :

- مطبع اردو کالج کلکتہ ۱۸۸۳ء
- اکمل المطابع دہلی ، ۱۱ - فروری ۱۸۹۱ء
- مطبع فاروق ، دہلی ۱۹۰۸ء
- مطبع نیشنل پریس ، الہ آباد ، ۱۹۲۷ء
- (ناشر ، رام ٹرائن لال بک سیلر ، الہ آباد)

[بحوالہ : مہوش پرشاد ، ماہ نو ، کراچی فروری ۱۹۴۹ء صفحہ ۱۰]

ایک حالیہ جامع اشاعت :

- مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی

[باہتمام ، مجلس ترقی ادب ، لاہور ، ۱۹۶۹ء]

۱ - غود ہندی اور اردوئے معلّیٰ کے جمع نکالیں پر مشتمل ایک مجموعہ ، مولانا غلام رسول مہر نے مجلس ہادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی کے لیے مرتب کیا ہے ۔

۲۲۔ اردوئے معلّٰی (مع حصہ دوم)

○ طبع اول : مطبع مجتبیٰ ، دہلی ۱۸۹۹ء
[بابنام : مولوی عبدالاحد]

مرتبہ : الطاف حسین حالی

حصہ دوم کی ضخامت : ۵۶

حصہ دوم کے رقعات کی تعداد : ۵۳

حصہ دوم کا مواد ، مولانا الطاف حسین حالی نے فراہم کیا ، جسے مولوی عبدالاحد نے حصہ دوم کے نام سے اردوئے معلّٰی کے آخر میں شائع کیا ۔ اس حصے میں بالعموم وہ خط شامل ہیں جن میں غالب نے اپنے تلامذہ کو اصلاحیں دی ہیں یا بعض ادبی نکات پر روشنی ڈالی ہے ۔ شروع میں سات دیباچے اور تقریظیں وغیرہ درج ہیں ۔

اردوئے معلّٰی (ہر دو حصے) کے بعض دوسرے ایڈیشن :

○ مطبع فاروق ، دہلی ۱۹۱۰ء

○ مطبع مجیدی ، کان پور ۱۹۲۲ء

○ مطبع انوارالمطابع ، لکھنؤ ۱۹۲۲ء

○ رفاہ عام اسٹیم پریس ، لاہور ۱۹۲۷ء

[بحوالہ ، مہیش پرشاد ، ماہ لو ، کراچی فروری ۱۹۳۹ء صفحہ ۱۰]

۲۵۔ اردوئے معلّیٰ (بر دو حصّہ) مع ضمیمہ

○ طبع اول : مطبع کرمی، شیخ مبارک علی، لاہور

ستمبر ۱۹۲۲ء

مرتبہ : شیر محمد سر خوش

ضخامت : ۲۰ صفحات

اردوئے معلّیٰ کا یہ ضمیمہ سر خوش نے مرتب کیا۔
اس میں بتفصیل ذیل ۲۵ خط شامل ہیں :

بنام سید سجاد مرزا : ۲

بنام قدر بلکرامی : ۲۲

بنام شیخ لطیف احمد بلکرامی : ۱

سجاد مرزا (خلف ، ناظر حسین مرزا) کے نام دو خط ،
خود ناشر نے حصّہ دوم کے آغاز میں اضافہ کیے ہیں ، جو
انہیں مکتوب الیہ کے خاندان (آغا محمد طاہر) سے دستیاب
ہوئے تھے ۔

دوسرا باب :

تصانیفِ غالب (۲)

[عارفات مابعد]

- ا - مُرتَبات و مطبوعاتِ مابعد
- ب - مُرتَباتِ مابعد (غیر مطبوعہ)
- ج - معدوم تصنیفات
- د - سرگزشت ، نکات و لطائف

الف - مرتبات و مطبوعات مابعد

”غالب کی وفات کے بعد (کچھ) کتابیں ایسی چھپی
ہیں جن میں بعض نئی چیزیں شامل ہیں ۔ ۔ ۔ ان
کتابوں سے غالب کی بعض نئی تحریریں منظر عام
پر آ گئیں ۔ ۔ ۔ یہ بہت کارآمد ہیں ۔ اور اس لیے
(تعمایفِ غالب) کے سلسلے میں ان کا ذکر بھی
ضروری ہے ۔“

۔۔۔ مالک رام

- ۱ - دیوانِ غالب : نسخہ حمیدید ۱۹۲۱ء
- ۲ - باغِ دو در ۱۹۶۱ء
- ۳ - انتخابِ غالب ۱۹۲۶ء
- ۴ - مکاتیبِ غالب ۱۹۳۷ء
- ۵ - انتخابِ غالب ۱۹۴۲ء
- ۶ - مُتفرقاتِ غالب ۱۹۳۷ء
- ۷ - مآثرِ غالب ۱۹۴۹ء
- ۸ - نادراتِ غالب ۱۹۴۹ء
- ۹ - دیوانِ غالب : گنجینہ معنی ۱۹۵۸ء
- ۱۰ - دیوانِ غالب : یادگارِ نالہ ۱۹۵۸ء
- ۱۱ - غالب کی نادر تحریریں ۱۹۶۱ء
- ۱۲ - مجموعہٴ نثرِ غالب اردو ۱۹۶۷ء
- ۱۳ - نادر خطوطِ غالب (جعلی) ۱۹۳۹ء

۱ - دیوانِ غالب جدید ، المعروف بہ نسخہٴ حمیدید

- طبع اول : مفید عام اسٹیم پریس ، آگرہ ۱۹۲۱ء
 مرتبہ : مفتی محمد انوار الحق
 مکتوبہ : ۱۸۲۱ء
 ضخامت : ۳۸۲ + ۱۳۹ (ابتدائی صفحات)
 سائز : ۲۲ × ۲۹/۸
 تعداد اشعار : ۱۸۸۳
 ترتیب (تکمید) : مفتی محمد انوار الحق صفحہ ۱-۳۸
 تذکرہٴ بخنوری : صفحہ ۲۵-۳۱
 مقدمہ : عبدالرحمان بخنوری ، صفحہ ۳۳-۱۳۹

غالب نے دس بارہ برس کی عمر سے پچیس برس کی عمر تک دس بارہ برس میں جو اشعار کہے ، اس کا ایک نسخہ مکتوبہ ۱۸۲۱ء میں فوجدار محمد خان بہادر^۱ ، بھوپال کے کتب خانے میں

- ۱ - میان فوجدار محمد خان کے ہارے میں دیکھے مضامین :
- ۱ - محمد یوسف قیصر بھوپالی ، روز نامہ ندیم ، بھوپال
- ۵ - فروری ۱۹۵۶ء
- ۲ - بی بی رشیدہ بھوپالی ، ماہنامہ نیا دور ، لکھنؤ ، جمہوریت
- نمبر ، ۱۹۵۸ء
- ۳ - لادم سیتا پوری ، فروغ اردو ، لکھنؤ ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء

محفوظ تھا۔ ڈائریکٹر سررشتہٴ تعلیم ریاست بہوپال، مفتی انوارالحق نے اس کو چلی بار ۱۹۲۱ء میں شائع کیا۔ اس نسخے کے پانچ سو سے زیادہ شعر متداول دیوان میں ملتے ہیں۔

نسخہٴ حمیدیدہ جس میں پانچ سو مخطوطے سے شائع ہوا ہے، وہ اب لا پید ہے۔ اس سلسلے کی مفید معلومات کے لیے دیکھیے ڈاکٹر گیان چند کا مضمون ”غالب اور بہوپال“ مطبوعہ اردوئے معلیٰ دہلی فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۹۲ - ۹۳

نسخہٴ حمیدیدہ کے قیمتی تعارف کے لیے رجوع کیجیے :

۱۔ دیوانِ غالب کے دو نسخے، از : قاضی عبدالودود

[معاصر، ہشت حصہ، ۱۲، صفحہ ۱ - ۳۷]

۲۔ نسخہٴ بہوپال از : امتیاز علی خاں عرشی

[دیوانِ غالب، نسخہٴ عرشی، صفحہ ۷۵ - ۷۸]

۱۔ امتیاز علی خاں صاحب عرشی، ۱۷ جون ۱۹۵۳ء کے ایک خط میں، ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو کو لکھتے ہیں :

”یہ، من کر آپ کو بے حد قلق ہو گا کہ نسخہٴ حمیدیدہ، مطبوعہ کی اصل، بہوپال سے غائب ہو گئی۔ لائبریرین کہتے ہیں کہ نواب صاحب کے کتاب خانے میں منتقل ہو گئی اور خود نواب صاحب فرماتے ہیں کہ وہ، وہیں حمیدیدہ لائبریری سے غائب ہو گئی۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون۔“

[نقوش، لاہور خطوط نمبر ۱۹۶۸ء جلد ۳ صفحہ ۱۵۹]

۳۔ کلام غالب کی تاریخی گدوین ، از :
شیخ محمد اکرام

[ارغوان غالب صفحہ ۹ و ۱۰ بعد]

دیوان غالب ، نسخہ " حمیدیت " کی حالیہ جامع اشاعت :

○ توثیق و تہذیب : پروفیسر حمید احمد خان

[باہتمام : مجلس ترقی ادب ، لاہور ۱۹۶۹]

۲۔ باغِ دو در

[مجموعہٴ نظم و نثر فارسی]

سال تالیف : ۱۲۸۳ھ

[مطابق ۱۶ - مئی ۱۸۶۶ء تا ۴ - مئی ۱۸۶۷ء]

○ طبع اول بہ دو قسط : (منحصر بفرد قلمی نسخہٴ مملوکہ ،
سید وزیر الحسن عاہدی)

(الف) یونیورسٹی اورینٹل کالج میگزین ، لاہور
شمارہ ، اگست ۱۹۶۰ء صفحہ ۱ - ۹۲

(ب) یونیورسٹی اورینٹل کالج میگزین ، لاہور
شمارہ ، اگست ۱۹۶۱ء صفحہ ۹۳ - ۱۸۸

ضخامت : ۱۸۸ صفحات

سائز : ۱۸ × ۲۲/۸

○ طبع دوم : یادگارِ جشنِ صدین سالِ تاسیسِ دانشکدہٴ
خاور شناسی ، دانش گاہ پنجاب

ناشر : پرنسپل ، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج ، لاہور
جولائی ۱۹۶۸ء

ترتیب ، تصحیح و تحقیق : سید وزیر الحسن عاہدی

ضخامت :

۱ - متن باغ دو در ، از : غالب ۱۹۸ صفحات

۲ - فہارس باغ دو در ، از : مرتب ۳۳ صفحات

۳ - تحقیق نامہ باغ دو در ، از : مرتب

۳۳ صفحات

[اصل کتاب سے پہلے فہرست مندرجات (صفحہ ۸۸)

اور دیباچہ طبع اول و ثانی (از مرتب) وغیرہ

کے ۲۲ صفحات اس کے علاوہ ہیں -]

”سید چین“ (۱۸۶۷ء) کے دیباچے میں غالب نے اس ارادے کا اظہار کیا تھا کہ اگر اس کے بعد کوئی کلام ہوا بھی تو وہ اسے قلمبند نہیں کریں گے - اس کے باوجود اپنے ایک شاگرد منشی پیرا سنگھ کھتری کی فرمائش پر انہوں نے ”سید چین“ کا دوسرا ایڈیشن شائع کرنے کی اجازت دے دی یہ ایڈیشن شائع نہ ہو سکا - خوش قسمتی سے :

”... در سال ہزار و نمصد و چہل و یک میلادی بہ کشف مخطوطہ آن کہ برای مصنف کتابت شدہ و منحصر بفرد است توفیق یافتہ و از دولت فراخدلی پیکر صفات معنوی و روحانی برادر گرامی آقای علی مصطفیٰ عابدی سامانی باین ارادتمند ارزانی شد کہ ہمیشہ و ہموارہ برای ایشان و خانوادہ نجیب ایشان دعا گوی بہبود و شادمانی خواہم بود —“

[سید وزیر الحسن عابدی ، دیباچہ اشاعت اول ، صفحہ ۸۸]

اس میں نظم و نثر دونوں شامل ہیں۔ اس لیے غالب نے اس کا نام ”باغ دو در“ رکھا۔ سید باغ دو در سے ۱۲۸۳ھ برآمد ہوئے ہیں جو اس کی ترتیب کا ہجری سال ہے، ”ابن نام لطفی دیکر دارد۔“

”خامخ کاتب“ کی عبارت (صفحہ ۱۹۸) سے ہوتا معلوم ہوتا ہے کہ ”باغ دو در“ کے اس قلمی نسخے کی کتابت غالب کی زندگی میں شروع ہو کر ۷ جولائی ۱۸۷۰ء کو ختم ہوئی۔ ”باغ دو در“ کے چلے حصے (صفحہ ۳-۹۲) میں بتفصیل ذیل ”منظومات“ ہیں :

۱۔ قطعات (تعدادی) ، ۴۵

۲۔ ترکیب بند ، ۱

۳۔ ترجیع بند ، ۱

۴۔ مثنویات ، ۲

۵۔ قصائد ، ۷

۶۔ غزلیات ، ۱۱

۷۔ فردات ، ۱۹

۸۔ رباعیات ، ۲۰

۹۔ تہذیب (بر غزل فلسفی) ، ۱

دوسرا حصہ ”مثنویات“ ، مختلف اصحاب کے نام غالب کے ساٹھ خطوں (صفحہ ۱۱۳-۱۹۷) کے علاوہ مندرجہ ذیل سات نثری تحریروں (صفحہ ۹۳-۱۱۲) پر مشتمل ہے :

۱ - دیباچہ قاطع برہان

۲ - دیباچہ ثانی جدید

۳ - تقریظ قاطع برہان

۴ - دیباچہ* مثنوی ایر گہر بار

۵ - تقریظ مثنوی ایر گہر بار

۶ - تقریظ سفرنگ دسا تیر (نحیف علی)

۷ - تقریظی کہ بر کتاب دری کشا (نحیف علی)

”باغ دو در“ کے بعد ”فہارس باغ دو در“ کے عنوان سے بشرح ذیل وزیر الحسن عابدی صاحب کے مرتب کردہ اشارے ہیں :

(الف) اسامی و القاب اشخاص صفحہ ۱۳۰-۳

(ب) اسامی جغرافیائی صفحہ ۱۶۰-۱۳

(ج) اسامی کتابها و روز نامہ ہا صفحہ ۱۸۰-۱۷

(د) مطالب مہم (یعنی : جدول

مطالب مہم درمکاتبات باغ دو در) صفحہ ۲۸۰-۱۹

(ه) غلط نامہ صفحہ ۳۱۰-۲۹

(و) اندراجات ، جو متن کے حواشی

میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے صفحہ ۳۳۰-۳۲

اخیر میں ”باغ دو در“ پر وزیر الحسن عابدی صاحب کی قیمتی تعلیقات ہیں ۔ ”تحقیق نامہ“ باغ دو در“ کے عنوان سے

ان تعلیقات کی صفحہ بندی باغ دو در کے متن سے علاحدہ اور مستقل ہے۔ یہ گویا بجائے خود مطالعہ غالب کے سلسلے کی ایک انگ ، اہم اور یادگار تالیف لطیفہ ہے۔ تحقیقی قاسم کی ترتیب اس طرح ہے :

(الف) تلخیص مکاتبات باغ دو در بزبان اردو صفحہ ۳ - ۱۲۲ شروع کے دو خط تلخیص کے انداز میں ہیں ، باقی تمام اردو خطوط ، فارسی خطوط کی ہو ہو 'ترجیع' ہیں۔ خط میں جو 'مذکورات' قابل توضیح یا مبہم ہیں ان کے لیے قلابین میں توضیحی یا تشریحی الفاظ ، اس طرح درج کیے گئے ہیں کہ عبارت کا جزو بنا کر پڑھ جا سکیں۔

مطالعے اور حوالے کی سہولت کے لیے ہر خط کے مضمون کو ترتیب وار مناسب عبارتوں میں تقسیم کر کے عبارت کا ترتیبی شاہہ قائم کیا گیا ہے اور عبارت کے اختتام پر قلابین میں اصل فارسی خط کی سطور کی نشان دہی کر دی گئی ہے۔

(ب) تعلیقات کے تحت صفحہ ۱۲۳ سے ۲۴۰ تک حصہ نظم سے متعلق تحقیقی اشارے اور تبصرے ہیں۔ ہر نظم کے مآخذ ، متعلقہ یادداشت کے ختم پر قوسین میں درج کر دیے گئے ہیں۔

۱۔ امتیاز علی خان صاحب عرشی نے بھی "باغ دو در" پر کتاب کے حجم کے "مفصل حواشی قلمبند کیے ہیں"۔ لیکن ابھی زبور طبع سے آراستہ نہیں ہوئے۔

[اکبر علی خان ، لذر عرشی ، دہلی ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۸]

”باغ دو در“ کے حصہ نثر کی تعلیقات اور مآخذ کی تفصیل کتاب میں شامل نہیں۔ یہ کسی اگلی فرصت میں پیش کی جاسکیں گی۔

۳۔ انتخابِ غالب

[اردو نظم و نثر]

○ طبع اول (جزو۱) : در ”انشائے اردو“ حصہ دوم

مرتبہ : ضیاء الدین احمد خاں

مطبع ، فیض احمدی ۱۹۶۶ء

○ طبع اول (مکمل) :

مرتبہ : محمد عبدالرزاق

(الف) ماہنامہ تحفہ ، حیدر آباد دکن

اکتوبر ، نومبر ، دسمبر ۱۹۲۶ء

(ب) چشتیہ پریس ، حیدر آباد ، ۱۹۲۶ء

○ طبع دوم : دین محمدی پریس ، لاہور ۱۹۳۳ء

۸۸ صفحے کی یہ مختصر کتاب^۱ ، دو حصوں پر مشتمل

ہے۔ پہلے حصے میں دو دیباچے اور بارہ خط ، دو نقلیں اور

۱۔ اس کا اصلی قلمی نسخہ ڈاکٹر عبدالستار مدنی صاحب (الہ آباد)

کے پاس ہے اور وہ اسے ”انشائے غالب“ کے نام سے قیمتی

حواشی کے ساتھ شائع فرمائے والے ہیں۔

[مالک رام ، مقدمہ ذابون غالب ، ۱۹۵۷ء صفحہ ۳۳]

ایک لطیفہ ہے — دوسرے حصے میں ، دیوان اردو میں ہے ۳۱ ، شعر انتخاب کر کے درج کیے ہیں ۔ شروع اور آخر میں غالب ہی کی لکھی ہوئی دو مختصر نثریں ہیں ۔

دونوں دیباچے اردوئے معلیٰ میں موجود ہیں ۔ پہلا میرزا رجب علی بیگ سرور کی کتاب ”گلزار سرور“ کا ہے اور دوسرا خواجہ بدرالدین خان (خواجہ امان) کی ”حدائق الانظار“ کا — خط ، سب کے سب ، میر مہدی مجروح کے نام ہیں ۔ ان میں صرف ایک خط نیا ہے ۔ ایک نقل سے غدر کے زمانے میں غالب کے حالات سے متعلق کچھ نئی معلومات حاصل ہوتی ہیں ۔

اس مجموعے کی بڑی اہمیت یہ ہے کہ اسے خود غالب نے مرتب کیا اور یہ عود ہندی اور اردوئے معلیٰ ، دونوں سے پہلے ۱۸۶۶ء میں شائع ہو گیا تھا ۔ ہوا یہ کہ ڈاکٹر مولوی ضیاءالدین خان (پروفیسر عربی ، دلی کالج) انگریز انصروں اور فوجیوں کو اردو پڑھانے کے لیے ایک انشا مرتب کرنا چاہتے تھے ۔ انھوں نے میرزا سے مدد کے لیے کہا تو میرزا نے یہ خطوط وغیرہ جمع کر دیے ۔

۱ ۔ یہ دونوں مختصر نثری تحریریں ، ڈاکٹر عبدالستار خدیقی صاحب کے حوالے سے ، ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو کے توضیحی کلمات کے ساتھ ، علی گڑھ میگزین ، غالب نمبر ۱۹۴۹ء (صفحہ ۹۸ - ۱۰۰) میں شائع ہو چکی ہیں ۔

۲ ۔ اب یہ خط ”خطوط غالب“ (۱) مرتبہ مالک رام ، علی گڑھ ۱۹۶۵ء شامل میں ہے ۔

جانے مولوی صاحب موصوف نے ان سے کیا کہا ، لیکن میرزا کا گمان یہ تھا کہ یہ مجموعہ فنانشل کمشنر پنجاب ، میکلوڈ صاحب کے پیش ہونے والا ہے ۔ اس لیے وہ دیباچے میں لکھتے ہیں کہ یہ کتاب میکلوڈ صاحب کی نذر ہے اور اسے شائع کیا جائے ۔ مولوی صاحب نے اس کے خطوط ، اپنی مرتبہ ”انشائے اردو“ (حصہ دوم) میں شامل کر لیے تھے ، جو ۱۸۶۶ء میں مطبع فیض احمدی میں چھپی ۔

غالب نے جو نسخہ مولوی ضیاء الدین احمد خان کے لیے لکھوایا اور انہیں دیا تھا ، یہ ان کے کتاب خانے سے دستیاب ہوا اور کسی طرح عارضی طور پر جناب محمد عبدالرزاق صاحب کے ہاتھ آ گیا ۔ انہوں نے اسے مرتب کر کے پہلی مرتبہ چشتیہ پریس حیدر آباد میں چھپوا کر ۱۹۲۶ء (۱۳۴۵ھ) میں شائع کرا دیا ۔ اس کا دوسرا ایڈیشن دین محمدی پریس لاہور میں ۱۹۴۳ء میں چھپا ۔ کتابی صورت میں چھپنے سے پہلے یہ مجموعہ حیدر آباد دکن کے ماہانہ رسالے تحفہ میں بھی بہ اقباط (اکتوبر ، نومبر ، دسمبر ۱۹۲۶ء) شائع ہوا تھا ۔

[مالک رام ، فروغ اردو ، لکھنؤ ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء]

۴۔ مکاتیبِ غالب

[نوابانِ رامپور کے نام]

مرتبہ و متعارفہ : امتیاز علی خان عرشی

○ طبع اول : مطبع قیمہ ، بمبئی ۱۹۳۷ء

[سلسلہ مطبوعات کتاب خانہ رامپور نمبر ۱]

ضخامت :

تقریب اور دیباچہ ، ۱۸۳ صفحات

مکاتیب ، ۱۳۵ صفحات

خطوں کی تعداد : ۱۱۵

کتاب کی ترتیب :

تقریب ، تمہید ، سرگزشتِ غالب ، تصانیف ،

تلامذہ ، لوازماتِ امارت ، انگریزی تعلقات ،

ظفر سے تعلقات ، تعلقاتِ رامپور ، انشائے غالب

متعلقاتِ انشاء ، طباعتِ خطوط ، عود ہندی اور

آردوئے معلئی کے پہلے ایڈیشنوں پر تبصرہ ۔

۱۱۵ خط بتفصیل ذیل بنام :

۱۔ نواب یوسف علی خان (بشمول چار فارسی خطوط) = ۱۴

۲۔ کلب علی خان = ۶۴

- ۳ - صاحبزادہ سید زین العابدین خان = ۲
- ۴ - منشی سیل چند = ۶
- ۵ - خلیفہ احمد علی = ۱
- ۶ - مولوی محمد حسن خان = ۱

۱۱۵

غالب کی دربار رام پور سے بارہ برس خط و کتابت رہی جنوری ۱۸۵۷ء سے مارچ ۱۸۶۵ء تک نواب یوسف علی خان کے ساتھ، اور اس کے بعد اپنی موت (۱۸۶۹ء) تک نواب کاب علی خان کے ساتھ۔ ان میں سے اکثر خطوط ریاست رام پور کے دارالانشا میں محفوظ تھے اور امتیاز علی خان صاحب عرشی کے دست مبارک سے منظر عام پر آئے۔ اس مجموعے کے کئی ایڈیشن شائع ہوئے۔ خطوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا۔ عرشی صاحب مفید حواشی بھی بڑھاتے رہے اور دیباچہ بھی مفصل تر ہوتا گیا :

- طبع دوم : ۱۹۳۳ء
- طبع سوم : ۱۹۳۵ء
- طبع چہارم : ۱۹۴۶ء
- طبع پنجم : ۱۹۴۷ء

[اس میں ۱۳۰ مکتوبات شامل ہیں۔ ۱۱۷، نوابان رامپور کے نام اور ۱۳ بعض دوسرے اصحاب رام پور کے نام]

○ طبع ششم : ۱۹۴۹ء

[مرتب نے یہ اوزار نسخہ حکومت رام پور

کی اجازت سے طلباء کے لیے شائع کیا]

مکاتیب کا متن : ۲۰۵ صفحات

دیباچہ : ۲۵۴ صفحات

”یہ خطوط ستر چھتر برس سے کتاب خانہ رام پور میں پڑے تھے ، لیکن کسی نے ان کی طرف توجہ نہ کی اور میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ اچھا ہی ہوا کہ ان کی طرف کسی کا دھیان نہیں گیا ، ورنہ کوئی اناڑی ”ڈاکٹر“ انہیں غلط غلط چھاپ دیتا اور یوں ، یہ ہمیشہ کے لیے غارت ہو جاتے ۔ عرشی صاحب نے انہیں زائد جاوید کر دیا ۔ پھر جس اہتمام سے یہ کتاب شائع ہوئی ہے ، وہ بجائے خود اردو طباعت میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے ۔ اس پہلو سے اگر کوئی کتاب اس کا مقابلہ کر سکتی ہے تو وہ عرشی صاحب ہی کا شائع کردہ انتخاب غالب ہے ۔ اردو میں اتنی حسین کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی ۔“

[بالک رام ، نذر عرشی، دہلی ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۱ و یہ بعد]

۵۔ انتخابِ غالب

[کلامِ اردو فارسی]

ترتیب و تصحیح : امتیاز علی خان عرشی

○ طبع اول : مطبع قیومہ ، بمبئی ۱۹۳۲ء

ضخامت : بڑے سائز پر ۳۳۳ صفحات

ترتیب :

تقریب : بشیر حسین زیدی ، صفحہ ۷ تا ۱۰

دیباچہ : امتیاز علی خان عرشی ، صفحہ ۱ تا ۴

انتخابِ غالب فارسی : صفحہ ۱-۱۸۲

انتخابِ غالب اردو : صفحہ ۱۸۳-۳۱۸

غالب کے فارسی اور اردو کلام کا انتخاب جسے خود انہوں نے علاحدہ علاحدہ نواب کلب علی خان، والی رام پور کی فرمائش پر ۱۸۶۶ء میں مرتب کیا۔ فارسی کلام کا انتخاب رام پور کے کتب خانے میں محفوظ تھا، لیکن اردو کا انتخاب کتاب خانے کے رَدی گھر میں ڈال دیا گیا تھا۔ یہ دیدہ زیب ایڈیشن ، سفید حاشیے کے ساتھ ، آسانی رنگ کے کاغذ پر روشن ٹائپ میں شائع ہوا ہے۔

انتخاب کے اخیر میں عرشی صاحب نے :

”بعض اشعار کی شرح بھی لکھ دی ہے اور اس میں کہیں کہیں بڑے لطیف نکات بیان کیے ہیں ۔ شرح کی تائید میں اکثر مرزا صاحب کے بیان ، ان کے رقعات وغیرہ سے نکال کر دیے ہیں۔“

[مولوی عبدالحق ، اردو ، اکتوبر ۱۹۴۲ء صفحہ ۵۵۸]

ابتداءً امتیاز علی خان صاحب عرشی نے ”الانتخاب غالب“ پر تفصیلی حواشی بھی لکھے تھے مگر جنگِ عظیم کی گرائی کے باعث ان کو طباعت کے وقت حذف کر دیا گیا ۔ وہ مسودہ جس میں عرشی صاحب کے حواشی بخطِ عرشی درج ہیں ، اکبر علی خان صاحب (ابن عرشی) کے ذائقِ ذخیرے (پہلوار ، رامپور) میں محفوظ ہے ۔

۶۔ مُتفرقاتِ غالب

[غالب کے غیر مطبوعہ مکتوبات و منظومات فارسی]

مرتبہ : مسعود حسن رضوی ادیب

○ طبع اول : ہندوستان پریس راسپور ۱۹۳۷ء

ضخامت : ۱۸۵ صفحات

سائز ۲۰ × ۳۰ / ۱۶

ترتیب :

مقدمہ از مسعود حسن رضوی ادیب صفحہ ۱-۳۳

حصہ اول ، مکتوبات (۳۹) بنام :

۱۔ مولوی سراج دین احمد، (۲۱) صفحہ ۱-۵۶

[یہ بیشتر خط بہوڑے بہت اختلاف سے پنج آہنگ میں شامل ہیں]

۲۔ مرزا احمد بیگ خان (۹) صفحہ ۵۷-۷۰

۳۔ مرزا ابوالقاسم خان ، (۲۰) صفحہ ۷۱-۹۶

۴۔ ادارہ جام جہاں نما (۱) صفحہ ۹۷-۹۸

۵۔ شیخ ناسخ (۱) صفحہ ۹۹-۱۰۲

حصہ دوم منظومات :

غزل در توصیف مرزا احمد بیگ خان

طہان و مرزا ابوالقاسم خان قاسم صفحہ ۱۰۵-۱۰۶

قطعہ قاسم بہ غالب صفحہ ۱۰۷

قطعہ غالب بہ قاسم صفحہ ۱۰۸-۱۱۰

صفحہ ۱۱۱-۱۱۳	قطعہ دوم در جواب قطعہ قاسم
صفحہ ۱۱۵-۱۳۰	مثنوی باد مخالف
صفحہ ۱۳۱-۱۳۳	سلام
صفحہ ۱۳۵-۱۵۵	مثنوی
صفحہ ۱۵۶-۱۶۱	ضمیمہ الف : رقعہ غالب بنام غالب
صفحہ ۱۶۲-۱۷۹	ضمیمہ ب : جواب مثنوی غالب
صفحہ ۱۸۱-۱۸۵	اشاریہ :

یہ نوادر ایک قلمی بیاض پر مبنی ہیں جو مسعود حسن صاحب کے پاس ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیاض کسی ایسے شخص نے مرتب کی تھی جس کا تعلق کلکتے سے تھا اور جو غالباً غالب کے سفر کلکتہ کے زمانے میں اُن سے بہت قریب رہا ہے۔ کیوں کہ اس بیاض میں بیشتر چیزیں وہی ہیں جن کا تعلق اُن کے سفر کلکتہ سے ہے۔

۷۔ مآثر غالب (آثار غالب)

مرتبہ : قاضی عبدالودود

○ طبع اول : در علی گڑھ میگزین غالب نمبر

جلد ۲۳ نمبر ۲ ، ۱۹۳۸-۳۹ء

ضخامت : ۶۸ صفحات

عائز : ۱۸ × ۲۲/۸

”آثار غالب کا بہت بڑا حصہ یا تو قلمی کتابوں سے لیا

گیا ہے یا ایسے مطبوعات سے جو عام دسترس سے باہر ہیں۔ فارسی غلطو حکیم حبیب الرحمن مرحوم کے کتب خانے کے ایک قلمی مجموعے سے ماخوذ ہیں۔“

[عرض حال ، عبدالودود ، ۳۰ - مارچ ۱۹۴۹ء]

حصہ اول :

(الف) اردو نثر

- | | |
|---------------------------------|--------|
| ۱ - دیباچہ لطائفِ غیبی | صفحہ ۱ |
| ۲ - دیباچہ تیغِ تیز | صفحہ ۲ |
| ۳ - ایک استفتاء | صفحہ ۳ |
| ۴ - مکتوبِ بنام ، میر ولایت علی | صفحہ ۶ |
| [۱۶ - اپریل ۱۸۶۵ء] | |
| ۵ - دو فارسی شعروں کے مطالب | صفحہ ۶ |

(ب) اردو نظم

- ۱ - اشتہار پنج آہنگ صفحہ ۷
- ۲ - غزل : "...کہوں یا نہ کہوں" صفحہ ۸
- ۳ - ہجو سعادت علی صفحہ ۹
- ۴ - فردیات صفحہ ۹

(ج) فارسی نثر

- ۱ - تقریظ قاطع برہان صفحہ ۹
- ۲ - تقریظ سفرنگ دساتیر (لجف علی) صفحہ ۱۰
- ۳ - تقریظ دری کشا (لجف علی) صفحہ ۱۱

(د) فارسی نظم

- ۱ - لامہ بنام جوہر صفحہ ۱۱
- ۲ - تین معتمے صفحہ ۱۲
- ۳ - رباعی صفحہ ۱۲
- ۴ - فردیات صفحہ ۱۲

حصہ دوم :

خطوط فارسی صفحہ ۱۳-۳۰

حصہ دوم میں ۳۲ فارسی خطوط ہیں۔ ان خطوں میں سے تین کے علاوہ جو متفرقات غالب (مسعود حسن رضوی) میں شامل ہیں، باقی سب نئے ہیں۔

دونوں حصوں سے متعلق کتاب کے آخر میں بشر ذیل مفید اور قیمتی حواشی ہیں :

حواشی آثار غالب

حصہ اول :

صفحہ ۳۱	مستعمل رموز (در حواشی)
صفحہ ۳۲	الف - اردو نثر
صفحہ ۳۵	ب - اردو نظم
صفحہ ۳۸	ج - فارسی نثر
صفحہ ۵۱	د - فارسی نظم

حصہ دوم :

صفحہ ۵۴-۵۸	خطوط فارسی
------------	------------

فاضل مرتب نے اس مجموعے کو ڈاکٹر عبدالستار صدیقی کے نام معنون کیا ہے ۔

”یہ مجموعہ چلے علی گڑھ میگزین ، غالب نمبر ۱۹۴۹ء کے ساتھ بطور ضمیمہ شائع ہوا تھا ۔ اس وقت اس کا نام آثار غالب تھا ، پھر لیا سرورق چھپوا کر اس کا نام مآثر غالب کر دیا گیا ، تاکہ شیخ محمد اکرام کی کتاب آثار غالب سے التباس نہ ہو“ ۔

[مالک رام ، لٹاکر ، لکھنؤ جولائی ۱۹۶۰ء]

۸۔ نادراتِ غالب

[حقیر کے نام غالب کے غیر مطبوعہ خطوط]

ترتیب ، مقدمہ ، حواشی : آفاق حسین آفاق

○ طبع اول : ادارۂ نادرات ، کراچی ۱۹۴۹ء

ضخامت : ۱۶۰ صفحات

سائز : ۲۰ × ۳۰/۱۶

منشی نبی بخش حقیر اور ابنِ حقیر کے نام غالب کے ۴۷ خطوط کا یہ مجموعہ میرن صاحب اور مجروح نے اشاعت کی غرض سے فراہم کیا لیکن شائع نہ ہو سکا۔ میرن صاحب کے نواسے آفاق حسین آفاق کو یہ مجموعہ ورثے میں ملا اور انھوں نے مقدمے اور حواشی کے ساتھ شائع کرایا۔ اس میں ۲۷ خطِ حقیر کے نام اور دو اُن کے صاحبزادے منشی عبداللطیف کے نام شامل ہیں۔ ایک فارسی کا اور بقیہ ۳۷ اردو کے ہیں۔ ان میں سے ایک خط حقیر کے نام کا اور ایک خط منشی عبداللطیف کے نام کا اس سے پہلے اردوئے معلّیٰ میں چھپ چکے ہیں۔

۱۔ اس مجموعے میں حقیر کے نام ۲۷ خط ہیں، لیکن ایک خط (نمبر ۴۷) دراصل منشی شیو نرائن کے نام ہے اور غلطی سے عبداللطیف کے نام سے چھپ گیا ہے۔ یہ غلطی بقول مانگ رام "روز اول" سے چلی آ رہی ہے، یعنی "اردوئے معلّیٰ" میں یہ حقیر ہی کے نام سے چھپا ہے۔ [ترویخ اردو، لکھنؤ غالب مجلہ ۱۹۶۹ء]

کتاب کی ترتیب یہ ہے :

صفحہ ۳

”سوانح“ از بابائے اردو

صفحہ ۵

تمہید ، از مرتب

حصہ اول :

صفحہ ۱۷

حقیر

پاکہل صفحہ ۳۸

صفحہ ۴۲

غالب کی طبی دستگاہ

صفحہ ۵۰

تاریخ ہرستان

صفحہ ۶۳

انشائے غالب

صفحہ ۸۳

دس سال

صفحہ ۱۲۱

تشریحات و توقیت کلام

صفحہ ۱۲۹

تاہل کی زندگی

صفحہ ۱۳۵-۱۷۹

مرزا غالب کے شاگرد

(۹۳ شاگردوں کا تذکرہ)

حصہ دوم :

صفحہ ۹۰-۱

مکتوبات غالب

صفحہ ۹۱-۱۶۰

حواشی از مرتب

”نادرات غالب“ میں بہت سی ایسی باتیں ملتی ہیں جو

کسی دوسری جگہ نہیں ملیں گی ۔ آفاق صاحب نے نہ صرف

بہت سے اُن غیر مطبوعہ نادر رقعات کو ضائع ہونے سے بچا لیا

جو منشی نبی بخش حقیر کے نام ہیں ، بلکہ اپنی طرف سے

تلاش و تحقیق کے بعد اسے حواشی وغیرہ کا اضافہ کیا ہے جن

میں بہت سی کار آمد معلومات ہیں ۔“

[سولوی عبدالحق ، سوانح ، صفحہ ۴۰]

۹۔ دیوانِ غالب : حصہ اول ، گنجینہٴ معنی

[مشمولہ : دیوانِ غالب ، نسخہٴ عرشی صفحہ ۱-۱۱۸]

مرتبہ : امتیاز علی خاں عرشی

○ طبع اول : النجمن ترقی اردو (ہند) ، علی گڑھ

دسمبر ۱۹۵۸ء

ضخامت : ۱۱۸ صفحات

سائز : ۲۰ × ۸/۳

تعداد اشعار :

۲۶۸ غزلیں ، کل اشعار = ۱۳۷۳

۳ قصائد ، کل اشعار = ۱۳۳

۶ رباعیات ان کے علاوہ

گنجینہٴ معنی : اس حصے میں وہ تمام اشعار مندرج ہیں ، جو نسخہٴ حمیدیہ اور نسخہٴ شیرانی میں تو موجود تھے مگر ۱۲۳۸ء (۱۸۵۳ء) کے مرتب کیے ہوئے دیوان سے میرزا صاحب نے خارج کر کے یہ لکھ دیا تھا کہ :

"امید کہ سخن سراپان سخنور ستای ہر اگندہ ایاتی را کہ خارج ازین اوراق یابند ، از آثار تراوش رگِ کاک این

نامہ سیاہ نشانند، و جامہ گرد آور در ستایش و
نکوش آن اشعار ممنون و ماخوذ نسکالند۔“

چونکہ اس حصے کے تقریباً سب شعر خیال آرائی اور
معنی آفرینی کے طلسمی نمونے ہیں، اس لیے میرزا صاحب کے
شعر:

گنجینہ: معنی کا طلسم اس کو سمجھیے
جو لفظ کہ غالب مرے اشعار میں آوے

کے پیش نظر اس حصے کو ”گنجینہ“ معنی ”قرار دیا گیا ہے۔“
[امتیاز علی خان عرشی، دیباچہ: دیوان غالب، نسخہ: عرشی صفحہ ۷۲]

۱۰۔ دیوانِ غالب : حصہ سوم ، یادگارِ لالہ

[مشمولہ : دیوانِ غالب ، نسخہ عرشی صفحہ ۲۵۹ - ۳۱۲]

مرتبہ : امتیاز علی خاں عرشی

○ طبع اول : النجمن ترقی اردو (ہند) ، علی گڑھ

دسمبر ۱۹۵۸ء

ضخامت : ۵ صفحات

سائز : ۲۰ × ۳۰/۸

تعداد اشعار :

۱۔ قطعات ، ۳۔ مثنویات ، ۳۔ قصائد ، ۲۔ مرتبے ،

۳۔ سہرے ، کل اشعار = ۱۳

۶۔ غزلوں کے کل اشعار = ۲۳۹

گیارہ ہند کا ایک مخمس اور چار رباعیات ان کے علاوہ

۱۔ دیوانِ غالب اردو ، نسخہ عرشی کا حصہ دوم "نوائی سرور"

(صفحہ ۱۱۹ - ۲۵۸) :

"اس کلام پر مشتمل ہے جو میرزا صاحب نے اپنی

زندگی میں لکھوا اور چھپوا کر تقسیم کیا تھا اور جو

عام طور پر "دیوانِ غالب" کے نام سے متداول اور

مشہور ہے۔" [نسخہ عرشی ، صفحہ ۷۲]

اس لیے زیر نظر فصل "مرتبہ" یا بعد میں اس حصے کا

ذکر نہیں کیا جا رہا۔

یادگارِ نالہ : اس جزو میں وہ کلام رکھا گیا ہے ، جو دیوانِ غالب کے کسی نسخے کے متن میں تو نہ تھا ، لیکن بعض نسخوں کے حاشیوں یا خاتمے میں ، یا میرزا صاحب کے خطوں کے اندر ، یا ان کے نام سے دوسروں کی بیاضوں میں پایا گیا تھا ، اور وقتاً فوقتاً اخبارات و رسائل میں چھپ کر اہل ذوق تک پہنچ چکا تھا ۔ میرزا صاحب کا ایک شعر ہے :

نالہٴ دل نے دیے اوراقِ لختِ دل بیاہ

یادگارِ نالہ یک دیوانِ بے شیرازہ تھا

چونکہ حصہٴ زیر بحث میں ان کے اوراقِ لختِ دل کی شیرازہ بندی ہے ، اس لیے اس حصے کو یادگارِ نالہ کہنے میں گویا میرزا صاحب کی تائید حاصل ہو جاتی ہے ۔ اس حصے میں وہ اشعار بھی ہیں جو میری دانست میں معتبر ہیں اور وہ بھی جنہیں میں کلامِ غالب ماننے کو اس وقت تک آمادہ نہیں ، جب تک کوئی مستند شہادت نہ مل جائے ۔ چاہے اپنے انداز کے اعتبار سے وہ مستند اشعار سے کتنے ہی ماتے جلتے کیوں نہ ہوں۔۔۔“

[امتیاز علی خاں عرشی، دیباچہ دیوانِ غالب ، نسخہٴ عرشی صفحہ ۷۴]

۱۱۔ غالب کی نادر تحریریں

[وہ خطوط اور تحریریں جو کسی مجموعے میں شامل نہیں]

ترتیب ، حواشی ، توضیحات : خلیق انجم
 ○ طبع اول : مکتبہ شاہراہ دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء
 ضخامت : ۱۸۴ صفحات
 سائز : ۸/۲۲ × ۱۸

”غالب کی وفات سے اب تک مختلف رسالوں میں (غالب کے) خطوط شائع ہوتے رہے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ان تمام موتیوں کو جو لگ بھگ سو سال کے جریدوں میں بکھرے پڑے ہیں ، ایک لڑی میں پرو دوں“
 [خلیق انجم ، مقدمہ صفحہ ۲۷]

کتاب کی ترتیب :

- | | |
|--------------|--------------------------------|
| صفحہ ۲۸-۹ | ۱۔ مقدمہ از مرتب |
| صفحہ ۱۰۴-۳۱ | ۲۔ خطوط |
| صفحہ ۱۰۴-۱۰۵ | ۳۔ نثر (متفرق) |
| صفحہ ۱۶۵-۱۳۵ | ۴۔ حواشی |
| | ۵۔ ضمیمہ (چار غیر مطبوعہ خط) : |
| صفحہ ۱۷۳-۱۶۷ | |
| صفحہ ۱۸۳-۱۷۵ | ۶۔ اشاریہ |
| صفحہ ۱۸۴ | ۷۔ غلط نامہ |

اس مجموعے میں کم و بیش وہ تمام خطوط شامل ہیں جو غالب کے کسی مجموعے میں شریک نہیں ہیں ، البتہ دو تین خطوط ایسے ضرور ہیں جو خطوط غالب مرتبہ ، ہمیشہ پرشاد اور خطوط غالب ، مہر میں آ گئے ہیں ۔ مآخذ کا حوالہ ہر جگہ درج کیا ہے ۔ آخر میں بہت مفید اور قیمتی حواشی لکھے گئے ہیں اور خطوط کو تاریخ وار ترتیب دیا گیا ہے ۔

۱۲ - مجموعہٴ نثرِ غالب (اردو)

مرتبہ : خلیل الرحمن داؤدی

○ طبع اول : مجلس ترقی ادب لاہور ، نومبر ۱۹۶۷ء

ضخامت : ۳۲۱ صفحات

سائز : ۱۸ × ۲۳/۸

اس مجموعے میں غالب کی ۳۳ تحریریں شامل ہیں - کتاب کے دو جزو ہیں :

جزو اول ، رسائلِ غالب صفحہ ۱-۲۱۷

جزو دوم ، متفرق نثر پارے صفحہ ۲۱۸-۳۲۱

پہلے جزو میں غالب کے پانچ رسائل ، نکات و رقعات ، لطائفِ غیبی، سوالاتِ عبدالکریم، نامہٴ غالب اور تیغِ تیز شامل ہیں - دوسرے حصے میں ۲۸ نثر پارے ہیں - ہر تحریر کے شروع میں ”تمہید“ کے عنوان سے داؤدی صاحب نے ضروری باتیں کہہ دی ہیں -

۱۳۔ نادر خطوطِ غالب

مرتبہ : سید محمد اسماعیل رسا، ہمدانی گیاروی

○ طبع اول : "کاشانہٴ ادب"، لکھنؤ ۱۹۳۹ء

ضخامت : ۶۲ صفحات

سائز : ۲۰ × ۳۰/۱۶

یہ مجموعہ بتفصیل ذیل ۲۷ خطوں پر مشتمل ہے :

بنام، سید شاہ کرامت حسین کرامت ہمدانی = ۲۳

بنام، صغیر ہلکرامی = ۳

بنام، صوفی منیری = ۱

”نادر خطوط“ کے مرتب رسا ہمدانی کا بیان ہے کہ :

”میرے دادا سید شاہ علی حسین ہمدانی المتخلص بہ عالی

ہمدانی نے ۱۹۱۲ء میں غالب کے چند غیر مطبوعہ خطوط جو

ان کے والد سید شاہ کرامت حسین کرامت ہمدانی بہاری کے

لام سے آئے تھے، ایک خوش خط کاتب سے صاف کرا کے

کتابی صورت میں یک جا جمع کیے تھے اور ان کا تارضی نام

”نادر خطوطِ غالب“ رکھا تھا۔ افسوس یہ ہے کہ چند

محبوبوں کی وجہ سے وہ خطوط کتابی صورت میں اب تک

شائع نہ ہو سکے۔“

حقیقت یہ ہے کہ ان ۲ خطوں میں سے ۲۶ خط، جعلی ہیں۔ صرف صوفی منیری کے نام ایک خط اصلی ہے۔ دیکھیے :

۱۔ مالک رام : ”نادر خطوط غالب“ پر ایک نظر،
جامعہ، دہلی مارچ ۱۹۳۲ء

۲۔ قاضی عبدالودود : ”نادر خطوط غالب“ (تبصرہ)
معیار، پٹنہ جنوری ۱۹۳۳ء

ب۔ مرقاتِ مابعد (غیر مطبوعہ)

— کچھ ذخائر ، غالب کی نظم و نثر کے
ایسے بھی موجود ہیں ، جن کے تملک کی
نشان دہی کو برسوں گزر چکے لیکن یہ ابھی
تک شائع نہیں ہو پائے ۔

میں نے

- ۱ - مستودہ قاطع برہان ۱۸۶۰ء
- ۲ - الشائے غالب ۱۸۶۵ء
- ۳ - مکاتیبِ غالب ۱۹۳۱ء
- ۴ - غالب و ذکاہ کی مراسلت ۱۹۳۷ء
- ۵ - نواذیرِ غالب ۱۹۴۹ء
- ۶ - گنجینہٗ غالب ۱۹۵۳ء
- ۷ - مکتوباتِ غالب و مجروح ۱۹۵۵ء
- ۸ - غالب کے اشعارِ فارسی کا مجموعہ ۱۹۶۰ء
- ۹ - غالب کے فارسی خطوط : لیا مجموعہ ۱۹۶۲ء
- ۱۰ - خطوطِ غالب ، جلد دوم ۱۹۶۹ء
- ۱۱ - بخطِ غالب ۱۹۶۹ء

۱۔ مسودہ قاطع برہان

زمانہٴ تالیف : ۱۸۶۰ء

○ مرتبہ : امتیاز علی خان عرشی ، ۱۹۶۵ء

”غالب نے برہان قاطع کے جس نسخے کے حاشیے پر اپنے اعتراضات لکھے تھے ، وہ اب کتاب خانہٴ رِغالیہ ، رام پور میں آگیا ہے۔“ اسے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ غالب نے قاطع برہان میں اپنے تمام اعتراض شامل نہیں کیے اور حسب ضرورت ان کی زبان وغیرہ میں بھی تبدیلی کی تھی۔ اس کتاب میں اُن تمام حواشی کو جمع کر کے ، ان پر تبصرہ و محاکمہ کیا گیا ہے۔“

[اکبر علی خان ، نذر عرشی ، دہلی ، ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۸]

۱۔ اس نسخے کے تفصیلی تعارف کے لیے دیکھیے مقالات عرشی ، مسمولہ:

۱۔ آج کل ، دہلی مارچ ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۳۰۔

۲۔ آئینہ غالب، دہلی ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۹۱-۱۴۱

۳۔ تحریک ، دہلی ، اپریل مئی ۱۹۶۱ء صفحہ ۲۹-۹

۲۔ بعض حواشی کی تفصیل عرشی صاحب متفرق مضامین کی

صورت میں بھی پیش کر چکے ہیں۔ اس ضمن میں رجوع کیجیے :

۱۔ لیا دور ، لکھنؤ جنوری ۱۹۶۵ء

۲۔ ماہ لو ، کراچی مارچ ۱۹۶۵ء صفحہ ۶۵-۷۳ ، ۱۳۱

۳۔ نقوش ، لاہور ، ستمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۵۲۵-۵۳۵

۴۔ ماہ لو ، کراچی ، فروری ۱۹۶۵ء صفحہ ۹-۲۰ ، ۸۶

۲ - انشائے غالب

مرتبہ: غالب، ۱۸۶۵ء

○ مملوکہ: ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، ۱۹۲۵ء

”۱۸۶۵ء کے لک بھگ میرزا نے اپنے اردو خطوط“ کا ایک انتخاب شمس العلماء ڈاکٹر ضیاء الدین خاں کی فرمائش پر مرتب کیا تھا۔ اس کے آخر میں انہوں نے

۱۔ ”غالب کو خیال ہوا کہ ”صاحبانِ نازہ وارد ولایت کے پڑھنے“ کے لیے ایک اردو کتاب بنائیں۔ چنانچہ اپنے لکھے ہوئے دو دیباچے اور کئی رقمے کاتب سے نقل کروائے۔ شروع میں اس کتاب کا خطبہ لکھ کر لکھا، آخر میں کچھ لطیفے اور کچھ اپنے اردو شعر لکھوائے۔ اس کا جو (علمی) نسخہ میرے پاس ہے، اس میں تقریباً ہر رقمے کی ابتدائی سطروں کے مقابل حاشیے پر ”نوشتہ شد“ اور لال روشنائی سے ”مقابلہ ہوئے شد“ لکھا ہوا ہے۔ کہیں کہیں کوئی عبارت قلمزد کی گئی ہے، کہیں کوئی لفظ، دو (تین) رقمے، سرسیر کاٹ دیے گئے... اس کتاب میں جہاں کہیں حک اور اصلاح ہوتی ہے، مرزا غالب کے قلم سے معلوم ہوتی ہے۔ اصلاح کے لفظ، جو کہیں کہیں آئے ہیں، انہیں کے خط میں ہی...“

[ڈاکٹر عبدالستار صدیقی، بنام عرشی، ۸ - ستمبر ۱۹۴۳ء]

نقوش لاہور، خطوط تبصرہ ۱۹۶۸ء، جلد ۳، صفحہ ۲۳، ۲۵

اپنے چند اشعار بھی شامل کر دیے تھے۔ بعد میں ڈاکٹر ضیاء الدین خان نے اس انتخاب کو اپنی مرتبہ ”انشائے اردو“ میں استعمال کیا تھا۔ بہت دن ہوئے، غالب کے اس انتخاب کا ایک غلط سلط ایڈیشن لاہور سے ”انتخاب غالب“ کے نام سے چھپا تھا۔ لیکن یہ عنقریب ڈاکٹر عبدالستار صدیقی (الہ آباد) کی تصحیح و تفسیر سے دوبارہ ”انشائے غالب“ کے نام سے شائع ہونے والا ہے۔^۲۔

[مالک رام، مقدمہ، دیوان غالب، دہلی ۱۹۵۷ء، صفحہ ۲۲-۳۳]

۱۔ ”زعمات غالب (انتخاب) میرے پاس بہت مدت سے ہے۔ جب وہ نسخہ میری ملک میں آ رہا تھا، اسی دوران میں ایک صاحب نے اسے مستعار لے کر نقل کر لیا (چھوٹا سا تو رسالہ ہے،) جو شخص میرے ہاتھ بیچ رہا تھا، اس نے مجھے خبر کی۔ میں نے باوجود اس سامنے کے، اسے لیا۔ بعد کو (۱۹۲۶ء) چھپا ہوا نسخہ دیکھا۔ غارت کر کے چھاپا تھا، پھر ایک شخص نے اُن حضرت کی ”اجازت“ سے لاہور میں چھاپا۔ صورت بہتر، لیکن غلط، جیسا وہ تھا، ویسا یہ۔ اب میں خود چھپوانے کا ارادہ کر رہا ہوں۔“

[ایضاً، بنام مالک رام، ۸۔ نروزی ۱۹۵۳ء...جلد ۳، صفحہ ۲۹]

۲۔ میری کوشش یہی ہے کہ ”انشائے غالب“ کی اشاعت، جلد ہو جائے۔ یہی الہ آباد میں چھپواؤں گا۔“

[ایضاً، یکم جون ۱۹۵۶ء...جلد ۳، صفحہ ۷۹]

۳۔ مکاتیبِ غالب (فارسی)

○ مرتبہ : امتیاز علی خان عرشی ، ۱۹۴۱ء

”غالب کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ فارسی خطوط کو تاریخی ترتیب سے جمع کر کے ، ان کے متن کی متعدد ماخذ سے تصحیح کی گئی ہے“

[اکبر علی خان ، نذر عرشی ، دہلی ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۸]
پچیس برس سے عرشی صاحب ، غالب کے فارسی خطوں کی ترتیب میں لگے ہوئے ہیں۔ اور بجا طور پر اسے ”عمر بھر کی کلائی“ خیال کرتے ہیں۔ یہ مجموعہ ابھی منظرِ عام پر نہیں آیا ، لیکن بالیقین یہ غالبیات کے سلسلہ تحقیق کا ایک نیا معیار قائم کرے گا۔

۱۔ تصحیح کے ”نمونہ“ کلام کے طور پر ملاحظہ کیجیے :

مطبوعہ : ماہ نو ، کراچی فروری ۱۹۵۰ء صفحہ ۸—۱۲

۲۔ دیکھیے : عرشی صاحب کے نام ڈاکٹر عبدالستار مدنی صاحب

کا خط مورخہ ۲۳۔ ستمبر ۱۹۴۱ء

فلوش ، لاہور خطوط نمبر ۱۹۶۸ء جلد ۳ ، صفحہ ۹

۳۔ لاسٹ عرشی بنام مالک رام ، ۱۹ جنوری ۱۹۵۵ء

فلوش ، لاہور ، خطوط نمبر ، ایضاً صفحہ ۱۶۳

۴۔ غالب و ذکاء کی مراسلت (فارسی)

مرتبہ : حبیب اللہ ذکا

○ مملوکہ : آغا حیدر حسن ، ۱۹۳۷ء

”..... غالب نے جو خط ذکا مرحوم کو لکھے ہیں اور جو خط ذکا نے غالب کو لکھے ہیں وہ ذکا نے ایک کتاب کی صورت میں ترتیب دیے ہیں۔ یہ سب فارسی میں ہیں۔ ان کا قلمی نسخہ جو ذکا ، ہی کا مکتوبہ ہے ، میرے کتب خانے میں موجود ہے۔“

[آغا حیدر حسن ، آج کل دہلی ، یکم جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۱۲۱]

۱۔ ذکا ، مولوی محمد حبیب اللہ مدرسی ثم حیدر آبادی :

۱۸۳۰ء (۱۲۴۴ھ) میں اودگیر (ضلع ٹیلور ، مدراس) میں پیدا ہوئے۔ فارسی پر پوری قدرت حاصل تھی اور عربی بھی بقتل ضرورت جانتے تھے۔ فارسی میں نظم و نثر دونوں خوب لکھتے تھے۔ ۱۸۹۲ء میں غالب سے اصلاح لینے لگے۔ وفات سے پہلے ناگر کرنول میں تعلقہ دار تھے۔ ۱۸۷۵ء (۱۲۹۱ھ) میں معاوضہ فالج انتقال کیا۔ حیدرآباد کے مشہور محلہ چنچل گوٹہ میں مدفون ہیں۔ فارسی دیوان ”خانہ و خواش“ اُن کے بیٹے محمد میراں سہا نے ۱۲۹۵ء (۱۸۷۹ء) میں طبع کرایا اردو کا کچھ غیر مطبوعہ کلام مالک رام صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ [تلامذہ غالب ، ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۰۵ وہ ہمہ]

۵۔ نوادر غالب

○ مرتبہ : ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ، ۱۹۴۹ء

”نوادر غالب“ کے نام سے ایک... مجموعہ راقم الحروف کے زیرِ ترتیب ہے، جس میں مرزا کے وہ سارے ”رقعات و مکاتیب مفید حواشی کے ساتھ جمع کر دیے ہیں، جو اب تک کسی مجموعے میں شریکِ اشاعت نہیں ہیں، لیکن ”پرائے اخباروں، بیاضوں یا قدیم مجموعوں میں موجود ہیں۔ اس مجموعے میں خطوط کے علاوہ دوسرے نثری نمونے اور منظومات بھی ہیں۔ منشی حبیب اللہ ذکا کے نام بھی خطوط کا ایک غیر مطبوعہ ذخیرہ موجود ہے، کچھ خطوط ہنودی میں بھی بتائے جاتے ہیں۔“

[آرزو، تمہید : احوال غالب، ۱۹۵۲ء صفحہ ۴]

۱۔ ”نوادر غالب“ کی جمع و ترتیب کا اعلان، اول اول،

آرزو صاحب نے علی گڑھ میگزین غالب نمبر (۱۹۴۹-۵۸) کے ادارے (”شذرات“) میں کیا تھا۔ اب اسے ایس ایس پبلیشز - آرزو صاحب کے ادارے کا ایک جملہ یہ بھی تھا :

”یہ سارے خطوط صحیح متن اور مفید حواشی کے ساتھ

جلد شائع کر دینے چاہئیں“

اے بسا آرزو...

۶۔ گنجینہ غالب

○ مرتبہ : ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو ، ۱۹۵۳ء

”گنجینہ غالب“ زیرِ ترتیب ہے۔ اس میں غالب کے غیر مطبوعہ خطوط اور اشعار شائع ہوں گے..... اس کے علاوہ اس بات کے بھی انتظامات کیے جا رہے ہیں کہ غالب کے چند نایاب رسالے بھی ایڈٹ کر کے شائع کیے جائیں۔ اس مجموعے میں سارے مشاہیر اہلِ قلم نے حصہ لیا ہے اور یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ یہ مجموعہ غالب سے دل چسپی رکھنے والوں کے لیے بڑا عجیب اور دل چسپ تحفہ ہوگا۔“

[آرزو ، تمہید : احوال غالب ، ۱۹۵۳ء صفحہ ۵]

”گنجینہ غالب“ میں بہت سے غیر مطبوعہ خطوط اور غیر مطبوعہ اشعار کے علاوہ ، غالب کی بعض نادر تصانیف شائع ہوں گی۔

[رشید احمد صدیقی ، احوال غالب صفحہ ۹]

۱۔ ”گنجینہ غالب“ کی نوید کا من بھی پندرہ سولہ کا ہوا ! مالک رام صاحب کی کتاب ذکرِ غالب (طبع سوم، ذیلی حاشیہ صفحہ ۱۵۷) کے علاوہ اس کا ذکر خیر بعض خطوں میں بھی آیا ہے (تقریر، خطوط نمبر ۱۹۶۸ء جلد ۳ صفحہ ۲۰۷ و ۲۰۸) لیکن یہ ”گنجینہ“ ابھی عام نہیں ہوا۔

۷۔ مکتوباتِ غالب و مجروح (اُردو)

مرتبہ : میر الفضل علی ، عرف میرن صاحب

○ مملوکہ : آفاق حسین آفاق دہلوی ، ۱۹۵۵ء

”مرزا غالب کے خطوط کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ (ان) کے متعلق بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اس سب کا اعادہ کرنا یہاں مقصود نہیں، بلکہ منشا اس مراسلت کی جانب توجہ مرکوز کرانا ہے، جو غالب اور ان کے عزیز ترین شاگرد میر مہدی حسین مجروح کے درمیان ہوئی..... مرزا غالب اور میر مہدی مجروح کی یہ مراسلت ہمارے تمدن کا عزیز سرمایہ اور پھلی نسل کی امانت ہے جس کے تصرف و تملک کا شرف مجھے حاصل رہا۔ اسے غالباً میر مہدی مجروح کے ایما پر میرافضل علی عرف میرن صاحب نے ترتیب دیا تھا۔

اس مجموعے میں غالب و مجروح کی مراسلت کے علاوہ مرزا کے دیگر خطوط بھی ہیں جن میں ایک نواب یوسف علی خاں والی رام پور، ایک آغا محمد حسین، مالک مطبع حسنی، ایک مولانا محمد علی مرحوم کے والد علی بخش خان نجیب آبادی اور ایک میرن صاحب کے نام ہے۔

مجموع کے خطوط مرزا غالب کے علاوہ میرن صاحب ،
نواب خاقان حسین خاں عارف لکھنوی اور نواب فرخ
مرزا رئیس لوہارو کے نام ہیں ۔ ان کے خطوط کی تعداد
نسبتاً کم ہے ۔

خطوط کے اس مجموعے میں مرزا غالب کے ہاتھ کی
لکھی ہوئی تحریریں بھی شامل ہیں ۔ اس لیے یقین کے
ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اسے مرزا غالب کی زندگی ہی
میں ترتیب دیا گیا ۔ خطوط کی ترتیب میں یہ بھی لحاظ
رکھا گیا ہے کہ پہلے خط ، پھر اس کا جواب اور اس کے
بعد جواب الجواب ہو ۔ لیکن اکثر مقامات پر خطوط کو
صرف یک جا کر دیا گیا ہے ۔ مجموع نے انہی کسی
خط پر تاریخ تحریر درج نہیں کی ۔ اس لیے ان کے خطوط
کی تاریخ نگارش کا تعین مرزا کے خطوط کی روشنی میں
میں کرنا پڑا ، لیکن اس طرح مرزا کے دیگر خطوط کی
تاریخی تدوین میں بھی مدد ملی ۔

مجھے خود احساس ہے کہ اس مجموعے کو جسے میں نے
”مکتوباتِ غالب و مجموع“ کا نام دیا ہے ، مناسب
مقدمہ و حواشی کے ساتھ جلد از جلد شائع ہو جانا
چاہیے ۔ اس سے مرزا کے بہت سے خطوط کی تاریخی
تدوین میں مدد ملے گی ، بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے
اور مرزا کی عادات پر مزید روشنی پڑے گی ۔

میر مہدی مجروح کی یہ تصنیف کب تک منظرِ عام پر آ سکے گی ، اس کا خود مجھے علم نہیں، یہ مستقبل کی بات ہے۔“
[آفاق حسین آفاق ، ماہ نو کراچی، فروری ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۶ - ۱۸]
افسوس، کہ یہ مجموعہ ، ”بشارت“ کے تیرہ برس گزر جانے پر بھی ، منظرِ عام پر نہیں آ پایا ہے۔

ماہ نو (محولہ) میں صفحہ ۱۶ ، ۱۷ کے درمیان غالب کے نام میر مہدی مجروح کے ایک خط کا عکس پیش کیا گیا ہے جسے غیر مطبوعہ بتایا گیا ہے۔ یہ صحیح نہیں۔ مجروح کا یہ خط، کچھ اور خطوں کے بشمول ”غالب و مجروح کی مکاتبت“، کے عنوان سے مولوی عبدالحق صاحب کی ضروری تمہید کے ساتھ رسالہ الناظر لکھنؤ جلد ۱۰ ، نمبر ۵۹ شمارہ یکم مئی ۱۹۱۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔

۸۔ غالب کے اشعارِ فارسی کا مجموعہ

○ متعارف : قاضی عبدالودود ، ۱۹۹۰ء

کتب خانہ دانش گاہ علی گڑھ میں نواب محمد اسماعیل خاں مرحوم نیرۃ شیفہ کی دی ہوئی کتابوں میں سے ایک ، غالب کے اشعارِ فارسی کا مجموعہ ہے ۔ کاتب کا نام درج نہیں ہے ۔ قاضی عبدالودود صاحب نے فکر و نظر ، علی گڑھ شمارہ اپریل ۱۹۹۰ء میں اس نسخے کا تعارف کرایا ہے ۔

[حوالہ : آردوئے معانی ، دہلی فروری ۱۹۹۱ء صفحہ ۲۹۱]

۱۔ فکر و نظر کا یہ شمارہ، ہر چند جت پرانا نہیں ہے، لیکن بالفعل دستیاب نہیں ہو رہا ۔

۹۔ غالب کے فارسی خطوط

[ایک نیا مجموعہ]

○ متعارفہ : قاضی عبدالودود ، ۱۹۹۲ء

”غالب کے فارسی خطوط کا ایک نیا مجموعہ دستیاب ہوا ہے ، جس میں تین قسم کے خطوط ہیں :

- ۱۔ بالکل نئے خطوط۔

- ۲۔ پُرانے خطوط ، مُعتد بہ اختلافِ متن کے ساتھ۔

- ۳۔ پُرانے خطوط ، جن کا متن یا تو وہی ہے ، جو ”پنج آہنگ“ میں ہے یا اختلاف ہے تو اتنا کم کہ نہ ہونے کے برابر۔

ایک آدمہ کو چھوڑ کر سب خطوط مجد علی خاں کے نام سے ہیں ، جو سراج الدین علی خاں ، قاضی القضاۃ کلکتہ کے بھائی تھے اور جن کا فارسی گو شاعر کی حیثیت سے کسی بھوپالی تذکرے میں ذکر ہے ۔ ۔ ۔ ۔ غالب سے ان کی ملاقات باندہ میں ہوئی اور کل خطوط انہیں وہیں بھیجے گئے ۔ سب خطوط ، ایک کو چھوڑ کر، دورانِ سفر میں لکھے گئے تھے۔ یہ مجموعہ بدقسمتی سے کرم خوردہ ہے۔“

[قاضی عبدالودود ، ماہ نو کراچی ، فروری ۱۹۹۲ء صفحہ ۷]

قاضی صاحب محترم نے اس مجموعے کے کچھ مطالب ،
 بعض عبارات اور دو خطوں کا مکمل متن پیش کیا ہے ۔ دیکھیے:
 [ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۶۲ء صفحہ ۷ - ۱۰]

۱۰۔ خطوطِ غالب : جلد دوم

ابتدائی ترتیب : مہیش پرشاد

ترتیبِ جدید : مالک رام

○ زیر طبع: انجمن ترقی اردو، علی گڑھ ۱۹۶۹ء

”—ابھی (غالب کے) خطوط کی خاصی تعداد غیر مطبوعہ ہے۔ منشی مہیش پرشاد مرحوم کے پاس معقول ذخیرہ تھا۔ انہوں نے تمام خطوط کو اہتمام کے ساتھ مرتب کر کے چھاپنا شروع کیا تھا۔—خطوط کی پہلی جلد ۱۹۴۱ء میں ہندوستانی اکیڈمی، الہ آباد کی طرف سے شائع ہوئی۔ انہوں نے اپنے اس مجموعے میں تمام وہ خطوط جو اردو نے معلّیٰ اور عودِ ہندی اور مکاتیبِ غالب میں شائع ہو چکے ہیں یا اور بھی جن تک ان کی دسترس ہو سکی، شامل کر لیے تھے۔ اس کی دوسری جلد شائع نہیں ہوئی تھی کہ ۱۹۵۱ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

انجمن نے پہلی جلد دوبارہ شائع کی۔ اس جلد میں ”نادراتِ غالب“ والے خط بھی شامل ہیں۔ خطوط کی دوسری جلد بھی شائع ہونے والی ہے۔ اس میں بہت سے خطوط نئے ہیں۔“

[مالک رام، فروغِ اردو، لکھنؤ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء]

۱۔ اشاعت ۶۴-۱۹۶۲ء انجمن ترقی اردو ہند، علی گڑھ

ترتیب نو: مالک رام

تعارف: آل احمد سرور

صفحات: ۴۴۸ صفحات

سائز: ۱۸ × ۲۲/۸

۱۱۔ بخطِ غالب

مرتبہ : اکبر علی خان

○ زیر طبع: رام پور رضا لائبریری، رام پور ۱۹۶۹ء

یوں تو غالب کی تمام تحریریں ہمیں عزیز ہیں، لیکن اگر وہ خود غالب کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی اصل تحریریں ہوں، یعنی جن پر ”بقلم خود“ کا اطلاق ہو سکتا ہو، تو ان کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ایسی بہت سی تحریریں ادھر ادھر کتاب خانوں میں بکھری پڑی ہیں۔ کچھ تحریروں کے عکس مختلف اوقات میں اخبارات، رسالے اور کتب کے ذریعے سامنے آئے رہے۔ ایسی تمام تحریروں کے عکس کتابی صورت میں شائع کیے جا رہے ہیں۔ گویا، اس کتاب کی ہر ہر سطر ”خطِ غالب“ ہوگی۔

[تکرار، رام پور، جنوری ۱۹۶۳ء]

”مرقعِ غالب“ مرتبہ، پرنٹروی چندر، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۷ء میں بھی غالب کی متعدد تحریروں کا عکس شائع ہوا ہے۔ والیانِ رام پور کے نام، غالب کے بہت سے خطوں کی عکسی نقلیں ”مرقع“ میں آگئی ہیں یقین ہے کہ ”خطِ غالب“ اس لحاظ سے علی الخصوص مکمل اور بہ اعتبار مجموعی، غالب دوستوں کے لیے ایک یادگار تحفہ ہوگا۔

ج۔ معدوم مصنفات

غالب کی بعض مستقل نوع کی چیزوں کا جہاں
تہاں محض ذکر ملتا ہے ، یہ تاحال دستیاب
نہیں ہو سکیں۔۔۔۔۔ یہ مصنفات ، دستبردِ زمانہ
کے ہاتھوں تباہ و برباد نہیں ہو چکے تو کیا عجب
کہ کبھی پردہِ خفا ہے منصبہ "شہود پر آجائیں۔

مصنف

- ۱ - آئینِ ریجہای ہائیک ۶۱۸۳۵
- ۵ - قصہ کہانی کی کتاب ۶۱۸۵۸
- ۱ - اردو زبان کے ظہور کا حال ۶۱۸۶۶
- ۴ - نا تمام اردو قصہ ۶۱۸۶۹

۱۔ رسالہٴ ”آئین پیچہای بانک“

[ترجمہ ، از ہندی (اردو) بفارسی برای نواب ٹونک]

○ زمانہٴ ترتیب : ماقبل ، ۱۰۔ مارچ ۱۸۳۵ء

غالب کے مجموعہٴ نظم و نثر فارسی ، ”باغِ دو در“ (مرتبہ ، سید وزیرالحسن عابدی) سے ایک بڑی نادر اطلاع یہ ملتی ہے کہ غالب نے بانک کے داؤ پہنچ پر بھی ایک مختصر کتاب تالیف کی ! یہ ایک فارسی رسالے کا اردو ترجمہ ہے جسے غالب نے نواب صاحب ، ٹونک ، نواب وزیر محمد خاں کی خوشنودیٴ مزاج کے خیال سے ترتیب دیا۔ یہ رسالہ ، تا حال دستیاب نہیں ہو سکا ہے۔ اس نشان دہی اور اطلاع کا واحد ماخذ ”باغِ دو در“ میں شامل ، غالب کا ایک خط ہے جو اگست ۱۹۶۱ء میں منظرِ عام پر آیا۔ اور ایک اندازے کے مطابق ۱۸۳۵ء کی پہلی کتابی میں کسی وقت لکھا گیا۔

”باغِ دو در“ کے دوسرے حصے ”منثورات“ میں مختلف اصحاب کے نام غالب کے ساتھ خط بھی شامل ہیں۔ چوہیسویں خط میں ، جو تنضیل حسین خاں خیرآبادی کے نام ہے ، غالب نے اپنی اس تالیف کا ذکر ان کلمات میں کیا ہے :

”۔۔۔۔۔ اغلب کہ حضرت نیز زود نہ دیر از آگرہ
یہ ٹونک رہگرای شوند و چون بدان خجستہ منزل رسند

ابن نامہ کہ تھوہیل طالع یار خان' است از نظر گذرد ۔
 ہفتہ مماناد کہ ابن ہار طالع یار خان کہ دوست دیرینہ'
 منست ہار گرانی بردوش من نہاد ۔ پیارسی ترجمہ
 کردن ہندی عبارتق را کہ بر گزارش آئین پیچہای
 بانک مشتمل بود از من خواست و سرانجام ابن خدمت
 را ذریعہ خوشنودی خاطر خطیر حضرت نواب
 معلی القاب عالی جناب وا نمود ۔ چون زلہ خوار خوان جود
 آن والا جاہ ہودم و سہاس میبایست گزارد ، توسن خامہ
 را در ان گذر گاہ تنگ بچولان آوردم و سفینہ کہ دیباچہ
 و خامہ نیز دارد قرتیب دادہ بہ کار فرما سپردم و
 عرضداشتی بران افزودم تا روای آرزوی ورود توقیع را
 بہانہ تواند بود ۔

داد خوبی عنوان دیباچہ از شاہ اولہ و از مطاعی و
 مخدومی حضرت مولوی ظہور الدین علی دامت برکاتہ
 ثانیاً میخوانم کہ تا بنگرند و دریا بند کہ ممدوح را
 دران دیباچہ بکدامی زبان و در ستایش فن بانک کہ
 حقیقت آن پیداست کہ چیست ، سخن را بکدام پایہ بردہ
 ام و با این ہمہ چہ در دیباچہ و چہ در جریدہ نوی
 طرز نگارش و نو آئینی ہنجار گزارش از دست لرفتنہ و
 گفتار ہمعنان بر روش خاصہ' خویش بر جای مانده است ۔
 با این ہمہ کہ گفتم داتم کہ نازش من در سحر طرازی

۱ ۔ طالع یار خان کے کوائف میں دیکھئے مضمون ، سید جمیل الدین

مطبوعہ ، نوائے ادب ، بمبئی شمارہ جولائی ۱۹۵۵ء

آن زمان رواست و داد جانگدازی خویش آنوقت یافتہ باشم کہ ہندگان رفع الشان نواب سلطان نشان گفتار مراہستندند ۔ چون سخن بدینجا رسید و مدعا سراسر گزارده آمد خامہ از کف می نهم و نامہ را فرومی پیچم ۔ عمر فراوان یاد و دولت روز افزون“ ۔

[باغ دو در ، طبع ثانی ، صفحہ ۱۴۵ - ۱۴۶]

تفضل حسین خاں خیرآبادی کے نام باعتبار ترقیب یہ غالب کا دوسرا خط ہے۔۔۔ اور اس پر کوئی تاریخ ثبت نہیں۔ تفضل حسین خاں ہی کے نام اگلے (باعتبار ترقیب تیسرے) خط سے معلوم ہوتا ہے کہ نواب ٹولک نے غالب کی اس

۱۔ اردو میں اس فارسی عبارت کی ہو ہو 'ترجیع' :

”۔۔۔ شاید آپ بھی جلد ہی آگرے سے ٹولک روانہ ہونے والے ہوں اور وہاں پہنچ کر یہ عریضہ جو طالع یار خاں کو دے رہا ہوں ، آپ کی نظر سے گزرے ۔ اس دفعہ طالع یار خاں نے جس سے میرے دیرینہ مراسم ہیں ، مجھ سے ایک بڑے مشکل کام کی فرمائش کی ۔ ہانک کے داؤ پیچ پر ایک مختصر ہندی رسالے کا فارسی میں ترجمہ کرنے کو کہا اور یہ مشورہ دیا کہ اس خدمت کی انجام دہی نواب معلی القاب [نواب صاحب ، ٹولک ، نواب وزیر محمد خان] کی خوشنودی مزاج کا سبب ہوگی۔ میں چونکہ ان کے خوانہ جود و کرم کا زلہ خوار ہوں اور سپاس نعمت مجھ پر فرض ہے ، میں نے اس مشکل کام کے لیے قلم اٹھایا اور ایک رسالہ دیباچے اور خاتمے پر مشتمل ترقیب دے کر ، انہیں کو دے دیا اور ایک عرضداشت بھی لکھ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

عرضداشت کا ، جو رسالہ در ”آئین پیچہای بانک“ کے ساتھ بھیجی گئی تھی ، کوئی جواب نہیں دیا ، غالب نے اسے شدت سے محسوس کیا اور بہت ملول ہوئے ۔

اس خط پر یکم ربیع الاول ۱۲۶۱ھ (۱۰ - مارچ ۱۸۴۵ء) کی تاریخ درج ہے ، جس سے قیاس کیا جا سکتا ہے کہ بانک کے داؤ بیچ سے متعلق اس رسالے کے ترجمہ و ترتیب کا کام مذکورہ تاریخ (۱۰ - مارچ ۱۸۴۵ء) سے کچھ پہلے انجام پایا ہوگا — اس خط کی ”ہر گشتی“ دیدنی ہے ۔ اس سے غالب کی

(پہلے صفحے کا ہقیہ حاشیہ)

کے ساتھ کر دی تا کہ اس وسیلے سے یہ آرزو بر آئے کہ نواب صاحب کی توقع میرے نام صادر ہو ۔

دیباچے کے مضمون کی داد پہلے آپ سے اور پھر غلامی مولوی ظہورالدین علی سے چاہتا ہوں کہ مدوح کا ذکر کن الفاظ میں کیا ہے اور فن بانک کی تعریف کس انداز سے کی ہے اور اس کے ساتھ دیباچے اور رسالے کی عبارت میں اسلوب بیان کی جدت کو کہیں ہاتھ سے نہیں جانے دیا ہے ۔ بیان کا اسلوب برابر قائم رہا ہے ۔ بالیں ہمہ جالتا ہوں کہ اپنی جادو بیانی پر فخر اس وقت کر سکتا ہوں اور مجھے اپنی کاوش کی داد ، اس وقت ملے گی کہ ہند کان نواب صاحب سلطان نشان میرے انداز بیان کو پسند فرمائیں ۔

اس عرض مدعا کے بعد قلم ہاتھ سے رکھتا ہوں اور خط کو اس دعا پر ختم کر کے تمہ کوٹا ہوں : ”عمر فراوان باد و دولت روز افزون ، سبب“

[تحقیقی نامہ : باغ دو در ، سید وزیرالحسن عابدی ،

بہ اشاعت ثانی ، صفحہ ۵۱ - ۵۲]

افتادِ مزاج پر روشنی پڑتی ہے ، اور آن کی خود نگری و خود داری کی بڑی دیکھی ، اور منہ بولتی تصویر سامنے آتی ہے ۔ بہر طور بانک کے فن پر غالب کا یہ رسالہ ابھی منصبِ شہود پر نہیں آیا ۔ عجب نہیں کہ غالب کی یہ ادبی یادگار ٹونک کے کسی شخصی ذخیرہ کتب میں محفوظ ، لیکن دی بڑی ہو اور حسنِ اتفاق یا تلاش سے کبھی دستیاب ہو جائے ۔

۱۔ خط کے اصل فارسی متن اور اردو ترجمے کے لیے دیکھیے ، بالترتیب :

۱۔ باغِ دو در ، طبع ثانی ، صفحہ ۱۴۶ + ۱۴۸

۲۔ تخلیق نامہ باغِ دو در ، سید وزیر الحسن عابدی ،

صفحہ ۵۲ - ۵۵

۲۔ قصہ کہانی کی کتاب (اردو)

○ فی بطنِ شاعر ، بزمانہ : دسمبر و بہ بعد ۱۸۵۸ء

غالب کے خطوں میں ایک اور کتاب کا ذکر بھی آیا ہے ، لیکن کہیں اس کا سراغ نہیں ملتا ، اور قیاس کہنا ہے کہ یہ لکھی نہیں گئی ، محض تجویز کی حد تک ہی رہ گئی ۔ غالب سے اس کی فرمائش ، ہنری اسٹورٹ ریڈا نے کی تھی ۔ فرمائش یہ تھی کہ وہ اردو نثر میں ایک مستقل کتاب لکھ دیں ۔ منشی شیو نرائن آرام کے نام ، ۱۱ - دسمبر ۱۸۵۸ء کے ایک خط میں غالب نے اول اول اس فرمائش کا ذکر ان لفظوں میں

۱۔ ہنری اسٹورٹ ریڈا ، ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن صوبہ شال مغربی،

کا ذکر غالب کے خطوں میں سب سے پہلے مرزا تفتہ کے نام

۲۔ نومبر ۱۸۵۸ء کے ایک خط میں آیا ہے :

”ہنری اسٹورٹ ریڈا صاحب ممالک مغربی کے

مدرسوں کے ناظم اور گورنمنٹ کے بڑے مصاحب

ہیں ۔ اس کے دنوں میں ایک ملاقات ، میری

ان کی ہوئی تھی۔۔۔۔۔“

کارسین دتاسی نے اپنے خطبات میں ریڈا کا ذکر اکثر کیا ہے ۔

خصوصیت سے دیکھئے ، بارہواں خطبہ ۲ - دسمبر ۱۸۶۱ء

صفحہ ۳۰۵ و ۳۰۶

کیا ہے :

”جناب ہنری اسٹورٹ ریڈ صاحب کو ابھی میں خط نہیں لکھ سکتا۔ ان کی فرمائش ہے : اردو کی ٹر—، وہ الفہام پائے تو اس کے ساتھ ان کو خط لکھوں۔ مگر بھائی، غور کرو، اردو میں اپنے قلم کا زور کیا صرف کروں گا؟ اور اس عبارت میں معافی لازم کیوں کر بھروں گا؟ ابھی تو یہی سوچ رہا ہوں کہ کیا لکھوں؟ کون سی بات، کون سی کہانی، کون سا مضمون، تحریر کروں اور کیا تدبیر کروں؟ تمہاری رائے میں کچھ آئے، تو مجھ کو بتاؤ.....“

چار روز بعد ہی، ۱۵ - دسمبر ۱۸۵۸ء کے خط میں، اپنے اس خط کے جواب کا تقاضا کرتے ہوئے، غالب لکھتے ہیں:

”بھائی، یہ بات تو کچھ نہیں کہ تم خط کا جواب نہیں لکھتے۔ خیر، دیر سے لکھو، اگر شتاب نہیں لکھتے۔ تمہارا خط آیا، اس کے دوسرے دن میں نے جواب بھیجوا یا۔ آج تک تم نے اس کا جواب نہ بھیجا، حال آنکہ اس میں جواب طلب باتیں تھیں یعنی..... ریڈ صاحب کے باب میں، میں نے یہ لکھا تھا کہ جب کچھ اردو کی ٹر ان کے واسطے لکھ لوں گا تو ”دستنبو“ کی خریداری کی خواہش کروں گا۔ معذرتاً تم سے صلاح

۱۔ شیو نرائن، کہ ”دستنبو“ کے ناشر تھے، اس بات کی فکر میں (پانی حادیہ اگلے صفحہ پر)

ہوجھی تھی کہ کس حکایت اور کس روایت کو فارسی سے اردو، کروں۔ تم نے اس بات کا بھی جواب نہ لکھا.....“

اس یاد دہانی کے تین روز بعد، منشی شیو نرائن آرام کا خط آگیا۔ اسی روز، ۱۸ - اگست ۱۸۵۸ء کو غالب نے اس کا جواب تحریر کیا :

”برخوردار، آج اس وقت تمہارا خط..... آیا۔ دل خوش ہوا..... جناب ریڈ صاحب، صابھی کرتے ہیں۔ میں اردو میں اپنا کمال کیا ظاہر کر سکتا ہوں۔ تین مہینے میں گنجائش عبارت آرائی کی کہاں ہے؟ بہت ہو گا کہ میرا اردو، بہ نسبت اوروں کے اردو کے فصیح ہو گا۔ خیر، بہر حال کچھ کروں گا اور اردو میں اپنا زور قلم دکھاؤں گا۔۔۔“

(پہلے صفحے کا باقی حاشیہ)

تھے کہ کتاب بڑی نہ رہ جائے، جلد نکل جائے۔ یہاں ”خریداری کی خواہش“ سے مراد ہے کہ ہنری اسٹورٹ ریڈ اپنے عہدے یعنی مدارس وغیرہ کے لیے ”دستب“ کی کچھ جلدوں کی آکٹھی خریداری کا انتظام کر دیں، نہ یہ کہ وہ ”اپنے لیے“ ایک نسخہ خریدیں! ان کے ذاتی ملاحظے کے لیے تو شیو نرائن اور غالب دونوں، الگ الگ ”دستب“ کا ایک ایک نسخہ ہدیہ کر چکے تھے۔ دیکھیے مرزا قفہ کے لام غالب کا خط، مرقومہ ۷۷ - نومبر ۱۸۵۸ء

مراست کے اس اسلوب سے خیال ہوتا ہے کہ غالب سے اردو نثر میں قصے کہانی کی کتاب تالیف کرنے کی یہ فرمائش ، منشی شیو نرائن کے توسط سے بھی کی گئی ہوگی ، جنہوں نے اسی زمانے میں ”دستنبو“ کا ایک نسخہ ، اس کے چھپتے ہی ، اپنے مطبع ، مفید خلائق کی طرف سے ہنری اسٹورٹ ریڈ کی نذر کیا تھا ۔

کتاب اور اس کے مجوز ، ریڈ صاحب کا ذکر یا اشارہ ، غالب کے ہاں ، قریب بعد کے صرف ایک خط میں اور آیا ہے جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ غالب اردو نثر میں قصے کہانی کی کتاب ترقیب دینے کا وقت نہیں نکال سکے۔۔۔ یا زیادہ صحیح یہ ، کہ ذہنی طور پر ، وہ اس کے لیے آمادہ ہی نہ ہو پائے۔

اوائل جنوری ۱۸۵۹ء کے ایک خط میں ، وہ ضمناً ریڈ صاحب کا ذکر کرنے کے بعد منشی شیو نرائن کو لکھتے ہیں کہ :

”میاں ، اردو کیا لکھوں ؟ میرا یہ منصب ہے کہ مجھ پر اردو کی فرمائش ہو؟ خیر، ہوتی ۔ اب میں کہالیاں قصے کہان ڈھونڈتا پھروں ؟ کتاب نام کومیرے پاس نہیں ، ہنس نہ جائے ، حواس ٹھکانے ہو جائیں ، تو کچھ فکروں ۔ پیٹ پڑیں روٹیاں ، تو سبھی گلاں موٹیاں ۔ زیادہ ، زیادہ۔۔۔ روز ۳۰ شنبہ ، ۳۰۔۔۔ جنوری ۱۸۵۹ء۔۔۔“

ما بعد ، اس مجوزہ کتاب کا ذکر یا سراغ ، غالب کے کسی اور خط میں نہیں ملتا ۔ انھوں نے پنشن مل جانے پر ، اس کتاب کی ”تکر“ کو موقوف رکھنا تھا — پنشن کی اجرائی ، اس ارادے کے پورے ایک سال چار ماہ بعد ، بہت کھکھڑائیں اٹھانے پر ، کہیں ۳۰ مئی ۱۸۶۰ء کو عمل میں آ سکی ۔ لیکن ”حواس ٹھکانے“ ہو جانے اور ”بیٹ پڑیں روٹیاں“ والی شرط ، پھر بھی پوری نہ ہو پائی ۔ اس لیے کہ پنشن کا زور مجتمعه سہ سالہ ، یکمشت ملنے پر ، بہت ضروری قرض ادا کرنے کے بعد (جسے غالب نے ”ادائے حقوق“ کہا ہے) چار سو روپے ان کے ذمے دینے باقی رہے ، اور ان کے پاس صرف ستاسی روپے گیارہ آنے بھی — اور یہ بھی ، بہت رگڑ جھگڑ کر الھیں بھی ، ورنہ ان کا قرض خواہ اور مختار کار خزانے سے روپیہ لے آیا تھا اور اپنا حساب صاف کرائے بغیر ، اس کی ہوا تک دینے کے لیے قیام نہ تھا ۔ اسی زمانے میں مجروح کو لکھتے ہیں :

”.....خزانے سے روپیہ آ گیا ہے ۔ میں نے آنکھ سے دیکھا ہو تو آنکھیں پھوٹیں ۔ بات رہ گئی ، ہت رہ گئی ۔ حاسدوں کو موت آ گئی ۔ دوست شاد ہو گئے ۔ میں جیسا ننکا بھوکا ہوں ، جب تک جیوں گا ، ایسا ہی رہوں گا“.....

۱ ۔ خطوط غالب ، مرآۃ ، مالک رام ، ۱۹۶۳ء صفحہ ۳۷

۲ ۔ خطوط غالب ، مالک رام ، صفحہ ۳۷

۳ ۔ ارضاً ، صفحہ ۳۱۵

اور اسے میں ، اردو نثر لکھنے کی ، برس ڈیڑھ برس پہلے کی فرمائش کا انجام معلوم ! اور پھر خصوصیت سے ایسی فرمائش ، جسے وہ اپنے ”منصب“ سے ویسے ہی فرو تر خیال کرتے تھے۔

پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ”منتخبات اردو“ کے نام سے مطبع ٹولکشور ، لکھنؤ ۱۸۶۱ء کی چھپی ہوئی ایک کتاب موجود ہے ، جس کے سرورق کی عبارت یہ ہے :

”منتخبات اردو۔۔۔ کلکتہ یونیورسٹی کے داخلے کے امتحان کے واسطے کلکتہ یونیورسٹی کے جناب وائس چانسلر صاحب بہادر اور صاحبان سند کیٹ کے ارشاد کے مطابق ہدایت اور اعانت جناب ہنری اسٹوارٹ ریڈ صاحب بہادر ڈائریکٹر پبلک انسٹرکشن مالک مغربی کے ، مولوی محمد کریم بخش میرمنشی محکمہ مذکور نے تالیف کی۔۔۔“

قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ریڈ صاحب نے غالب سے اسی نصابی کتاب کی تالیف یا اس کے لیے کسی ایک قصے کی تصنیف کی فرمائش کی ہوگی ۔

۱۔ مولف محمد کریم بخش کے بارے میں قیمتی معلومات کے لیے دیکھیے مضمون ، از : ملک احمد نواز ، مطبوعہ قومی زبان کراچی

۳۔ اردو زبان کے ظہور کا حال

زمانہ تالیف : ۱۲۸۲ھ ، ۱۸۶۶ء

ماخذ : تذکرہ جلوۂ خضر، حصہ اول، صفیر بلکراسی

طبع اول : مطبوعہ نور الانوار، آره ۱۳۰۲ھ

۱۸۸۳ء

غالب کے عزیز دوست صاحب عالم ماربروی (۱۷۹۶ء۔

۱۸۷۱ء) کے نواسے ، صفیر بلکراسی ' ۱۲۸۰ھ ، ۱۸۶۳ء میں

مرزا غالب کے شاگرد ہوئے اور دو سال بعد مئی ۱۸۶۶ء میں

ایک طویل سفر کر کے مرزا غالب کی خدمت میں پہنچے اور

بہت دن تک ان کے پاس مقیم رہے۔ اپنی ملاقات کا حال

آٹھوں نے ”جلوۂ خضر“ میں بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ اس

روداد سے غالب کی ایک تصنیف ، اردو زبان کی ابتدا اور

اس کے نشو و نما کی مختصر تاریخ ، کی نشاندہی ہوتی ہے :

۱۔ صفیر بلکراسی ، سید فرزند احمد : ۹۔ اپریل ۱۸۳۳ء

(۲۸۔ ذی قعدہ ۱۲۳۹ھ) کو اپنی نانیہال ماربرہ (خلع ایش) میں

پیدا ہوئے۔ نظم و نثر پر یکساں حاوی تھے اور اس میں شک

نہیں کہ بدرجہ غایت قادر الکلام تھے۔ متعدد مطبوعہ اور

غیر مطبوعہ تصنیفات ان کی یادگار ہیں۔ بروز دوشنبہ ،

۱۱۔ مئی ۱۸۹۰ء (۲۹۔ رمضان ۱۳۰۷ھ) کی دوپہر کو پشہ

میں انتقال کیا اور آره میں مدفون ہوئے۔

[سائیک رام ، نلامذہ غالب ، ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۹۳ ، ۱۹۵]

”.... مجھ سے اوز حضرت غالب علیہ الرحمۃ سے ایک مرتبہ لکھنؤ اور دہلی کی زبان کے بارے میں گفتگو ہوئی اور سبب اس کا یہ ہوا کہ ان دنوں حضرت اپنے ایک رسالے کا مسودہ اردو زبان کی تحقیق میں کاتب سے لکھوا رہے تھے ، جو میں نے اس کے صاف شدہ اجزاء ہاتھ میں لے لیے ، حضرت نے دیکھ کر فرمایا ، ہاں اس کو دیکھو ، یہ ایک چیز میں نے ان دنوں بہ فرمائش ڈائریکٹر صاحب لکھی ہے ۔

اس میں اردو شاعری کی مختصر تاریخ اور کچھ قواعد تھے ۔ کوئی پانچ چھ جزو کا رسالہ تھا ۔ جناب ڈائریکٹر صاحب نے مولف (جلوۂ خضر ، صفیر بلکرمی) کے نانا حضرت صاحب عالم کو بھی خط لکھا تھا کہ زبان اردو

۱۔ نام : مینہو کیمنسن ، غالب نے ”کیمنسن“ لکھا ہے جو صحیح نہیں ۔

۲۔ ڈائریکٹر ایم کیمنسن کا اصل خط ، ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب نے احسن مارہروی مرحوم کے یہاں دیکھا اور اسے اپنی قیمتی تالیف ”احوال غالب“ (۱۹۵۳ء) میں نقل کر دیا ہے ، (ص ۷۵، ۷۶) ۔ اس خط سے بعض متعلقہ امور پر روشنی پڑتی ہے ”اور قیاس غالب ہے کہ مرزا غالب کو بھی اسی خط کی نقل بھیجی گئی ہو گی ۔ اس لیے یہاں پورا خط درج کیا جاتا ہے“ :

عنایت فرمائے دوستان سید صاحب عالم معافی دار مازبرہ
زاد عنایتکم

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

کی تاریخ اور قواعد میں کوئی کتاب لکھ کر بھیج دیجیے ۔
چنانچہ حضرت نے اس کا اہتمام میرے سپرد کیا تھا ،
مگر میں نے اس کا مسودہ درست کر کے بھیج دیا تھا ۔
پھر خدا جانے کیا ہوا ۔ اس طرح حضرت غالب کو بھی
لکھا تھا ۔ وہ اسی رسالے کو لکھوا رہے تھے ۔ الغرض

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

بعد اظہار شوق و مراسم عرفیہ کے واضح رائے محبت
پہنائے ہوئے چونکہ اکثر اوصاف جمیلہ و محامدہ نبلہ آپ کی درباب
واقفیت تاریخ و زبان ذاتی و دیگر فضائل و کمال کے گوش
زد ہیں جانب کے ہوئے ، اس لیے آپ کو برابر دوستانہ اس امر
کی تکلیف دی جاتی ہے کہ اگر آپ کو حال مفصل ایماذ زبان
اردو معلوم ہو تو اس کی کیفیت... تحریر کر کے ، مجھے
منون کیجیے اور اس تحقیقات سے وہ دریافت حال زبان مسطور
مطلوب ہے کہ جس سے حال ، زمانہ ابتدائے اجرائے
اردو اور نیز تصریح اس امر کی کہ کس عہد سے زبان مذکور
داخل نوشت و خواند اہل ہند ہوئی ، معلوم ہو جائے اور
کن کن استادوں نے زبان مذکور میں ابتداء شعر و سخن یا اثر
کے مضامین لکھنے شروع کیے اور کتنے محاورات قدیمہ ، اب
تبدیل ہو گئے اور اس تبدیلی سے اس زبان میں آیا شستگی و
رفتہ آئی یا کسی طرح کا نقص پیدا ہوا ، اور اگر کلام ان
اسانذہ قدیم کے یاد ہوں یا کسی لفظ کرے میں آپ کی نظر سے
گزرے ہوں تو بطور مشنہ نمونہ از خردارے ، سلک تحریر فرما
کر منون کریں اور جو کوئی کتاب حاوی ان امور کی مل
سکے اس کو بطور عاریت یا بہ قیمت جیسا مناسب ہو ، (عطا)
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اسی رسالے کو پڑھنے میں کچھ دہلی و لکھنؤ کی زبان کا ذکر آ گیا۔۔۔۔۔“

[سفیر بلگرمی، جلوغضیر، حصہ اول، ص ۲۳۵-۲۳۶ در ذکر مومن]

خود غالب کے ایک خط بنام خواجہ غلام غوث بے خبر سے اس کی توثیق ہوتی ہے کہ غالب نے ڈائریکٹر تعلیمات میتھیو کیمپسن کی فرمائش پر اردو زبان کے ظہور کا حال لکھا تھا۔ دوشنبہ، ۲۳۔ جولائی ۱۸۹۶ء کے ایک خط میں غالب لکھتے ہیں :

”جناب کیمپسن صاحب بہادر افسر مدارس عرب و شہل کا باوجود عدم تعارف، خط مجھ کو آیا۔ کچھ اردو زبان کے ظہور کا حال پوچھا تھا، اس کا جواب لکھ بھیجا نظم و نثر اردو طلب کی تھی۔ مجموعہ نظم بھیج دیا، نثر کے باب میں..... لکھا کہ.....مجموعہ چھاپا جاتا

(پہلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

فرمائیں، نہایت موجب احسان ہندی ہوگا اور چونکہ جس کتاب کا ابی جانب کو قصد تالیف ہے اور جس کی امداد کے لیے آپ کو تکلیف دی گئی ہے، اس میں حال شعراء وغیرہ کا بقید نام و مسکن و زمانہ لکھا جائے گا، آپ جو کیفیت ان استادوں کی تحریر فرمائیں تو اس میں اسور صدر کا لحاظ رہے۔ فقط،
العراق، ۶ جون ۱۸۹۶ء رقیبہ الشوق،

کیمپ، کوہ منصوری ایم۔ کیمپسن

۱۔ مرتضیٰ حسین فاضل، عود ہندی، طبع مجلس، لاہور صفحہ ۳۳۲

ہے۔ بعد انطباع و حصول اطلاع..... منکا کر بھیج
دوں گا.....“

لیکن ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کا خیال ہے کہ :

”غالب نے اردو زبان کی تحقیق میں کوئی رسالہ پانچ چھ
جزو کا لکھا تھا ، یہ نقلِ نظر ہے۔ صغیر کے علاوہ اس
رسالے کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔ خود غالب کی تحریروں
میں اس کا پتا نہیں۔ اس قدر اہم موضوع پر ان کی
کوئی تصنیف ہوتی تو اور معاصرین بھی اس کا ذکر ضرور
کرتے اور وہ کتاب اس قدر جلد فنا بھی نہ ہو جاتی۔
خود غالب کے ایک خط [مذکور الصدر ، بنام خواجہ
غلام غوث بے خبر] سے اس کے خلاف مشرّح ہوتا ہے...
قابلِ غور اس پر یہ ہے کہ غالب ، کسی کتاب کی تصنیف
کا ذکر نہیں کرتے : ”خط مجھ کو آیا..... اس کا جواب
لکھ بھیجا“ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بس اس کے
جواب میں ایک خط لکھ دیا۔ ممکن ہے وہ خط کچھ
طویل ہو ، لیکن پوری کتاب لکھی ہو ، یہ قرین
قیاس نہیں.....“

[احوال غالب ، صفحہ ۷۴ ، ۷۵]

غالب کے خط سے ”صاف“ تو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ”بس“ کیمپسن
کے ”جواب میں ایک خط لکھ دیا“ ہو..... کیمپسن کے استفسار
تفصیل طلب تھے ، ان کے جواب ”پانچ چھ جزو“ سے کم میں
مہا بھی کیا سکتے تھے۔ غالب نے بالتصراحت اگر مذکورہ خط

میں ”کتاب یا رسالے“ کا لفظ استعمال نہیں کیا ، تو اس کے لازماً یہ معنی نہیں کہ انہوں نے اس موضوع پر استفسارات کے جواب کی فرمائش میں ، کوئی کتاب یا رسالہ تصنیف بھی نہ کیا ہو، الّا یہ کہ واقعی خارجاً کسی معتبر ذریعے سے اس کی تردید ہوتی ہو۔ اس کا ہارِ ثبوت ابھی باقی ہے، جب کہ اس کے بالعکس ایک معاصر عینی شہادت موجود ہے۔ اس لیے یہ نہ ماننے کی کوئی وجہ نہیں کہ غالب نے اردو زبان کی ابتدا اور اس کی نشو و نما کی مختصر تاریخ مع اضافہ قواعدِ اردو لکھی۔ وہ کہیں نہ کہیں ضرور بڑی ہو گی ، اگر دستِ بردِ زمانہ کے ہاتھوں تباہ و برباد نہیں ہو چکی —

۴۔ ناتمام اردو قصہ

○ تالیف : فروری ۱۸۶۹ء

ماخذ : ”یادگار غالب“ ۱۸۹۷ء

”یادگار غالب“ میں حالی نے غالب کی ”نثرِ اردو“ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

”.... مرزا کی اردو نثر میں ، زیادہ تر خطوط و رقعات ہیں اس کے سوا چند اجزا ایک ناتمام قصے کے بھی ہیں جو مرزا نے مرنے سے چند روز پہلے لکھنا شروع کیا تھا۔“

لیکن حالی کی اس نشاندہی اور شہادت کے باوجود مجھے اس میں تامل ہے کہ غالب نے ”مرنے سے چند روز پہلے“ کوئی اردو قصہ لکھنا شروع کیا ہوگا ، اس لیے کہ دوسری طرف خود حالی ہی کے بقول :

”... مرنے سے چند روز پہلے بے ہوشی طاری ہو گئی تھی ۔ پھر پھر ، دو دو پھر کے بعد چند منٹ کے لیے آفاقہ ہو جاتا ، پھر بے ہوش ہو جاتے تھے...“

* * *

”.... مرنے سے کئی برس پہلے سے چلنا پھرنا بالکل موقوف ہو گیا تھا ۔ اکثر اوقات ہلنگ پر پڑے رہتے

تھے ۔ غذا کچھ نہ رہی تھی ۔ چھ چھ ، سات سات
دن میں ، اجابت ہوتی تھی“

* * *

”... آخر عمر میں موت کی بہت آرزو کیا کرتے تھے
... بہت سی باتیں اور حکایتیں ان سے منقول ہیں ،
جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ وہ آخر عمر میں مرتے
تک کس قدر آرزو مند تھے ...“

* * *

”... جس روز انتقال ہوا ، اس سے شاید ایک روز
پہلے ، میں ان کی عیادت کو گیا تھا ۔ اس وقت کئی
پہر کے بعد اتفاق ہوا تھا اور نواب علاؤ الدین احمد
خان مرحوم کے خط کا جواب لکھوا رہے تھے ۔ انہوں
نے لوہارو سے حال پوچھا تھا ، اس کے جواب میں ایک
فقیر اور ایک فارسی شعر جو غالباً شیخ سعدی کا تھا ،
لکھوایا ۔ فقرہ یہ تھا :

”بیرا حال مجھ سے کیا پوچھتے ہو ، ایک آدمہ روز میں
ہمسایوں سے پوچھنا۔“

* * *

”... مرنے سے پہلے ، اکثر یہ شعر وردِ زبان رہتا تھا :

دم واپسیں بر سرِ راہ ہے
عزیزو! اب ، اللہ ہی اللہ ہے“

* * *

”اخیر عمر اور مرض الموت کی حالت“ کے تحت حالی کے یہ بیانات مظہر ہیں کہ آخر آخر، غالب کی حالت اتنی خستہ و خراب ہو چکی تھی کہ خط وغیرہ تک کا جواب وہ خود نہیں لکھ پاتے تھے، دوسروں سے لکھواتے تھے۔ ایسے میں یہ بات، گو حالی ہی کی کہی ہوئی ہے، جی کو نہیں لگتی کہ غالب نے کوئی قصہ ”مرنے سے چند روز پہلے لکھنا شروع کیا تھا“

اس موقع کو، حالی سے مقدم ایک نادر و معاصر ماخذ سے بھی ثبوت پہنچتی ہے۔ میری مراد میرمہدی مجروح کے ایک مضمون سے ہے جو غالب کے انتقال کے فوراً بعد ۱۷ - فروری ۱۸۶۹ء کے اکمل الاخبار، دہلی میں شائع ہوا اور جسے غالب کے بعد غالب کے حالات میں پہلا مضمون خیال کرنا چاہیے۔ مجروح لکھتے ہیں کہ :

”.... جناب مرحوم دو تین مہینے صاحب فراش رہے۔ ضعف و لقاہت کے صدے سے۔ آٹھ دن انتقال سے پہلے کھانا پینا ترک فرمایا، اس دنیائے فانی سے بالکل دل اٹھایا۔“

ایسے میں کہ وہ، دو تین مہینے صاحب فراش رہے، ضعف و لقاہت کے صدے سے۔ آٹھ دن، انتقال سے پہلے، کھانا پینا تک ترک ہوا۔ اس دنیائے فانی سے بالکل دل اٹھایا باور نہیں آتا کہ انہوں نے کیوں کر ”مرنے سے چند روز پہلے“

۱۔ اکمل الاخبار، دہلی جلد ۴ نمبر ۷ مطبوعہ ۱۷ - فروری ۱۸۶۹ء

روز چار شہدہ مطابق ۴ - ذی قعدہ ۱۲۸۵ھ صفحہ ۵۵

کسی قصے کی تصنیف کا ڈول ڈالا ہوگا۔ اور خصوصیت سے اس صورت میں تو اور بھی کہ اس سبب ”نا تمام اردو قصے کے اجزاء“ کہیں دستیاب بھی نہیں ہوتے۔

یہاں ایک شے کا اظہار کر دینا بے عمل نہ ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ حالی نے ”چند برس“ لکھا ہو، اور سہو کتابت سے یہ ”چند روز“ ہو گیا ہو! یا، ”چند برس“ کی جگہ روانی میں حالی ہی کے قلم ہی سے ”چند روز“ نکل گیا ہو، گو اس سے مقصود یہ نہ ہو۔

اگر حالی کے اس عبارت : ”مرنے سے چند روز پہلے“ کو ”... چند برس پہلے“ مان لیا جائے تو اس صورت میں حالی کا اشارہ اس قصے کی طرف ہو سکتا ہے، ہنری اسٹورٹ ریڈ کے حوالے سے جس کا ذکر غالب نے دسمبر ۱۸۵۸ء کے اپنے بعض مکتیب موسومہ شیو نرائن میں کیا ہے۔ لیکن یہ محض تاویل ہوگی۔ اس لیے کہ ریڈ صاحب کی فرمائش پر غالب اپنے انتقال سے کوئی دس گیارہ برس پہلے ”قصہ کہانی“ لکھنے کے چکر میں پڑے تھے۔ دس گیارہ برس کی اچھی خاصی مدت کے لیے حالی کا ”چند برس لکھنا“ بھی، بجائے خود عملِ نفاذ ہوتا۔

د - سرگزشت ، نکات و لطائف

[غالب کے اپنے الفاظ میں]

غالب کی وفات کے بعد جہاں اُن کی بہت سی غیر معروف
تحریریں ، منظر عام پر آئیں ، وہاں بعض صورتوں میں
یہ بھی ہوا کہ ان کی پچھلی تحریریں نئی ترتیب کے
ساتھ اس طرح پیش کی گئیں کہ یہ بچائے خود ، ایک
نئی اور ’مستقل‘ کتاب کا مزا دیتی ہیں ۔

مستقل

- ۱ - نکاتِ غالب ، نظامی بدایونی ۱۹۲۰ء
- ۲ - مرزا غالب کا روزنامہ ، حسن نظامی ۱۹۲۲ء
- ۳ - سرگزشتِ غالب ، مرزا محمد بشیر ۱۹۳۲ء
- ۴ - غالب کی آپ بیتی ، انثار احمد فاروقی ۱۹۶۴ء
- ۵ - سرگزشتِ غالب ، ناصر عابدی ۱۹۶۵ء
- ۶ - فرہنگِ غالب ، امتیاز علی خان عرشی ۱۹۴۷ء
- ۷ - لطائفِ غالب ، حکیم محمد حسن میرٹھی ۱۹۰۴ء
- ۸ - لطائفِ غالب ، مسز ایم ۔ اے شاہ ۱۹۳۸ء
- ۹ - غالب کے لطیفے ، مفتی انتظام اللہ شہابی ۱۹۴۷ء
- ۱۰ - لطائفِ غالب ، فیاض نیازی ۱۹۶۶ء

۱۔ نکاتِ غالب

[خود نوشت سوانح ، نکات ، لطائف و ظرائف]

مرتبہ : نظامی ہدایوں

○ طبع اول : نظامی پریس ، ہدایوں

۱۶ - جنوری ۱۹۲۰ء

ضخامت : ۷۲ صفحات

سائز : ۲۰ × ۳۰ / ۱۶

کتاب کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں غالب کی سرگزشت ، غالب ہی کے لفظوں میں : یعنی رقعات میں غالب نے جہاں جہاں اپنا ذکر کیا ہے، مرتب نے اس سب کو یکجا کر دیا ہے۔ دوسرے حصے میں ادبی نکتے ہیں، یہ بھی غالب کے رقعات ہی سے جمع کیے گئے ہیں۔ تیسرا حصہ مرزا صاحب کے لطائف پر مشتمل ہے۔ مرتب نے اپنی طرف سے کہیں کچھ اضافہ نہیں کیا، البتہ سلیقے سے ان سب چیزوں کو جمع کر دیا ہے۔ کہیں کہیں وضاحت کی غرض سے نوٹ ضرور دینے پڑے ہیں لیکن ان میں بھی زیادہ تر غالب کی عبارتوں کے اقتباس کہپائے گئے ہیں۔

۲۔ مرزا غالب کا روزنامہ

[غدر دہلی کے افسانوں کا ساتواں حصہ]

مرتبہ: خواجہ حسن نظامی دہلوی

○ طبع اول: ۱۹۲۲ء

○ طبع دوم: جون ۱۹۲۴ء

○ طبع سوم: محبوب المطابع پرنٹنگ پریس، دہلی

۱۹۳۰ء

ضخامت: ۵۸ صفحات

سائز: ۱۸ × ۲۲/۸

”غالب کے خطوط میں جہاں جہاں غدر کا ذکر ضمناً آیا تھا، میں نے پوری تلاش و محنت سے اس کو الگ کر لیا اور ایسے طریقے سے چھانٹا کہ روزنامے کی عبارت معلوم ہونے لگی۔“

[—حسن نظامی]

۳۔ سرگزشتِ غالب

[”لو اب کہانی سنو ، میری سرگزشت میری زبانی سنو“]

مرتبہ : مرزا محمد بشیر

○ طبع اول : عزیزی پریس ، آگرہ ۱۹۳۲ء

ضخاست : ۹۶ صفحات

سائز : ۲۰ × ۳۰ / ۱۶

سولہ ابواب میں غالب کی کہانی ، غالب ہی کے لفظوں میں ، یعنی : غالب کی اپنی تحریروں سے ترتیب دی ہوئی سوانح عمری —

”مرزا محمد بشیر ایم ۔ اے ، بی ۔ بی کی لکھی ہوئی..... ماسٹرالہ کتاب ہے ۔ جس کے متعلق (مرتب) کا خیال یہ ہے کہ مرزا کی آپ اپنی خود ان کے الفاظ میں بغیر کسی حاشیہ آرائی کے ، اب تک کسی نے نہیں پیش کی ۔ گویا ان کی یہ کتاب اس کمی کو پورا کر رہی ہے“

[خیر پرووی ، نگار ، لکھنؤ سی ۔ ۱۹۵۰ء صفحہ ۳۵]

۲۔ غالب کی آپ بیتی

["بوچنے ہیں وہ، کہ غالب کون ہے"]

مرتبہ : نثار احمد فاروق

○ طبع اول : در : نقوش ، آپ بیتی نمبر

جون ۱۹۶۳ء

ضخامت : ۳۱ صفحات (۱ : ۳۵۶-۳۹۶)

سائز : ۲۰ × ۸/۳

○ بار دوم زیر طبع : فروری ۱۹۶۹ء

ناشر : ولید میر ، ناظم ، کتابیات ، لاہور

ضخامت : لگ بھگ ۱۰۰ صفحات

سائز : ۱۸ × ۵/۲۲

یہ آپ بیتی غالب کے مکاتیب کی مدد سے ، بڑے

حسن و سلیقے کے ساتھ ۲ چار ابواب میں ترتیب دی گئی ہے۔

۵۔ سرگزشتِ غالب

[مع نکات و لطائف]

مرتبہ : ناصر عابدی

مطبوعہ : الکتاب ، کراچی ، ماہد ۱۹۹۵ء

ضخامت : ۹۶ صفحات

سائز : ۲۰ x ۳۰ / ۱۶

غالب کی یہ کہانی ، غالب کی زبانی۔۔۔ حال میں شائع ہوئی ہے اور اس سلسلے کی پچھلی کتابوں ہی کی باز گشت ہے ، اس ”اضافی حسن“ کے ساتھ کہ انتہائی بد مذاق سے شائع کی گئی ہے :

”.....مرزا غالب کو ”کوئی گہرا زخم لگانے“ کی فکر میں : آن کی مٹی پلید کرنے کے لیے میں نے ، انہیں کے خطوط سے ، آن کی سوانح حیات مرتب کردی ۔ میرا

۱۔ افکار ، کراچی فروری مارچ ۱۹۹۶ء (صفحہ ۲۹) میں غالب پر ”زیر طبع“ کتابوں کے تحت اس نوع کی ایک کوشش ”غالب کی کہانی خود اس کی زبانی“ مرتبہ : صغیر خاں ، کا ذکر بھی آیا ہے ، لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کی اشاعت عمل میں آئی یا نہیں ۔

خیال ہے کہ میری اس حرکت سے اُن کی روح بہت خوش ہوگی ۔۔۔“

[عرض مرتب ، صفحہ ۸]

کتاب پوش (فلیپ) پر ”ناضل“ مرتب نے ، جو خود ہی اس کتاب کے ناشر ہیں ”بہ زعمِ خود“ اپنی تصویر بھی شائع کی ہے اور یہ اعتراف کیا ہے کہ اصل مقصد اپنی تصویر شائع کرانا تھا ، کتاب تو اس کا غرض جواز اور پھانہ ہے۔

۶۔ فرہنگِ غالب

[غالب کے اپنے الفاظ میں]

مرتبہ : امتیاز علی خان عرشی

○ طبع اول : اشاعت خانہ رامپور ، ناظم برقی پریس،

۱۹۳۷ء

سول ایجنٹ : آزاد کتاب گھر کلاں محل ، دہلی

ضخامت : ۲۹۶ صفحات

سائز : ۲۰ × ۱۶/۲۰

فارسی ، عربی ، ترکی ، سنسکرت ، ہندی اور اردو لغات

کی تحقیق و تشریح ، سرزا غالب کے اپنے الفاظ میں :

”چونکہ اس کا ہر ہر لفظ غالب ہی کا تراویدہ قلم تھا ،

میں نے اس کا نام ”فرہنگِ غالب“ مجویز کیا ہے“

[عرشی ، دیباچہ ”فرہنگِ غالب“ صفحہ ۲۱]

”غالب کو لغات سے ہمیشہ دلچسپی رہی۔ ان کی

تصنیفات میں سینکڑوں الفاظ کے معنی سے متعلق بحث

۱۔ عرشی صاحب کی اس کتاب ”فرہنگِ غالب“ کا اصل مسودہ ،

جو بختیار مؤلف ہے یا جس کے اوراق خود مولانا عرشی

نے تالیف کیے ہیں ، حکیم عبدالحمید صاحب کے اصرار پر غالب

اکادمی ، نئی دہلی کی لائبریری میں محفوظ کر دیا گیا ہے ۔

ہے۔ مولانا عرشی نے اس کتاب میں یہ تمام معلومات جمع کر دی ہیں۔ اس طرح گویا غالب کی ایک نئی کتاب مرتب ہو گئی ہے۔ دیباچے میں ہندوستانی لغت نویسوں کی فہرست اور ان کے کام کا جائزہ لیا گیا ہے۔

[اکبر علی خان، لذر عرشی، دہلی ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۲]

۷۔ لطائفِ غالب

مرتبہ : حکیم محمد حسن میرٹھی

مطبوعہ : ناسی پریس ، میرٹھ م ۱۹۰۷ء

۸۔ لطائفِ غالب

[غالب کے ۷۷ لطائف کا مجموعہ]

مرتبہ : مسز ایم ۔ اے ۔ شاہ

مطبوعہ : مکتبہ پنجاب ، لاہور ۱۹۳۸ء (۹)

۹۔ غالب کے لطیفے

مترجم : مفتی انتظام اللہ شملوی

مطبوعہ : حالی پبلشنگ ہاؤس ، دہلی ، ۱۹۴۷ء

۱۰۔ لطائفِ غالب

مترجم : فتیاض نیازی

مطبوعہ : خان اکیڈمی ، لاہور ، ۱۹۶۶ء

تیسرا باب :

متفرقاتِ غالب

۱۔ کلامِ غالب

پ۔ مکاتیبِ غالب

ج۔ غالب کی دیگر تحریریں

د۔ 'معاصر' خطی نسخے ، اہم ایڈیشن

الف۔ کلامِ غالب

”میرا کلام ، میرے پاس کبھی کچھ نہیں رہا ۔
نواب ضیاء الدین احمد خاں اور حسین مرزا جمع
کر لیتے تھے جو میں نے کہا ، انہوں نے لکھ
لیا ۔ اُن دونوں کے کھر لٹ گئے ۔ ہزاروں روپے
کے کتاب خانے برباد ہوئے ، اب میں اپنے کلام
کے دیکھنے کو ترستا ہوں ۔ ۔ ۔“

_____غالب

”غالب کا (بہت سا) اُردو (فارسی) کلام ابھی
تک بکھرا ہڑا ہے ۔ اس بات کی ضرورت ہے کہ
تمام متفرق چیزوں کو یک جا کر کے یہ صورت
کلیات چھاپا جائے ۔ ۔ ۔“

_____، ولانا غلام رسول مہر

- ۱۔ مرزا غالب کے چند غیر مطبوعہ اشعار
متعارفہ: آرزو، مختارالدین احمد (ڈاکٹر)
- ۱۔ رسالہ ایشیا، میرٹھ، ۱۹۴۰ء
- ۲۔ ہایوں، لاہور جنوری ۱۹۴۱ء
- ۲۔ مرزا غالب کا کچھ لایاب کلام
متعارفہ: آرزو، مختارالدین احمد (ڈاکٹر)
- ۱۔ ادبی دنیا، لاہور سالنامہ ۱۹۴۱ء صفحہ ۹۳
- ۳۔ فردیات (۱، ۲، شعر)، نوادر غالب
متعارفہ: آرزو، مختارالدین احمد (ڈاکٹر)
- ۱۔ تذکرہ عمدہ منتخب، سرور
- ۲۔ عیارالشعرا، خوب چند ذکا
- ۳۔ علی گڑھ میگزین، غالب نمبر ۱۹۴۹ء صفحہ ۱۰
- ۴۔ غالب کا ایک فارسی قطعہ (لایاب)
متعارفہ: آرزو، مختارالدین احمد، ڈاکٹر
- ۱۔ تذکرہ غوثیہ (غوث علی شاہ قلندر)،
صفحہ ۳۵۵ - ۳۵۶
- ۲۔ احوال غالب، علی گڑھ، ۱۹۵۳ء
صفحہ ۳۳، ۳۴
- ۵۔ مرزا غالب کا غیر مطبوعہ کلام (قصیدہ)
متعارفہ: آزاد، ابوالکلام
- ۱۔ الملال، کلکتہ ۱۹۱۳ء - جون ۱۹۱۳ء

- ۲ - نقاد ، آگرہ جون ۱۹۱۳ء
- ۳ - زمانہ ، کاتھور جولائی ۱۹۱۳ء
- ۴ - صلائے عام ، دہلی ستمبر ۱۹۱۳ء
- ۵ - مجموعہ " مضامین ابوالکلام " ، جلد دوم
- ۶ - دیوان غالب ، طاہر ایڈیشن ، دہلی ۱۹۳۶ء
صفحہ ۱۴۳
- ۷ - ارمغان غالب ، شیخ محمد اکرام ، بمبئی ،
۱۹۳۳ء صفحہ ۳۱۰-۳۱۲
- ۸ - دیوان غالب ، مالک رام ، دہلی ۱۹۵۷ء ،
صفحہ ۳۰۲ - ۳۰۳
- ۹ - دیوان غالب ، امتیاز علی خان عرشی ،
علی گڑھ ، ۱۹۵۸ء ، صفحہ ۲۸۲ ، ۲۸۳
- ۱۰ - دیوان غالب ، عکسی ، غلام رسول سہر ،
لاہور ، ۱۹۶۷ء صفحہ ۳۳۲ ، ۳۳۳

۶ - غالب کی ایک غیر مطبوعہ غزل
معارفہ : آزاد ، ابوالکلام

- ۱ - الہلال کلکتہ ، یکم جولائی ۱۹۱۳ء
- ۲ - آردو ، اورنگ آباد ، صفدر مرزا پوری
جولائی ۱۹۲۹ء ، صفحہ ۵۳۸ ، ۵۳۹
- ۳ - ہمدرد ، دہلی ، مولانا محمد علی جوہر
- ۴ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۳۰۶-۳۰۷
- ۵ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۲۸۳ ، ۲۸۵

- ۶ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۹۹ ، ۳۰۰
- ۷ - دیوان غالب ، سہر ، صفحہ ۳۲۸
- ۸ - غالب کی غزل ۔ ۔ ۔ فقیر غالب مسکین کا ہے کہن نکیہ
متعارفہ : آزاد ، ابوالکلام
- ۱ - الہلال ، کلکتہ ، ۲۲ - جولائی ۱۹۱۳ء ،
(بیاض ، نواب طالب دہلوی)
- ۲ - دیوان غالب ، نظامی ایڈیشن ۱۹۲۰ء
- ۳ - آردو ، اورنگ آباد ، اکتوبر ۱۹۲۵ء ،
صفحہ ۶۰۲
- ۴ - دیوان غالب ، طاہر ایڈیشن ، صفحہ ۶۳
- ۵ - ارمغانِ غالب ، اکرام ، صفحہ ۳۰۷-۳۰۸
- ۶ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۲۸۵ ، ۲۸۸
- ۷ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۳۰۳
- ۸ - دیوان غالب ، سہر ، صفحہ ۳۳۰
- ۸ - غالب کا ایک مطلع (بھوں کے لیے) ، اور ایک شعر
متعارفہ : احتشام الدین دہلوی
- ۱ - ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۵۰ء ، صفحہ ۲۲
- ۲ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۳۰۲ ، ۳۱۰
- ۹ - غالب کا ایک غیر مطبوعہ قطعہ
متعارفہ : اسد ملتانی
- ۱ - ماہ نو ، کراچی ، ستمبر ۱۹۵۰ء ، صفحہ ۶۶
- ۲ - بہاؤں ، لاہور اکتوبر ۱۹۵۰ء

۱۰۔ غالب کے چھ نئے اشعار کی نشان دہی
از: افسر اسروہی صدیقی

۱۔ قومی زبان، کراچی مارچ ۱۹۶۳ء

صفحہ ۵۵ و ۵۶ بعد

۲۔ فہرست مخطوطات النجمن (اردو) جلد اول،

۱۹۶۵ء، صفحہ ۱۳۰، ۱۳۱

۱۱۔ شہر آشوبِ غالب

متعارفہ: افضل صدیقی

مشرّب، کراچی فروری ۱۹۵۳ء

۱۲۔ غالب کی ایک ناکمل غزل کی تکمیل

[چند نو دریافت شعروں سے]

از: اکبر علی خان

بہاری زبان، علی گڑھ، ۸۔ جنوری ۱۹۶۵ء

۱۳۔ غالب کے تین شعر

متعارفہ: اکرام، شیخ محمد

۱۔ ارمغانِ غالب، صفحہ ۲۵۵، ۳۰۸

۲۔ دیوانِ غالب، نسخہ "عرشی" صفحہ ۳۱۰

۱۴۔ غالب کا غیر مطبوعہ شعر

متعارفہ: جوہر، محمد علی

بحوالہ: نقوش، لاہور آپ بیتی نمبر حصہ اول، صفحہ ۷۸۰

۱۵ - اسرار غالب (غیر مطبوعہ غزل)

متعارفہ : جہاں بانو بیگم نقوی

سب رس، حیدرآباد دکن، جون ۱۹۴۲ء، صفحہ ۹

۱۶ - غالب کی دو غزلیں اور چوبیس متفرق شعر

متعارفہ : حسرت موہانی

ضمیمہ ، دیوان غالب مع شرح حسرت ،

طبع دوم ، ۱۹۵۶ء ، صفحہ ۱۵۹ ، ۱۶۱

۱۷ - ”اہرل فول“ (غالب کی ایک جعلی غیر مطبوعہ غزل !)

مصنف : خلیل ، محمد ابراہیم

۱ - گوہر تعلیم ، بیوپال اہرل ۱۹۳۷ء

۲ - ہاہوں لاہور، (۱۹۳۸ء غلط) اہرل ۱۹۳۹ء

۳ - اخبار منادی ، (حسن نظامی) ، دہلی

[بحوالہ : ڈاکٹر گیان چند، اردوئے معنی ، دہلی

فروری ۱۹۶۰ء ، صفحہ ۹۲]

۴ - مشمولہ ، دیوان غالب ، مالک رام ،

صفحہ ۲۸۶ ، ۲۸۷

۵ - دین و دنیا ، دہلی

۶ - دیوان غالب ، نسخہ ”عرشی“، صفحہ ۳۰۲ ،

۳۹۱ و ۳۹۲ بعد

۷ - دیوان غالب ، سہر ، صفحہ ۳۳۲

۱۸ - کلام غالب (غیر مطبوعہ فارسی قطعے)

متعارفہ : دستوی ، بشیر الحق

نکار ، بھوپال فروری ۱۹۲۳ء

۱۹ - غالب کے غیر مطبوعہ سلام و قصائد

متعارفہ : سہا بھٹادی (علیگ) ، مولانا

مشمولہ : مطالب الغالب ۱۹۲۳ء

(یعنی شرح دیوان غالب)

۲۰ - طائر دل ، قطعہ غالب

متعارفہ : شیدا

۱ - مخزن لاہور ، اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۶۰

۲ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۶۱

۲۱ - غالب کی ایک تضمین (پتنگ/رشتہ دو گردنم افگندہ دوست)

متعارفہ : صفدر مرزا پوری

۱ - آردو ، اورنگ آباد ، جولائی ۱۹۳۱ء ،

صفحہ ۵۱۵ ، ۵۱۷

۲ - حسن خیال ، صفدر مرزا پوری

۳ - یہ دلی ہے (یوسف بخاری) ، صفحہ ۱۷۷ ، ۱۷۸

۴ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۳۰۷ ، ۳۰۸

۵ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۶۶

۶ - دیوان غالب ، مہر ، صفحہ ۳۶۹

۱ - سب سے پہلے ”یادگار غالب“ میں حالی نے اس تضمین کی طرف

اشارہ کیا ، لیکن متن غریب دیا ۔

۱۰ تعارف مزید: معراج الدین دہلوی ، قاضی

۱ - جموں کا اخبار ، لاہور ، جون ۱۹۰۷ء

نمبر ۱۶۲، صفحہ ۳۳

۲ - ہماری زبان ، علی گڑھ ، یکم اپریل ۱۹۶۲ء

صفحہ ۶

۲۲ - قصیدہ در تہنیت غسل صحت نواب یوسف علی خاں

متعارفہ : طالب دہلوی ، مرزا سعید الدین احمد خان بہادر

۱ - رسالہ " کمال " دہلی جنوری ۱۹۱۰ء

۲ - رسالہ البلاغ (ابوالکلام آزاد) ۳۱ مارچ-۱۹۱۶ء

۳ - مکتب غالب، عرشی، طبع چہارم، صفحہ ۱۳۳

۴ - دیوان غالب، مالک رام، صفحہ ۳۰۴، ۳۰۷

۵ - دیوان غالب نسخہ " عرشی " صفحہ ۲۸۰

و بہ بعد

۲۳ - غالب کا ایک فارسی قطعہ " تاریخ (اپنے ترکِ مے ' نوشی پر)

متعارفہ : عابدی ، وزیرالحسن

۱ - آج کل ، دہلی ۱۵ - فروری ۱۹۳۷ء

۲ - باغ دودر، طبع ثانی جولائی ۱۹۶۸ء، صفحہ ۲

۳ - تحقیق نامہ باغ دودر، صفحہ ۱۹۰-۱۹۳

۲۴ - غالب کی ایک نعتیہ تضمین (فارسی)

متعارفہ : عابدی ، وزیرالحسن

۱ - آج کل ، دہلی ۱۵ - فروری ۱۹۳۷ء

۲ - باغ دودر، صفحہ ۹

- ۳۔ تحقیق نامہ باغِ دودر ، صفحہ ۲۳۷
- ۴۔ علی گڑھ میگزین غالب نمبر (آرزو) ، ۱۹۴۹ء
صفحہ ۱۰۰ ، ۱۰۱
- ۵۔ روزنامہ امروز ، لاہور (داؤدی) ۲۲۔ فروری
۱۹۵۳ء
- ۶۔ روح ادب ، کراچی ، (داؤدی) سہ ماہی ،
شمارہ ۳ صفحہ ۸۵
- ۲۵۔ مرزا غالب کا غیر مطبوعہ کلام
متعارفہ : (i) عبدالرزاق ، مولوی
(ii) ناظر عالم
- ۱۔ الناظر ، لکھنؤ مارچ ۱۹۲۹ء ، صفحہ ۱۶
- ۲۔ ماہ نو ، کراچی فروری ۱۹۵۳ء
- ۳۔ دیوان غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۳۰۰
- ۲۶۔ غالب کی ایک غزل
متعارفہ : عبدالرزاق ، مولوی
- ۱۔ رسالہ تحفہ ، حیدرآباد دکن ، جلد ۸ ،
نمبر ۸ ، ۹
- ۲۔ نقوش ، لاہور ، خطوط نمبر ۱۹۹۸ء جلد ۳ ،
صفحہ ۱۱۰ ، ۱۱۱
- ۲۷۔ غالب کا ایک قطعہ بہ روایت بابو پیارے لال
متعارفہ : عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر
- ۱۔ رسالہ دہلی سوسائٹی ، تیسرا شمارہ ۶۷-۱۸۶۶ء

- ۲ - احوالِ غالب ، (آرزو) ، صفحہ ۱۸۷
 ۳ - دیوانِ غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۲۶۳

۲۸ غالب کا فارسی کلام (۹)

از: عبدالقدوس نقوی

برہان ، دہلی فروری مارچ ۱۹۶۸ء

۲۹ - پنج آہنگ کا منظوم اشتہار (۳۳ شعر)

متعارفہ: عبدالودود ، قاضی

- ۱ - اسعدالآخبار ، آگرہ ۱۲ - مارچ ۱۸۳۹ء
 ۲ - آثارِ غالب ، علی گڑھ میگزین ، غالب مہر
 ۱۹۳۹ء صفحہ ۷
 ۳ - دیوانِ غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۲۶۷
 ۴ - قومی زبان ، کراچی ستمبر ۱۹۶۵ء ، صفحہ ۴۰
 ۵ - دیوانِ غالب ، مہر ، صفحہ ۴۰ ، ۴۱ ، ۴۲

۳۰ - غالب کا ایک فارسی قصیدہ

متعارفہ: عبدالودود ، قاضی

- ۱ - ہماری زبان ، علی گڑھ ۲۲ - جنوری ۱۹۶۰ء
 ۲ - تحریک ، دہلی اپریل ۱۹۶۱ء صفحہ ۹۸ ، ۹۹

۳۱ - بادۂ کہن (غالب کی ایک نایاب غزل)

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

- ۱ - نیرنگ ، دہلی جنوری ۱۹۳۰ء

۲ - اردو ، دہلی اپریل ، ۱۹۵۰ء ، صفحہ ۲۲۳

[متعارفہ ، مالک رام]

۳۲ - قصیدہ غالب (نوروز) بہ مدح ہندوگان حضور والا

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱ - دہلی اردو اخبار ، ۳۰ - مارچ ۱۸۵۱ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی ، اپریل ۱۹۵۸ء

۳۳ - غزل : ۔۔۔۔ کہ ہت غالبہ منہ آنے

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱ - دہلی اردو اخبار ، ۱۱ - مئی ۱۸۵۱ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۸۵ء

۳ - دیوان غالب ، نسخہ* عرشی ، صفحہ ۲۳۸-۲۳۹

۳۴ - شہزادہ جوان بہت کا سپہرا

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱ - دہلی اردو اخبار ، ۲۸ - مارچ ۱۸۵۲ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳ - ”نگارستان سخن“ (غالب ، مومن ، ذوق ،)

اگست ۱۸۶۳ء صفحہ ۱۶۳ ، ۱۶۴

۱ - خواجہ احمد فاروق صاحب کی نشان دہی کے مطابق یہی سپہرا

ایک بیاض مکتوبہ ۱۸۵۱ء غزوہ ، اٹلیا آفس ، دہلی میں بھی

موجود ہے ۔ دیکھیے :

[اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء ، صفحہ ۱۲]

۴ - دیوان غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۳۲۳

۵ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۳۷۲

۳۵ - فارسی قصیدہ غالب : شہریار گرہ

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خاں

۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۲ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳ - اردوئے معلیٰ ، دہلی فروری ۱۹۶۰ء صفحہ ۹۱

(متعارفہ خواجہ احمد فاروقی)

۳۶ - غزل : دل ہی تو ہے - - - -

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خاں

۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۱۳ - فروری ۱۸۵۳ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳ - دیوان غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۱۹۲

۴ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۳۵۰

۳۷ - غزل : — ہو گفتگو تو کیوں کر ہو

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خاں

۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۱۶ - مارچ ۱۸۵۳ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳ - دیوان غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۱۹۷

۴ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۳۵۱

۳۸۔ غالب کا قصیدہ : داد کو لا ستم برآلدازد

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱۔ اردو اخبار ، دہلی ۳۔ اپریل ۱۸۵۳ء

۲۔ نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳۹۔ خمسہ غالب - - - - - تعبیر آدھی رہ گئی

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱۔ دہلی ، اردو اخبار ، (تتمہ) ۱۷۔ اپریل ۱۸۵۳ء

۲۔ علی گڑھ میگزین ، غالب بمبئی (آرزو ، بحوالہ

عرشی) ، صفحہ ۹۶ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲

۳۔ نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۴۔ دیوان غالب مالک رام ، صفحہ ۲۹۳-۲۹۸

۵۔ دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۸۹ ، ۲۹۲

۶۔ اردوئے معلیٰ ، دہلی (خواجہ احمد فاروق) ،

فروری ۱۹۶۰ء ، صفحہ ۳۷

۷۔ دیوان غالب ، مہر ، صفحہ ۳۵۹ ، ۳۶۱

۴۰۔ غزل : - - - - - بشر ہے کیا کہے !

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱۔ دہلی ، اردو اخبار ، ۲۴۔ اپریل ۱۸۵۳ء

۲۔ نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳۔ ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۲۶۳

۴۔ دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۲۱۳

۵۔ دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۴۷

۳۱ - غزل : ۔۔۔۔ میرے شیون کو !

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خاں

- ۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۸ - مئی ۱۸۵۳ء
- ۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء
- ۳ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۲۵۲
- ۴ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۱۳۸
- ۵ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۱۹۸

۳۲ - غزل : ۔۔۔ تماشا مرے آگے !

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خاں

- ۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۲۲ - مئی ۱۸۵۳ء
- ۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء
- ۳ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۲۶۶
- ۴ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۲۲۰
- ۵ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۳۸

۳۳ - غزل : ۔۔۔ خواہش بہ دم نکلی !

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خاں

- ۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۱۹ - جون ۱۸۵۳ء
- ۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء
- ۳ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۲۶۸
- ۴ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۲۲۸
- ۵ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۴۹

۴۴ - غزل : سب کہاں ، کجھ لالہ و گلی - - - -

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۲۸ - اگست ۱۸۵۳ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۳ - ارمغان غالب ، اکرام ، صفحہ ۲۳۸

۴ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۱۳۶

۵ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۱۹۱

۴۵ - غالب کا قصیدہ تہیت (شاہ کے غسلِ صحت پر)

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱ - دہلی ، اردو اخبار ، ۳ - دسمبر ۱۸۵۳ء

۲ - نوائے ادب ، بمبئی اپریل ۱۹۵۸ء

۴۶ - غالب کا ایک قطعہ

متعارفہ: عرشی ، امتیاز علی خان

۱ - دبستانِ مذاہب ، خطی نسخہ ، مخزنہ

کتب خانہ رامپور

۲ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۶۲

۴۷ - گفتہ غالب : — گزارش احوال واقعی

متعارفہ: فاروقی ، خواجہ احمد

۱ - بیاض ، مکتوبہ ۱۸۵۱ء ، انڈیا آفس دہلی

۲ - اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء

صفحہ ۱۲

۴۸ - غالب کی ایک غیر مطبوعہ رباعی
متعارفہ: فاروقی ، نثار احمد

صبح ، دہلی پہلا حصہ ، ۱۹۶۲ء

۴۹ - نوادرِ غالب (ایک قطعہ)

متعارفہ: فاروقی ، نثار احمد

۱ - آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۶۳ء ،

صفحہ ۳۸ ، ۳۴

۲ - نگار (پاکستان) ، کراچی ، جولائی ۱۹۶۳ء

صفحہ ۴۵ ، ۵۳

۵۰ - غالب کی ایک غیر مطبوعہ غزل

متعارفہ: فاضل زہدی

رسالہ طوفان ، نواب شاہ ، اگست ۱۹۵۰ء

۵۱ - غالب کا ایک غیر مطبوعہ شعر

متعارفہ: فاضل زہدی

رسالہ طوفان ، نواب شاہ ، جولائی ۱۹۵۱ء

۵۲ - قصیدہ غالب دو مدح لارڈ الکن

متعارفہ: فاضل ، مرتضیٰ حسین

۱ - اودو اخبار ، لکھنؤ ، ۳- دسمبر ۱۸۶۳ء

صفحہ ۸۶۱

۲ - اورینٹل کالج میگزین ، لاہور فروری ۱۹۵۲ء

صفحہ ۶۰-۶۱

- ۳ - باغ دو در ، وزیرالحسن عابدی ، صفحہ ۷۴
۴ - تحقیق نابد ، باغ دو در ، صفحہ ۱۹۷

۵۳ - غالب کی غزل

متعارفہ : فاضل ، سرائضی حسین

- ۱ - ذخیرۃ بالگویند ، ستمبر ۱۸۶۷ء
۲ - اور ٹینٹل کالج میگزین ، لاہور فروری ۱۹۵۲ء
صفحہ ۶۱

۵۴ - غالب کا ایک غیر معروف قطعہ

متعارفہ : فرمان فتح پوری (ڈاکٹر)

ماہنامہ ، افکار نو لاہور فروری ۱۹۹۱ء

۵۵ - ایک نادر قطعہ غالب

متعارفہ : فکری سلطان پوری

ماہ نو ، کراچی فروری ۱۹۵۶ء ، صفحہ ۱۱

۵۶ - غالب کا ایک غیر مطبوعہ قطعہ تاریخ

متعارفہ : فیضان دانش

قومی زبان ، کراچی یکم ۱۶ - مئی ۱۹۶۳ء
صفحہ ۲۳-۲۴

۵۷ - غالب کے دو شعر (۹)

از : قادری ، حامد حسن

سب رس ، حیدر آباد دکن ، مارچ ۱۹۴۲ء

۵۸۔ غالب کے ہانچ شعر (۹)

از: کیفی، ہنٹ دتا قریہ

آج کل، دہلی نومبر ۱۹۴۹ء

۵۹۔ غالب کا ایک قطعہ اور دو شعر

متعارفہ: لائد سوری رام

۱۔ غم خالہ جاوید، جلد اول، صفحہ ۸۱-۸۲

۲۔ دیوان غالب، نسخہ عرشی، صفحہ ۲۹۳-۳۱۲

۶۰۔ غالب کے چھ غیر مطبوعہ شعر اور ایک قطعہ

متعارفہ: مالک رام

دیوان غالب، مالک رام، صفحہ ۳۱۸ و ۳۲۴

۶۱۔ غالب کا ایک گم شدہ قصیدہ

متعارفہ: مالک رام

شاعر، بمبئی سالنامہ، ۱۹۶۰ء

۶۲۔ غالب کا غیر مطبوعہ فارسی کلام

متعارفہ: مالک رام

۱۔ نگار، لکھنؤ، جولائی ۱۹۶۰ء صفحہ ۱۰۴-۱۰۶

۲۔ انکار، کراچی، فروری مارچ ۱۹۶۶ء

صفحہ ۱۴۶-۱۴۸

۶۲۔ غالب کے فارسی قصیدے (کچھ نیا کلام)

متعارفہ : مالک رام

نفوس ، لاہور شاہ ۹۷ ، مارچ ۱۹۶۳ء

صفحہ ۲۱-۳۷

۶۳۔ غالب کا غیر مطبوعہ کلام : چار غزلین

متعارفہ : مجنوں گورکھ پوری / عبدالباری آسی

ایوان ، گورکھ پور ، جنوری ۱۹۳۱ء

۶۴۔ غالب کا کچھ غیر مطبوعہ کلام اور اس کی شانِ ازول

متعارفہ : مسعود حسن رضوی ادیب ، سید

۱۔ الناظر ، لکھنؤ دسمبر ۱۹۳۳ء ، صفحہ

۱۰-۱۸

۲۔ روزنامہ ، انقلاب ، لاہور ہفتہ وار اپڈیشن

۳۔ مشرقیات غالب ، مسعود حسن ، صفحہ

۵-۱۰۶

۴۔ دیوان غالب ، مالک رام، صفحہ ۲۸۱-۲۸۲

۵۔ دیوان غالب ، مہر، صفحہ ۳۷

۶۶۔ غالب کا کچھ غیر مطبوعہ کلام

متعارفہ : مہر ، غلام رسول

غالب ، طبع چہارم ، صفحہ ۳۹۲-۳۹۵

۶۷۔ غالب کا غیر مطبوعہ فارسی قطعہ

متعارفہ : سہر ، غلام رسول

غالب ، طبع چہارم ، صفحہ ۳۷۰ - ۳۷۱

۶۸۔ غالب کے تین شعر (۹)

متعارفہ : سہر ، غلام رسول

دیوان غالب ، سہر ، صفحہ ۳۳۷

۶۹۔ سہرے کے دو شعر ، از : غالب

متعارفہ : ناصر نذیر قرانی

۱۔ لال قلمے کی جھلکیاں

۲۔ دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۳۱۵

۳۔ دیوان غالب ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۳۷۸

۷۰۔ غالب کا غیر مطبوعہ کلام (۹)

متعارفہ : ناطق لکھنوی

معیار ، لکھنؤ ، جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۹-۵

۷۱۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ قطعہ تاریخ

متعارفہ : نصیر الدین علوی ، ڈاکٹر

۱۔ نگار ، لکھنؤ ستمبر ۱۹۳۳ء صفحہ ۳۸

۲۔ روزنامہ اسروز ، لاہور (داؤدی) ۲۲-فروری

۱۹۵۳ء

۳۔ روزنامہ آفاق ، لاہور (داؤدی) ۱۳-فروری

۱۹۵۵ء

۴ - دیوان غالب ، مالک رام ، صفحہ ۳۱۱

۵ - دیوان غالب ، نسخہ "عرشی" صفحہ ۲۶۳ و ۲۶۴ بعد

۶ - دیوان غالب ، مہر ، صفحہ ۳۵۵

۷ - غالب کا ایک شعر (غیر مطبوعہ)

متعارفہ : نور الحسن ہاشمی ، ڈاکٹر

اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء

صفحہ ۷۹-۸۰

۸ - نوادر ادب : غالب کا غیر مطبوعہ کلام

متعارفہ : نیاز فتح پوری/عبدالباری آسی

نگار ، لکھنؤ ، فروری ۱۹۳۱ء ، صفحہ ۶۱-۶۶

۹ - غالب کے اشعار ، جو متداول دیوان میں شامل نہیں

از : نیاز فتح پوری

نگار ، لکھنؤ ، اپریل ۱۹۵۷ء ، صفحہ ۴۲-۴۳

۱۰ - غالب کی ایک نئی غزل

متعارفہ : لیٹر ، حکم چند ، ڈاکٹر

۱ - فروغ اردو ، لکھنؤ ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء

۲ - صحیفہ ، لاہور ، جنوری ۱۹۶۹ء ، صفحہ ۶۳

۳ - سنڈے مشرق ، لاہور ۱۶- فروری ۱۹۶۹ء

صفحہ ۵

۷۶۔ غالب کے چند فلم زدہ اشعار

از: وجاہت علی سندیلوی

۱۔ آج کل، دہلی، فروری ۱۹۵۹ء

۲۔ آئینہ غالب، دہلی ۱۹۶۳ء ۲۱۵-۲۲۵

۷۷۔ کلام غالب

متعارفہ: وجیہ الدین مرزا

آج کل، دہلی جون ۱۹۴۳ء

۷۸۔ غالب کے نئے کلام کا انتخاب

از: ہاشمی فرید آبادی

آردو، اورنگ آباد جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ

۳۱۳-۳۲۲

۷۹۔ نظم اسد اللہ خاں غالب (فارسی)

صلائے عام، دہلی دسمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۳۱-۳۳

۸۰۔ مرثیہ از مرزا غالب

۱۔ صلائے عام، دہلی اپریل ۱۹۱۷ء

۲۔ دیوان غالب، نسخہ عرشی، صفحہ ۲۸۴

۸۱۔ غالب کا قصیدہ والی الور کی بیسویں سالگرہ پر

۱۔ رسالہ آردو، اورنگ آباد، ۱۹۳۵ء

۲۔ دیوان غالب، طاہر ایڈیشن ۱۹۳۳ء

۳۔ دیوان غالب، نسخہ عرشی، صفحہ ۲۷۸-۲۷۹

۸۲۔ غالب کا ایک قطعہ

۱۔ فریاد دہلی، نظامی پریس، ہدایوں،

۱۹۳۱ء، صفحہ ۸۰

- ۲ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۶۲
- ۸۳ - غالب کی ایک غیر مطبوعہ غزل
معیار ، ہالکی پور ، مارچ ۱۹۳۶ء
- ۸۴ - غالب کی ایک نادر مثنوی (بر آئین اکبری)
ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۵۱ء صفحہ ۱۶
- ۸۵ - غالب کی ایک نایاب غزل
ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۱
- ۸۶ - غالب کی ایک غیر مطبوعہ غزل
روز نامہ ملت ، لاہور ، ۱۵ - فروری ۱۹۵۳ء
- ۸۷ - غالب کے آٹھ اشعار (جو مروجہ دواوین میں شامل نہیں):
روز نامہ امروز ، لاہور ، ۲۲ - فروری ۱۹۵۳ء
- ۸۸ - قطعہ تاریخ ، از : غالب
۱ - تذکرہ "سراپا سخن" ، محسن لکھنوی
صفحہ ۲۹۳
- ۲ - آسان العصر ، لکھنؤ ، جلد ۲ نمبر ۵ ،
جولائی ۱۹۱۰ء صفحہ ۶۳
- ۳ - دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، صفحہ ۲۶۲
و بہ بعد
- ۸۹ - خمسہ غالب (اردو)
۱ - بہاری زبان ، علی گڑھ ، ۸ - اگست ۱۹۶۱ء

۲۔ کلیات غالب، نظیر لدھیانوی، لاہور ۱۹۶۶ء

صفحہ ۲۸۷

۹۔ غیر معروف کلام غالب (تین غزلیں)

ماہ نو، کراچی، فروری ۱۹۶۳ء، صفحہ ۱۵



منظرات :

ب۔ مکاتیبِ غالب

”غالب کے . . . جو خط چھپ چکے ہیں ، اُن کے متن کی تصحیح ، جو اب تک شائع نہیں ہوئے ہیں ، اُن کی تلاش ، مکتوب الیہوں کے حالات کی تفتیش ، یہ سب کام ، اردو ادب کی تاریخ کے مرحلے ہیں ۔ جن کا جلد سے جلد طے کرنا ضروری اور لاہدی ہے۔“

— ڈاکٹر عبدالستار صدیقی

”ہندوستان میں تلاش کیا جائے ، تو ابھی بہت سے خطوط کے برآمد ہونے کی امید ہے ۔ یہ سارے خطوط صحیح متن اور مفید حواشی کے ساتھ جلد شائع (ہو جائے) چاہئیں (اور) نئے خطوط کی تلاش (براہر) جاری رکھنی چاہیے۔“

— ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو

۱۔ نواذر غالب (تین خط)

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، (ڈاکٹر)

۱۔ علی گڑھ میگزین ، غالب نمبر ۱۹۳۹ء

صفحہ ۹۷-۹۸

۲۔ آج کل ، دہلی ، جون ۱۹۵۰ء

۳۔ ہیبون ، لاہور ، جولائی ۱۹۵۰ء ، صفحہ

۵۰۳ ، ۵۰۴

۲۔ غالب کے چھ خط (عکس)

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد (ڈاکٹر)

علی گڑھ میگزین ، غالب نمبر ۱۹۳۹ء

۳۔ غالب کے چند لایاب خطوط

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

۱۔ نگار ، لکھنؤ جولائی ۱۹۵۲ء صفحہ ۲۵-۲۷

۲۔ آج کل ، دہلی اگست ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۳-۱۷

(متعارفہ : قاضی عبدالودود)

۳۔ مشرب ، کراچی ، مقالات نمبر ۱۹۵۷ء ،

صفحہ ۱۳۶۰-۱۳۶۵

(متعارفہ : کاظم علی شاداں)

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خارق انجم ،

صفحہ ۳۹ ، ۵۲ ، ۵۵ تا ۵۸

۳۔ غالب کے تین غیر مطبوعہ خطوط

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

۱۔ آج کل ، دہلی ، مئی ۱۹۵۲ء ، صفحہ ۱۹-۲۰

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق المجہم ،

صفحہ ۷۲ ، ۷۵ ، ۸۸

۵۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ فارسی مکتوب

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

اردو ادب ، علی گڑھ جولائی تا دسمبر ۱۹۵۲ء

صفحہ ۹۳-۱۰۰

۶۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ خط اور چند اصلاحیں

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

۱۔ آج کل ، دہلی فروری ۱۹۵۵ء ، صفحہ ۶

۲۔ نقوش ، لاہور ، مکتبہ نمبر ، جلد ۱ ،

نومبر ۱۹۵۷ء صفحہ ۱۰۵

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق المجہم ، صفحہ ۳۷

۷۔ غالب کے خطوط (آلہ)

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

۱۔ نقوش ، مکتبہ نمبر ، جلد ۱ ، صفحہ ۱۰۵-۱۱۱

۲ - نقوش، لاہور، دس سالہ نمبر، اپریل ۱۹۶۰ء،

صفحہ ۵۸۶-۵۷۷

۳ - غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۴۸ ، ۴۷ ، ۴۶ ، ۴۵ ، ۴۴ ، ۴۳ ، ۴۲ ، ۴۱ ، ۴۰ ، ۳۹ ، ۳۸ ، ۳۷ ، ۳۶ ، ۳۵ ، ۳۴ ، ۳۳ ، ۳۲ ، ۳۱ ، ۳۰ ، ۲۹ ، ۲۸ ، ۲۷ ، ۲۶ ، ۲۵ ، ۲۴ ، ۲۳ ، ۲۲ ، ۲۱ ، ۲۰ ، ۱۹ ، ۱۸ ، ۱۷ ، ۱۶ ، ۱۵ ، ۱۴ ، ۱۳ ، ۱۲ ، ۱۱ ، ۱۰ ، ۹ ، ۸ ، ۷ ، ۶ ، ۵ ، ۴ ، ۳ ، ۲ ، ۱

۸ - غالب کے خط ، ایک قدیم مجموعے میں

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

آج کل ، دہلی ، مارچ ۱۹۶۷ء ، صفحہ ۱۰۰-۳

۹ - غالب کا ایک خط (فارسی)

متعارفہ : آغا حسین ، سید

ہمایوں، لاہور، اکتوبر ۱۹۴۱ء صفحہ ۶۵۷، ۶۵۸

۱۰ - غالب کے غیر مطبوعہ خطوط

متعارفہ : آفاق ، آفاق حسین دہلوی

نکار ، لکھنؤ ، مئی ۱۹۴۷ء

۱۱ - مرزا غالب کے چند خطوط

متعارفہ : آفاق ، آفاق حسین دہلوی

ماہ نور، کراچی، فروری ۱۹۴۹ء ، صفحہ ۱۳-۱۶

۱۲۔ مرزا غالب کے تین خط

متعارفہ : اثر ، محمد علی خان ، رام پوری

- ۱۔ آج کل ، دہلی ، ستمبر ۱۹۵۱ء ، صفحہ ۲۵
- ۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق النجم ، صفحہ ۷۸-۸۰

۱۳۔ غالب کے چار خط

متعارفہ : احتشام حسین ، سید

- ۱۔ آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۵۲ء
- ۲۔ مشمولہ : ذوق ادب اور شعور ، ۱۹۵۵ء ، صفحہ ۱۳۶ و ۱۳۷ بعد
- ۳۔ فروغ اردو ، لکھنؤ ، جون ۱۹۶۷ء ، صفحہ ۱۱-۱۰
- ۴۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق النجم ، صفحہ ۹۷ تا ۷۱ و ۷۳
- ۵۔ فنون ، لاہور ، شمارہ (۱) ، ڈاکٹر عبادت پریلوئی :
- ۶۔ نگار ، رامپور ، فروری ۱۹۶۳ء (ایک خط) صفحہ ۲۱
- ۷۔ افکار ، کراچی ، فروری ، مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۵۸-۵۷

۱۴۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ خط (مع عکس)

متعارفہ : اطہر پابوڑی

- ۱۔ آج کل ، دہلی ، ۱۵- فروری ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۰

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۳۶-۳۷

۱۵۔ غالب اور صہبائی کے خطوط

متعارفہ : برنی ، ضیاء الدین احمد

۱۔ معارف ، اعظم گڑھ ، مارچ ۱۹۲۷ء ، صفحہ

۲۱۱

۲۔ اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۱۶ ، ۱۹۶۳ء ،

صفحہ ۳۸-۳۹ (متعارفہ : تحسین سروری)

۱۶۔ رقعات مرزا غالب بنام قدر بلگرامی

متعارفہ : حضرت مویانی

۱۔ ماہنامہ ، اردوئے معلیٰ ، علی گڑھ ، دسمبر

۱۹۰۷ء ، صفحہ ۳-۲۳

۲۔ اردوئے معلیٰ ، غالب (ہر دو حصہ) مع

ضمیمہ ، لاہور ۱۹۲۲ء

(ضمیمہ مرتبہ : سرخوش)

۱۷۔ غالب کے تین خط

متعارفہ : خلیق انجم

غالب کی نادر تحریریں ، ۱۹۶۱ء ، ضمیمہ ،

صفحہ ۱۶۹-۱۷۱

۱۸۔ نامہ غالب (مکتوب الیہ نامعلوم)

متعارفہ : خلیق انجم

غالب کی نادر تحریریں ، ۱۹۹۱ء ، ضمیمہ

صفحہ ۱۷۲ ، ۱۷۳

۱۹۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ خط

متعارفہ : رفعت ، مبارز الدین

۱۔ نگار ، لکھنؤ، اپریل ۱۹۵۱ء ، صفحہ ۱۱-۹

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۹۵-۹۶

۲۰۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ خط

متعارفہ : رہبر ، عہد داؤد (ڈاکٹر)

۱۔ اورینٹل کالج میگزین، لاہور، فروری ۱۹۸۷ء

صفحہ ۵۸-۶۵

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۶۴

۲۱۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ ادبی خط

متعارفہ : شمس بریلوی

۱۔ آج کل، دہلی، ۱۵-اگست ۱۹۴۷ء ، صفحہ ۴۴

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۵۹-۶۰

۲۲۔ مرزا نوشہ غالب کا آخری خط
معارفہ : صدر مرزا پوری

- ۱۔ مرقع ادب ، ۱۹۲۷ء ، صفحہ ۲۲-۲۳
- ۲۔ اردو ، اورنگ آباد ، فروری ۱۹۲۹ء ،
صفحہ ۱۷۹-۱۷۷
- ۳۔ رسالہ ”دین و دنیا“، دہلی
- ۴۔ ہایوں ، لاہور ، اکتوبر ۱۹۳۸ء
- ۵۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،
صفحہ ۸۳ ، ۸۴
- ۶۔ افکار ، کراچی ، فروری مارچ ۱۹۶۶ء ،
صفحہ ۶۳-۶۴
- ۷۔ مجموعہ ”نثر غالب“ ، اردو ، ڈاؤدی ، صفحہ
۳۱۹-۳۲۱

۲۳۔ غالب کے خطوط (پانچ)
معارفہ : صدر مرزا پوری

- ۱۔ مرقع ادب ۱۹۲۷ء ، صفحہ ۱۷-۲۵
 - ۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،
صفحہ ۳۴-۳۵
- [اس سلسلے کا ایک خط سید احمد عزیز
کیفی نے اپنے رسالے ”تصویر جذبات“
(فروری ۱۹۲۳ء) میں شائع کیا۔]

۲۴ - منظوم ورقہ: غالب بنام علائی

متعارفہ: ضیا اللہ خان رام پوری

۱ - معارف، اعظم گڑھ، دسمبر ۱۹۲۲ء،

صفحہ ۳۶۸-۳۶۷

۲ - غالب کی نادر تحریریں، خلیق انجم،

صفحہ ۸۵

۲۵ - غمگین و غالب کے فارسی خطوط

بہ تصحیح: عابدی، وزیر الحسن، سید

اورینٹل کالج میگزین، لاہور، فروری ۱۹۶۳ء

۲۶ - نامہ: غالب بنام فائق

متعارفہ: عبدالحق، ڈاکٹر، مولوی

۱ - تذکرہ مخزنِ شعرا، انجمن ترقی اردو، ہند،

۱۹۳۳ء

۲ - غالب کی نادر تحریریں، خلیق انجم،

صفحہ ۷۳

۲۷ - مرزا غالب کا ایک غیر مطبوعہ خط

متعارفہ: عبدالحق، ڈاکٹر، مولوی

۱ - اردو، اورنگ آباد، جنوری ۱۹۳۳ء،

صفحہ ۱۹۴-۱۹۵

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق الحجم ،

صفحہ ۳۲-۳۳

۲۸۔ مرزا غالب کے دو غیر مطبوعہ خط
متعارفہ : عبدالحق ، ڈاکٹر ، مولوی

۱۔ اردو ، دہلی ، اپریل ۱۹۴۲ء صفحہ ۱۵۱-۱۵۲

۲۔ ہایوں ، لاہور ، جولائی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳۳۸

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق الحجم ،

صفحہ ۳۱-۳۹

۲۹۔ کچھ بکھرے ہوئے ورق (مشمول بر مکاتیبِ غالب)
متعارفہ : عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر

۳۰۔ ماہی ہندوستانی ، الم آباد ، اکتوبر ، دسمبر ،

۱۹۳۳ء صفحہ ۳۶۱-۳۹۶

۳۰۔ کچھ اور بکھرے ورق

متعارفہ : عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر

۱۔ ماہی ہندوستانی ، الم آباد ، جنوری

۱۹۳۴ء صفحہ ۸۸-۱۳۲

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق الحجم ،

صفحہ ۳۰ تا ۳۶ ، ۵۳ ، ۵۴ و ۶۵

۳۱۔ غالب کا ایک فارسی خط (بنام شاد)

متعارفہ : علی ہاشم

۱۔ اردوئے معلیٰ ، علی گڑھ ، اکتوبر ۱۹۰۳ء

۲۔ اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء

صفحہ ۲۴۶

۳۲۔ چند نادر خطوط

متعارفہ : فاروقی ، خواجہ احمد ، ڈاکٹر

۱۔ آج کل ، دہلی ، اپریل ۱۹۵۳ء ، صفحہ ۹

۲۔ غالب کی نادر تحریروں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۶۱

۳۳۔ غالب کے فارسی رقعات بنام حضرت غمگین (۱۱ + ۷)

متعارفہ : فاروقی ، خواجہ احمد ، ڈاکٹر

۱۔ اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۰ء

صفحہ ۱۵۶-۱۳۰

۲۔ اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء

صفحہ ۸۶-۱۰۵

۳۴ - نوادر غالب (۲ خطوط)

متعارفہ : فاروقی ، نثار احمد

لکھنؤ ، لاہور ، شامہ ۹۶ ، جنوری ۱۹۶۳ء

صفحہ ۷-۲۷

۳۵ - نوادر غالب (ایک غیر مطبوعہ خط)

متعارفہ : فاروقی ، نثار احمد

۱ - آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۶۳ء ، صفحہ ۳۸-۳۴

۲ - نگار (پاکستان) ، کراچی ، جولائی ۱۹۶۳ء

صفحہ ۳۵-۵۴

۳۶ - غالب کے ایک اور خط کا انکشاف

متعارفہ : فاضل ، مرتضیٰ حسین

۱ ، نگار ، لکھنؤ ، جون ۱۹۵۰ء ، صفحہ ۳۸-۳۹

۲ - غالب کی نادر تحریریں ، خلیق الفہم ،

صفحہ ۴۹-۵۰

۳۷ - غالب کے تین خط اور ایک تحریر

متعارفہ : فاضل ، مرتضیٰ حسین

۱ - آج کل ، دہلی ، مارچ ۱۹۵۱ء

۲ - ہمایوں ، لاہور ، اپریل ۱۹۵۱ء

۳۸ - غالب کے گیارہ خط

متعارفہ : فاضل ، مرتضیٰ حسین

۱ - انشائے اردو ، (کتاب) ، لاہور ، ۱۸۶۲ء

۲۔ اورینٹل کالج میگزین ، لاہور، فروری ۱۹۵۲ء

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۸۵ (ایک خط ، بنام پیارے لال ؟)

۳۹۔ مہوش بدایونی کے نام غالب کا ایک غیر معروف خط

متعارفہ : فرخ جلالی

۱۔ رسالہ ، سراج سخن ، شاہ جہان پور ، فروری

۱۸۹۳ء ، صفحہ ۲۸

۲۔ آج کل ، دہلی ، فروری ، ۱۹۹۰ء ، صفحہ ۳۳-۳۴

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ، صفحہ ۳۸

۴۔ روز نامہ کوہستان ، لاہور ، ۱۶۔ فروری

۱۹۶۹ء صفحہ ۴

۴۔ مرزا غالب کا ایک غیر مطبوعہ رقعہ

متعارفہ : فرخ حیدر ، سید

۱۔ ادب ، لکھنؤ ، دسمبر ۱۹۳۱ء

۲۔ اردو ، اورنگ آباد جنوری ۱۹۳۲ء ،

صفحہ ۷۱ ، ۷۲

۳۔ ہمایوں ، لاہور مارچ ۱۹۳۲ء

۴۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۹۹-۱۰۰

۴۱۔ سولہ غیر مطبوعہ خطوط غالب مع عکس
متعارفہ : محمد طفیل

نقوش ، لاہور ، خطوط مجید ، جلد اول ۱۹۶۸ء
عکس : صفحہ ۲۰-۱
متن : صفحہ ۷۵-۶۵

۴۲۔ غالب کا ایک منظوم فارسی خط
متعارفہ : مسلم ضیائی

افکار ، کراچی ، فروری مارچ ۱۹۶۶ء ، صفحہ
۲۵۰-۲۴۵

۴۳۔ غالب کا ایک فارسی خط
متعارفہ : مسلم ضیائی

اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۳۰ ، جنوری ۱۹۶۸ء
صفحہ ۸۷-۸۱

۴۴۔ مرزا غالب کے فارسی خطوط (۹)
از : سہیش پرشاد

فطرت ، ستمبر ۱۹۳۳ء

۴۵۔ مرزا غالب کا ایک غیر معروف خط
متعارفہ : سہیش پرشاد

۱۔ زمانہ ، کالجور مئی جون ۱۹۳۹ء ، صفحہ ۱۵۱

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق النجم ،
صفحہ ۶۲ و ۱۵۸

۳۶ - خطوط بنام غالب مع جوابات (تین)

معارفہ : مہیش پرشاد

اردو ادب ، علی گڑھ جنوری ، اپریل ۱۹۵۱ء

۳۷ - مرزا غالب ایک صوفی شاعر کی حیثیت سے

(بعض غیر مطبوعہ خطوط کی روشنی میں)

معارفہ : میکش اکبر آبادی

۱ - آج کل ، دہلی فروری ۱۹۶۰

۲ - مشمولہ : آئینہ غالب ، طبع اول ۱۹۶۳ء

صفحہ ۲۳۹-۲۵۷

۳ - روز نامہ کوہستان ، لاہور ، ۱۶ - فروری

۱۹۶۹ء صفحہ ۸

۳۸ - غالب کے چند منتشر خطوط

معارفہ : نادم سیتا پوری

مشمولہ : غالب نام آورم، لکھنؤ ۱۹۲۲ء

۳۹ - غالب کے دو اور خطوط

معارفہ : نادم سیتا پوری

آج کل ، دہلی مارچ، ۱۹۶۳ء

۵۔ غالب کا ایک نیا خط

متعارفہ : نارنگ ، گوپی چند ، ڈاکٹر

اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۰ء ،

صفحہ ۱۰۱-۹۵

ایسی خط فرخ جلالی صاحب نے آج کل ، دہلی

فروری ۱۹۶۰ء میں پیش کیا ہے

۵۔ غالب کے پانچ نئے اردو خطوط

متعارفہ : نارنگ ، گوپی چند ، ڈاکٹر

اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء ، صفحہ ۷۰-۷۵

۵۲۔ غالب کا ایک غیر مطبوعہ خط

متعارفہ : ناظم الملک

آج کل ، دہلی ، ۱۵ - فروری ۱۹۶۷ء

۵۳۔ مرزا غالب کے بچپن کی ایک تحریر

(غالب کا قدیم ترین مکتوب ، فارسی)

متعارفہ : لذیر احمد ، حافظ

۱۔ معارف ، اعظم گڑھ ، ۱۹۲۶ء ، صفحہ ۳۷۲

۲۔ زمانہ ، کالیورا جولائی ۱۹۳۶ء صفحہ ۲۶

(علم دوست)

۳۔ ہمایوں ، لاہور ، جنوری ۱۹۵۳ء ، صفحہ

۲۶-۲۱ (آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر)

۵۴۔ نامہ: غالب بنام ایڈیٹر اودھ اخبار

متعارفہ: نورانی، امیر حسن، سید

۱۔ اودھ اخبار، لکھنؤ ۲۳۔ اپریل ۱۸۶۲ء،

صفحہ ۲۸۱-۲۸۲

[بحوالہ: کتابیات متعلقہ غالب، تفسیر النعم

۱۹۶۵ء، صفحہ ۶۷]

۵۵۔ نامہ: غالب بنام ایڈیٹر اودھ اخبار

متعارفہ: نورانی، امیر حسین، سید

۱۔ اودھ اخبار، لکھنؤ، ۲۴۔ ستمبر ۱۸۶۲ء

صفحہ ۶۳۲-۶۳۳

[بحوالہ: کتابیات متعلقہ غالب، تفسیر النعم

۱۹۶۵ء، صفحہ ۶۷، ۶۸]

۵۶۔ حضرت غالب مرحوم کے دو خطوط کا عکس

متعارفہ: وصل بلگرامی

مربع، لکھنؤ، مارچ ۱۹۲۶ء

۵۷۔ "س ش ص"،

از: وصی احمد بلگرامی، سید

۱۔ رسالہ ندیم، گپا (پٹنہ)، بہار، مئی ۱۹۲۵ء

۲۔ غالب کی لادری تحریروں، خلیق النجم،

صفحہ ۱۰۴

صفیر ہلگرامی کے ہونے سید وصی احمد ہلگرامی نے اپنے اس مضمون بعنوان ”س ش ص“ میں صفیر ہلگرامی کے نام ”غالب“ کا ایک خط نقل کیا ہے۔ محترمی قاضی عبدالودود صاحب نے بالتحقیق اس خط کو جعلی ثابت کیا ہے۔ دیکھیے مضمون، غالب کے خطوط صفیر ہلگرامی کے نام، مطبوعہ آج کل، دہلی اگست ۱۹۵۲ء

۵۸۔ غالب کے تین غیر مطبوعہ خطوط

- ۱۔ معیار، ہانکی پور، مارچ ۱۹۳۶ء
 - ۲۔ اردوئے معلیٰ، دہلی، فروری ۱۹۹۱ء
- صفحہ ۲۶۶-۲۶۷

متفرقات :

ج۔ غالب کی دیگر تحریریں

[عود نوشت حالات ، لطائف ، اصلاحیں.....]

”غالب کی تحریروں کا ایک ایک لفظ ، اہل نظر کی آنکھ کا سرمہ ہے ۔ ان کا مطالعہ ، آن کی شخصیت ، مزاج ، کردار ، حالات اور ادبی ذوق کو سمجھنے کے لیے ناگزیر ہے۔“

—آل احمد سرور

متفرق کلام اور مکاتیب کے علاوہ ، خود نوشت حالات ، لطائف اور اصلاحوں وغیرہ کے منجملہ ، غالب کی دیگر تحریروں کے آثار و مصادر :

محمد اسحاق

۱۔ غالب کی تحریروں کے چار عکس

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد (ڈاکٹر)

علی گڑھ میگزین ، غالب نمبر ۱۹۴۹ء

۲۔ غالب کی ایک غیر مطبوعہ تحریر

متعارفہ : آرزو ، مختار الدین احمد ، ڈاکٹر

۱۔ اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء

صفحہ ۸۱-۸۵

۳۔ غالب کے دو لاپاب لطائف

متعارفہ : آغا محمد باقر

ادبی دنیا ، لاہور، دور پنجم، شمارہ دہم، صفحہ ۱۲۸

۴۔ تشریح غالب (مع عکس)

متعارفہ : ابو محمد ، سید

۱۔ ہندوستانی ، الہ آباد

۲۔ مجموعہ "نثر غالب" ، اردو ، داؤدی ، صفحہ

۳۱۳-۳۱۴

۵۔ غالب کے بعض غیر مطبوعہ لطیفے . . .

متعارفہ : احتشام الدین دہلوی ، مولوی

ماہ نو، کراچی ، فروری ۱۹۵۰ء ، صفحہ ۲۲

۶۔ دلی کی کہانی غالب کی زبانی

از : اعجاز جاوید

نیا دور ، اگست ۱۹۵۷ء

۷۔ غالب کی نادر فیصلہ کن تحریر

متعارفہ : برکاتی ، منظور الحسن

۱۔ آج کل ، دہلی ، جون ۱۹۵۵ء

۲۔ مشمولہ : آئینہٴ غالب ، ۱۹۶۳ء ، صفحہ

۱۲۲-۱۳۱

۸۔ غالب کی ایک غیر مطبوعہ تحریر

متعارفہ : تقسین سروری

۱۔ اردو نامہ ، کراچی ، شمارہ ۵ ، جولائی تا

ستمبر ۱۹۶۱ء ، صفحہ ۱۲۰۹

۲۔ افکار ، کراچی ، فروری مارچ ۱۹۶۶ء

صفحہ ۵۹-۶۲

۹۔ غالب کی کہانی ، غالب کی زبانی

مترجمہ : حفیظ عباسی

ہما اردو ڈائجسٹ ، دہلی ، دسمبر ۱۹۶۸ء ،

صفحہ ۱۲۸-۱۳۳

۱۰۔ یہی تحریر ڈاکٹر مختارالدین احمد آرزو صاحب کے توضیحی

کلمات کے ساتھ اردوئے معلیٰ ، دہلی شمارہ فروری ۱۹۶۱ء

(صفحہ ۸۱-۸۵) میں بھی شائع ہوئی۔

۱۰۔ مرزا غالب کی سند دربارہٴ نسیم دہلوی

متعارفہ : حسرت موہانی

اردوئے معلّیٰ ، علی گڑھ ، جنوری ۱۹۰۷ء ،

صفحہ ۵

۱۱۔ غالب کی ”تصدیق“

متعارفہ : داؤدی ، خلیل الرحمن

مجموعہٴ نثر غالب ، اردو ، طبع اول ، ۱۹۶۷ء

صفحہ ۳۱۱

۱۲۔ غالب کی شہادت

متعارفہ : داؤدی ، خلیل الرحمن

مجموعہٴ نثر غالب ، اردو ، صفحہ ۳۱۷

۱۳۔ عرض داشتِ غالب

متعارفہ : داؤدی ، خلیل الرحمن

مجموعہٴ نثر غالب ، اردو ، صفحہ ۳۳۳ و پد بعد

۱۴۔ غالب کی اصلاحیں خود اپنے کلام پر ؟

صدیق ، حبیب احمد

اردو ادب ، علی گڑھ ، شمارہ ۱ ، ۱۹۵۲ء

۱۵۔ اصلاحِ غالب پر کلامِ ناظم ، شاکر ، رعنا و حالی

متعارفہ : مندر مرزا پوری

مشافہٴ سخن ، لکھنؤ ، ۱۹۱۷ء ، صفحہ ۳۳-۳۵

۱۶۔ اصلاح غالب پر کلامِ راقم

متعارفہ : صفدر مرزا پوری

اردو ، اورنگ آباد ، اپریل ۱۹۲۷ء ، صفحہ ۲۱۰

۱۷۔ اصلاح غالب پر کلامِ حالی

متعارفہ : صفدر مرزا پوری

اردو ، اورنگ آباد ، اپریل ۱۹۲۷ء ، صفحہ ۲۱۱

۱۸۔ اصلاح غالب پر کلامِ سوزان

متعارفہ : صفدر مرزا پوری

اردو ، اورنگ آباد ، جولائی ۱۹۳۰ء ، صفحہ ۳۸۳

۱۹۔ غالب کی خود نوشت سوانح عمری کا ایک ورق

متعارفہ : عبدالحق ، ڈاکٹر ، مولوی

۱۔ اردو ، اورنگ آباد ، جولائی ۱۹۲۸ء ،

صفحہ ۳۲۷-۳۲۹ (مع عکس تحریر)

۲۔ احوالِ غالب (آرزو) ، علی گڑھ ۱۹۵۳ء

صفحہ ۲۸-۲۴ (اظہارالحق ملک)

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،

صفحہ ۱۳۲-۱۳۳

۴۔ روزنامہ جنگ ، کراچی ، ۲۸۔ فروری

۱۹۶۶ء ، صفحہ ۲

۵۔ انکار ، کراچی ، فروری-مارچ ۱۹۶۶ء ،

صفحہ ۳۳-۳۴

۶۔ مجموعہٴ نثر غالب اردو، داؤدی، ۱۹۶۷ء
صفحہ ۳۵۵-۳۵۷

۲۔ غالب کے خطوط کے لغات
معارفہ : عبدالستار صدیقی، ڈاکٹر

۱۔ ہندوستانی، الہ آباد، اپریل ۱۹۳۳ء
صفحہ ۳۳-۱۳۳

۲۔ غالب کی نادر تحریریں، خلیق انجم، صفحہ
۱۳۳-۱۳۴

۳۔ مجموعہٴ نثر غالب، اردو، داؤدی، صفحہ
۳۰۷-۳۰۸

۲۱۔ دو فارسی شعروں کے مطالب بقلم غالب
معارفہ : عبدالودود، قاضی

۱۔ آثار غالب، صفحہ ۷
[مشمولہ : علی گڑھ میگزین، غالب نمبر
۱۹۳۹ء]

۲۔ غالب کی نادر تحریریں، خلیق انجم، صفحہ ۱۱۱
۳۔ مجموعہٴ نثر غالب، اردو، داؤدی،
صفحہ ۳۷۳

۲۲۔ غالب کی کہانی، خود ان کی زبانی
مترجمہ : عتیق صدیقی

۱۔ آج کل، دہلی، فروری ۱۹۵۲ء صفحہ ۱۰۰-۵

۲۔ آئینہ غالب ، دہلی ، ستمبر ۱۹۶۳ء

صفحہ ۲۰-۳۲

۲۳۔ غالب ، غالب کے آئینے میں

مرتبہ : عثمانی ، شریف الحسن

فروع اردو ، لکھنؤ ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء

۲۴۔ اصلاح غالب پر کلامِ ناظم و بیتاب

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خان

نگار ، لکھنؤ ، اکتوبر ۱۹۶۳ء ، صفحہ ۱۵-۲۴

۲۵۔ غالب کی اپنے کلام پر اصلاحیں

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خان

۱۔ آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۵۲ء

۲۔ آئینہ غالب ، دہلی ۱۹۶۳ء ، صفحہ ۶۶-۷۶

۲۶۔ غزلِ غائب

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خان

دیوان غالب ، نسخہ عرشی ، علی گڑھ ۱۹۵۸ء

ماہینہ صفحہ ۷۸-۷۹ ، نیز ۸۶-۸۷

۲۷۔ غالب کی چند نئی اردو تعریروں

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خان

۱۔ شاعر ، بمبئی ، خاص نمبر ، مئی ۱۹۵۹ء

صفحہ ۲۳-۳۶

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ، صفحہ

۱۲۲-۱۲۷

۳۔ مجموعہ "نثر غالب" اردو ، داؤدی ، صفحہ

۳۸۵-۳۹۳

۲۸۔ غالب کی کچھ نئی فارسی تحریریں

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خاں

اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ۱۹۶۰ء ، ۱۰-۳۹

۲۹۔ غالب اور برہان (اردو حواشی)

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خاں

تحریک ، دہلی ، اپریل مئی ۱۹۶۱ء صفحہ ۹-۲۹

۳۰۔ غالب اور قاطع برہان : چند غیر مطبوعہ تحریریں

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خاں

نیا دور ، لکھنؤ ، جنوری ۱۹۶۵ء

۳۱۔ غالب کی نئی فارسی تحریریں

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خاں

ماہ نو ، کراچی ، مارچ ۱۹۶۵ء ، صفحہ ۶۵ تا

۷۳ و ۱۳۱

۳۲۔ غالب کی نئی فارسی تحریریں

متعارفہ : عرشی ، امتیاز علی خاں

لقوش ، لاہور ، ستمبر ۱۹۶۵ء ، صفحہ ۵۲۵-۵۳۷

۳۳۔ غالب کی چند نئی فارسی تحریریں
متعارفہ : عرشی ، استہاز علی خان

ماہ نو، کراچی فروری ۱۹۶۷ء ، صفحہ ۸۶ و ۸۷۔ ۲۰۔ ۸۶

۳۴۔ غالب کی کہانی ، غالب کی زبانی
مرتبہ : فاروق ارکلی

پہا اردو ڈائجسٹ ، دہلی ، مارچ ۱۹۶۹ء
صفحہ ۳۱-۳۱

۳۵۔ غالب کی ایک تحریر (سارٹیفکیٹ : ڈی)
متعارفہ : فاروق ، سید محمد شاہ پوری

۱۔ ادیب ، الہ آباد ، فروری ۱۹۱۳ء صفحہ

۸۵-۸۴

۱۔ آج کل ، دہلی ، مارچ ۱۹۵۱ء ، (فاضل لکھنوی)

۲۔ ہائیوں ، لاہور ، اپریل ۱۹۵۱ء ، (فاضل لکھنوی)

۳۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ، صفحہ

۱۱۲

۳۶۔ تحسینِ غالب بہ پیارے لال
متعارفہ : کیفی ، پنڈت دتاتریہ

۱۔ مجلہ دہلی سوسائٹی ، شمارہ نمبر ۵ ، صفحہ

۳۲-۳۹

۲۔ دہلی کالج میگزین ، قدیم دہلی کالج نمبر

۱۹۳۵ء

- ۳۔ احوال غالب (آرزو)، ۱۹۵۳ء، صفحہ ۱۹۱
(متعارفہ : ڈاکٹر عبدالستار صدیقی)
- ۴۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،
صفحہ ۱۲۸
- ۵۔ مجموعہ "نثر غالب" ، اردو ، داؤدی ،
صفحہ ۳۴۷
- ۴۷۔ غالب کی ایک غیر معروف تحریر (متعلق بہ ہنگامہ "دہلی")
متعارفہ : مالک رام
- ۱۔ مجلہ دہلی سوسائٹی ، چلا شمارہ ۱۸۶۵ء ،
صفحہ ۲۴-۲۲
- ۲۔ ادبی دنیا ، لاہور ستمبر ۱۹۳۹ء
- ۳۔ علی گڑھ میگزین ، غالب نمبر ۱۹۴۹ء
صفحہ ۵۸-۶۰
- ۴۔ احوال غالب (آرزو) ، صفحہ ۱۸۳-۱۸۶
(از : ڈاکٹر عبدالستار صدیقی)
- ۵۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق انجم ،
صفحہ ۳۴-۱۳۵
- ۶۔ مجموعہ "نثر غالب" ، اردو ، داؤدی ، صفحہ
۳۳۹-۳۴۱
- ۳۸۔ غالب کی اصلاح — ایک مثنوی پر
متعارفہ : سہیش پرشاد ، مولوی
- ۱۔ ہندوستانی ، الہ آباد ، جنوری ۱۹۳۵ء ،
صفحہ ۲۳-۳۳

۲۔ غالب کی نادر تحریریں ، خلیق النجم ،

صفحہ ۱۰۷-۱۱۰

۳۹۔ دلی ، از : زبانِ غالب دہلوی

ادارہ ، صلائے عام ، دہلی ، ستمبر ۱۹۱۳ء

۴۰۔ نمونہ نثرِ غالب

۱۔ صلائے عام ، دہلی مارچ ۱۹۱۷ء

۲۔ رسالہ گلچین ، سیتا پور ، اپریل ، مئی

۱۹۱۷ء

۳۔ مجموعہٴ نثرِ غالب ، اردو ، داؤدی ،

صفحہ ۲۲۳-۲۲۸

[سراج المعرفت (از سید رحمت علی خان بہادر) بر غالب کا دیباچہ]

۴۱۔ مجموعہٴ غالب (نظم ، نثر)

رسالہ تحفہ ، حیدر آباد دکن نمبر ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲

جلد دوم ۱۹۲۶ء

۴۲۔ غدر کا حال ، مرزا غالب کی زبانی

صلائے عام ، دہلی ، نومبر دسمبر ۱۹۲۶ء

۴۳۔ مرزا غالب کی سرگزشت ، خود اُن کے قلم سے

۱۔ معیار ، بانکی پور ، مارچ ۱۹۳۶ء

۲۔ فروغِ اردو ، لکھنؤ ، فروری ۱۹۵۵ء

۳۴۔ غالب کا عکس تحریر

- ۱۔ آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۵۲ء
- ۲۔ آج کل ، دہلی ، فروری ۱۹۵۷ء
- ۳۔ آج کل ، دہلی ، اگست ۱۹۶۷ء

۳۵۔ غالب کا عکس تحریر

- ۱۔ ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۵۳ء
- ۲۔ ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۵۹ء

۳۶۔ دیوان غالب کا ایک ورق

[حاشیے پر غالب کی تحریر]

فروع اردو لکھنؤ ، غالب مہر ۱۹۶۹

مبتدعات :

د۔ معاصر خطی نسخے ، اہم ایڈیشن

”غالب اس امر میں تمام اردو کے شاعروں
سے ممتاز ہیں کہ ان کی زندگی کے لکھے اور
چھپے ہوئے جتنے نسخے آج ملتے ہیں ،
آئندے کسی اور کے نہیں ملتے ۔ بلکہ اگر ، ایک
صائب کو مستثنیٰ کر دیا جائے تو شاید فارسی
شعراء بھی اس معاملے میں ان سے آگے نہیں
ہیں.....“

۔۔۔ امتیاز علی خاں عرشی

★ دیوانِ غالب (اردو) کے قلمی نسخوں کہانی عرشی صاحب کی زبانی :

”میں نے دیوانِ غالب کی ترتیب و تصحیح میں اس کا التزام کیا تھا کہ ان کے عہد کے نسخوں کے ماسوا، کوئی اور مخطوطہ یا مطبوعہ (نسخہ) استعمال نہیں کروں گا، تو مخطوطے اور مطبوعہ نسخے میسر آ گئے۔ اس کے بعد مزید مطبوعہ ایڈیشنوں کے ملنے کی توقع نہیں رہی ہے، لیکن

۱۔ دیوانِ غالب کے چار قلمی نسخوں کے تعارف کے لیے رجوع کیجیے مضمون : سپیش ہرشاد، زمانہ، کابلور، فروری، ۱۹۶۳ء
صفحہ ۸۲-۸۳

۲۔ غالب کی زندگی ہی میں، ان کے دیوان کی ایک مزید اشاعت بدیں صورت بھی عمل میں آئی کہ ”نکارستان سخن“ کے نام سے اگست ۱۸۶۳ء میں ان کا دیوان، مومن اور ذوق کے دواوین کے ساتھ یک جا شائع ہوا۔ غالب کا سہرا (شہزادہ جوان بنت) پہلی بار اسی ایڈیشن میں شامل ہوا۔ باعتبار ترتیب ”نکارستان سخن“ کو ان کے دیوان کی ہاتھوں اشاعت خیال کرنا چاہیے۔ اس طرح، غالب کے دیوان کا ان کی زندگی میں چھ بار چھپنا طے پاتا ہے۔

قلمی نسخے باقی ہیں اور بہت ممکن ہے کہ دو چار برس میں مجھے یا دیگر اہل ذوق کو مل بھی جائیں۔ جیسے حال ہی میں ہدایوں سے ایک مخطوطہٴ ملا اور اس کے ذریعے غالب کے کلام کی تاریخی ترتیب سے متعلق کچھ نئی باتیں سامنے آئیں۔ نیز دو نئے شعر مل جانے کی وجہ سے ایک مقطع کے مفہوم کا ایک نیا گوشہ ہاتھ آیا۔ ان نسخوں کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ دیوان غالب کا وہ غیر معروف نسخہ جس میں کتر بیولت کر کے ۱۲۳۷ھ (۱۸۲۱ء) کا نسخہ مرتب کیا گیا تھا اور جسے ہم نسخہٴ بھوپال کہتے ہیں اور جو موجودہ نسخوں میں آدم ثانی کا درجہ رکھتا ہے۔

۱۔ دیکھیے : دیوان غالب کا ایک اور نادر مخطوطہ ، از امتیاز علی خاں عروسی ، نفوس ، لاہور شمارہ ۸۱-۸۲ ، جون ۱۹۹۰ء صفحہ ۵-۱۱
۲۔ غالب کا مندرجہ ذیل مقطع ، اُن کے متداول دیوان میں تنہا ، درج چلا آتا رہا ہے :

زندگی اپنی جب اس شکل سے گزری غالب
ہم بھی کہا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے
جیسا کہ امتیاز علی عروسی صاحب نے تحریر فرمایا ہے ، انہی حال میں وحید الدین نقاسی ہدایوں صاحب کے مملو کہ مخطوطے میں ، اس کے ساتھ کے یہ دو اشعار ، اور بھی دستیاب ہوئے ہیں ، جن سے اس کا لطف دوہلا ہو جاتا ہے :

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اس کا وجود ، اس لیے ماننا ضروری ہے کہ نسخہ حمیدہ کی ترتیب ردیف وار ہے اور کسی بھی شاعر کا دیوان ابتداً بترتیب ردیف جمع اور مرتب نہیں ہوا کرتا۔ علاوہ ازیں ”عمدہ منتخبہ“ اور ”عیار الشعراء“ میں متعدد ایسے شعر نقل کئے گئے ہیں جو نسخہ حمیدہ میں موجود نہیں ہیں۔ ظاہر ہے مرزا غالب نے یہ شعر اپنے دیوان ہی سے نکال کر دیے تھے اور وہ دیوان کہیں نہ کہیں پڑا ہوگا ، اگر زمانے کے ہاتھوں تباہ و برباد نہ ہو گیا ہو۔

۲۔ دیوان غالب کا وہ نسخہ جس میں کانٹ چھانٹ کر اس کے پہلا منتخب دیوان تیار کیا گیا تھا۔ عمر کے لحاظ سے یہ نسخہ شیرانی کا توام ہوگا اور اس میں وہ تمام ترمیمیں اور اضافے بخط غالب ثبت ہوں گے جن کا نتیجہ ۱۲۳۸ھ (۱۸۲۳ء) میں متداول دیوان کی شکل میں نمودار ہوا تھا۔

(پہلے صفحے کا ہنیہ حاشیہ)

اور تو رکھنے کو ہم دہر میں کیا رکھتے تھے
مگر اک شعر میں الداز رسا رکھتے تھے
اس کا یہ حال کہ کوئی نہ ادا سنج ملا
آپ لکھتے تھے ہم اور آپ اٹھا رکھتے تھے

[وجہات سندھیلوی ، نشاط غالب ، لکھنؤ ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۹۰]

۳۔ دیوان غالب کا وہ نسخہ جو ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۳ء) میں مرتب ہوا اور جو منشی احمد علی شوق قدوائی کے پاس رام پور میں موجود تھا اور مولانا نظامی ہدایونی نے آن سے مستعار لے کر اپنے ایک ایڈیشن میں استعمال بھی کیا تھا۔ چنانچہ دیباچہ "دیوان کی تاریخ" پہلی بار اسی سے نقل کر کے چھاپی گئی تھی۔ اب رام پور میں اس کا ہتہ نہیں چلتا۔ غالباً شوق مرحوم، رام پور سے جاتے وقت، اپنے ساتھ لے گئے اور وہ لکھنؤ یا کسی اور جگہ، ان کے ورثاء یا شاگردوں میں سے کسی کے پاس ہو گا۔ جہاں تک مندرجات کا تعلق ہے، اس کا ثانی

۱۔ مولانا نظامی ہدایونی نے دیوان غالب مطبوعہ نظامی پریس ہدایوں کے دوسرے ایڈیشن میں یہ بیان کیا ہے کہ ۱۲۴۸ھ ۱۸۳۳ء میں دیوان کا جو مسودہ غالب نے ترتیب دیا تھا وہ ان کے پیش نظر رہا ہے۔ ڈاکٹر عبداللطیف نے اردو دیوان کی تاریخی ترتیب کے سلسلے میں سر اکبر حیدری کے توسط، مولانا نظامی ہدایونی سے، اس قلمی نسخے کے دیکھنے کی فرمائش تھی، ۳۔ دسمبر ۱۹۲۷ء کے ایک خط میں مولانا نظامی لکھتے ہیں : "قلمی دیوان جو ۱۲۴۸ھ (۱۸۳۳ء) کے قریب کا لکھا ہوا مجھے ۱۹۱۸ء میں ملا لیا اور جس کا ذکر میں نے اپنے جہاں کے مطبوعہ دیوان غالب کے دوسرے ایڈیشن میں کیا ہے وہ اس وقت میرے پاس موجود نہ تھا بلکہ (ذکرہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

ہمارے ہاں (کتاب خانہ رضائیہ ، رام پور) میں محفوظ ہے مگر اس میں دیباچے کی تاریخ نہیں ہے نیز بعض الفاظ بھی مشکوک ہیں ۔ اگر شوق والا نسخہ مل جائے تو بہت سی دشواریاں دور ہو جائیں گی ۔

۴۔ دیوان غالب کا وہ نسخہ جو مولانا ابوالکلام نے نواب سعید الدین احمد خاں طالب مرحوم

(پہلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

ایک مرحوم دوست (منشی احمد علی صاحب شوق) کے ذریعے سے مجھے رام پور میں دستیاب ہوا تھا ، جس سے میں نے اس وقت کام لیا تھا ۔

میں نے ۷۔ نومبر کو جو عریضہ بھیجا تھا اور جس میں ، میں نے یہ تحریر کیا تھا کہ اس کام کے لیے وقت کی ضرورت ہے ، اس وقت مجھے خیال تھا بلکہ امید تھی کہ رام پور میں یہ نسخہ مل جائے گا اور اس سے میں آپ کے ارشاد کی تعمیل کر سکوں گا۔ چنانچہ میں ۱۷۔ نومبر کو رام پور گیا اور وہاں ، ۲۰۔ تک مقام کیا اور اس درمیان میں ہر اسکنی کوشش نسخہٴ مذکور کے لیے کی ، لیکن کامیابی نہ ہوئی ۔ کتب خانہٴ رام پور میں بھی یہ نسخہ موجود نہیں ، بلکہ وہاں ایک نسخہ قلمی ضرور ہے جو ۱۸۵۵ء (۱۲۷۱ھ) کا لکھا ہوا ہے ۔ مجھے خیال تھا کہ منشی احمد علی صاحب شوق نے جن کا تعلق کتب خانہٴ سرکار رام پور سے تھا ، مجھے نسخہ (۱۲۳۸ھ ، ۱۸۳۳ء) کتب خانہٴ مذکور سے لے کر دیا ہو گا ، لیکن وہاں سے نہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

کے ہاں دیکھا تھا۔ اس میں غالب کا غیر معروف کلام بھی تھا اور مولانا نے اس کی نقل، جو بعد کو ضائع ہو گئی ”الہلال“ (دور اول) میں اشاعت کے لیے حاصل کر لی تھی۔ یہ نسخہ مولانا مہر کو تلاش کے باوجود نہیں مل سکا۔

۵۔ دیوان غالب کا وہ نسخہ جس کا ذکر مولانا مہر نے اپنی کتاب ”غالب“ صفحہ ۳۹۲ طبع ۱۹۴۴ء میں کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انھوں نے یکم نواب شجاع الدین احمد خاں تاباں کے ہاں دیکھا تھا۔ اس میں بھی غالب کا غیر معروف کلام تھا۔ جسے مہر صاحب نے اپنی کتاب میں نقل کر دیا ہے۔

۶۔ دیوان غالب کا وہ نسخہ جو آغا محمد طاہر دہلوی کے ہاں تھا اور جس کی نقل طاہر ایڈیشن کے نام سے وہ شائع کر چکے ہیں۔ اس نسخے کے

(پہلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

ملا۔ اب منشی صاحب کا انتقال ہو گیا، اس لیے میں اس کے حصول سے محروم رہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ نسخہ ان کا ذاتی تھا یا کسی اور دوست سے لے کر بھیجے دیا تھا۔ والسلام
لیاز مند: نظامی ہدایتی عفی عنہ،

[ضمیمہ (۱) ”غالب“ (ڈاکٹر عبداللطیف) ترجمہ، معین الدین

نریشی، حیدر آباد دکن، ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۳۵، ۱۳۶]

مرورق پر غالب کی تحریر بھی ہے۔ طاہر ایڈیشن میں متعدد وہ نظمیں بھی چھپی ہیں جو کسی اور نسخے میں موجود نہیں ہیں اور غالب کے نام سے مختلف رسالوں میں شائع ہوئی تھیں۔ آغا طاہر نے دیباچے میں اس کا اظہار نہیں کیا ہے کہ وہ انہیں دیوان کے مخطوطے سے باہر ملی تھیں۔ اگر یہ صحیح ہے، اور وہ سب ان کے مخطوطے میں میں مندرج ہیں تو یہ نسخہ بڑی اہم شہادت ہے، ان نظموں کے خود غالب کا نتیجہ فکر ہونے کی، مگر مجھے اس میں شبہ ہے۔“

[نامہ 'عرشی مورخہ' ۲۲ - فروری ۱۹۵۹ء بنام، اکبر علی خان
لنوش، لاہور، خطوط نمبر ۱۹۶۸ء جلد ۳، صفحہ ۸۵، ۸۶]

* * *

★ دیوان غالب اردو کے اہم خطی اور مطبوعہ نسخوں کا تاریخ وار اچالی خاکہ :

○ نسخہ 'بھوپال' ۵۱۲۳۷، ۵۱۸۲۱
○ نسخہ 'شیرانی' ۵۱۲۳۲، ۵۱۸۲۶

۱۔ غزونہ، پنجاب یونیورسٹی لائبریری :

غالب کے حین حیات میں لکھے گئے نسخوں میں ذخیرۂ شیرانی کے اس نادر نسخے کو امتیاز حاصل ہے۔ اب مجلس ترقی ادب لاہور کے زیر اہتمام اس مخطوطے کا عکس، فوٹو آف میٹ پر شائع کیا جا رہا ہے۔

[ڈاکٹر وحید قریشی، ادارہ، صحیفہ، لاہور جنوری ۱۹۶۹ء]

- گل رعنا ۱۸۲۹ء : ۱۲۳۵ء
 ○ نسخہ رامپور ۱۸۲۳ء : ۱۲۳۸ء
 ○ نسخہ بدایوں ۱۸۳۹ء : ۱۲۵۴ء
 ○ دیوان ، طبع اول ۱۸۴۱ء : ۱۲۵۷ء
 ○ نسخہ مولوی کریم الدین پانی پتی ۱۸۴۵ء : ۱۲۶۱ء
 ○ دیوان ، طبع دوم ۱۸۴۷ء : ۱۲۶۳ء
 ○ نسخہ لاہور ۱۸۵۲ء : ۱۲۶۸ء
 ○ نسخہ رامپور جدید ۱۸۵۵ء : ۱۲۷۱ء
 ○ دیوان ، طبع سوم ۱۸۶۱ء : ۱۲۷۸ء
 ○ دیوان ، طبع چہارم ۱۸۶۱ء : ۱۲۷۸ء
 ○ دیوان ، طبع پنجم ۱۸۶۳ء : ۱۲۸۰ء

۱۔ گل رعنا کا ایک خطی نسخہ لاہور میں حکیم محمد نبی جہاں سیدا صاحب لبرہ حکیم اجمل خان مرحوم صاحب کے پاس محفوظ ہے۔ پروفیسر سید وزیرالحسن عابدی صاحب نے اسے دیگر متعدد غیر مطبوعہ مآخذ کی مدد سے مجلس یادگار غالب، پنجاب یونیورسٹی کے لیے مرتب کیا ہے۔

۲۔ یہ نسخہ، دیوان غالب نسخہ عرشی کی ترتیب کے بعد عرشی صاحب کو ملا۔ اس کے تعارف کے لیے دیکھیے :

لقوش ، لاہور ، شمارہ ۸۱-۸۲ ، جون ۱۹۹۰ء ، صفحہ ۵-۱۱

۳۔ یہ خطی نسخہ، عرشی صاحب کے پیش نظر نہیں رہا۔ خلیل الرحمن داؤدی صاحب نے اس کا تعارف کرایا ہے ، دیکھیے : ماہ نو ، کولمبی فروری ۱۹۵۹ء ، صفحہ ۱۳

۴۔ اس نسخے کے تعارف کے لیے دیکھیے ، مضمون : ڈاکٹر سید عبداللہ ، ماہ نو ، کراچی، جولائی ۱۹۵۳ء ، صفحہ ۱۵-۱۹

- دیوانِ در : نگارستان سخن^۱ ۵۱۲۸۰ ، ۵۱۸۶۳
 ○ انتخابِ غالب ۵۱۲۸۳ ، ۵۱۸۶۶
 ○ نسخہٴ حمیدہ^۲ ۵۱۳۳۰ ، ۵۱۹۲۱
 ○ لطیفِ ایلشیں^۳ ۱۳۳۸ ، ۵۱۹۲۸
 ○ آثارِ غالب (ارمغانِ غالب) ، اکرام ۵۱۹۳۶

ان نسخوں کی تفصیلی کیفیت کے لیے ملاحظہ کیجیے :

دیباچہ ، دیوانِ غالبِ اردو ، نسخہٴ عرشی ، علی گڑھ ،

۵۱۹۵۸ صفحہ ۷۵-۱۱۶

۱۔ یہ ایلشیں ، عرشی صاحب کے پیش نظر نہیں رہا ، اس کی کچھ ایسی بنیادی اہمیت بھی نہیں ۔

۲۔ نسخہٴ حمیدہ ، کو اب پروفیسر حمید احمد خان صاحب نئی ترتیب کے ساتھ اس طرح پیش کر رہے ہیں کہ غالب کے فکری اور ذہنی ارتقا کی صحیح تصویر سامنے آ سکے۔ یہ نسخہ غالب کی صد سالہ برسی کے یادگار موقع پر مجلسِ ترقیِ ادب ، لاہور کی طرف سے شائع ہو رہا ہے ۔

۳۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب کا نسخہٴ دیوان : ”۱۹۲۸ء کے قریب مرتب ہو کر، اس کے کچھ ہی بعد حیدرآباد میں چھپنا شروع ہوا، مگر کسی وجہ سے نامکمل رہ گیا۔ اس کا ایک حصہ [صفحہ ۷۱ سے صفحہ ۱۲۶ تک] ۲۔ جنوری ۱۹۳۵ء کو محبِ مکرم جناب سید تمکین کاظمی صاحب کے قبضے میں آیا اور انہوں نے از رہِ کرم حیدرآباد سے میرے پاس بھیج دیا۔ یہی نسخہ دورانِ کار میں میرے پاس رہا۔۔۔۔۔ اس نے بہت کام دیا۔ (کاش) یہ نسخہ تمام و کمال چھپ گیا ہوتا۔۔۔۔۔“

[دیباچہ، دیوانِ غالبِ اردو ، نسخہٴ عرشی ، صفحہ ۱۱۵، ۱۱۶]

★ دیوانِ غالب (اردو) کے بعض قابل ذکر ایڈیشن اور انتخاب:

- ۱۔ انتخابِ دیوانِ غالب ، حامد حسن قادری ، ۱۹۱۳ء
- ۲۔ دیوانِ غالب ، نظامی ایڈیشن ، ہدایوں ، ۱۹۱۵ء
۱۹۱۸ء ، ۱۹۱۹ء ، ۱۹۲۱ء ، ۱۹۲۲ء
- ۳۔ دیوانِ غالب ، شیخ عبدالقادر ، لاہور ۱۹۱۹ء
- ۴۔ دیوانِ غالب جدید ، نسخہ حمید، بھوپال ۱۹۲۱ء
- ۵۔ دیوانِ غالب ، ڈاکٹر ذاکر حسین ، برلن ،
جرمنی ۱۹۲۵ء
- ۵۔ مرقعِ غالب ، مستور، عبدالرحمن چغتائی ،
لاہور ۱۹۲۸ء
- ۶۔ نقشِ چغتائی ، مستور ، عبدالرحمن چغتائی ،
لاہور ۱۹۳۵ء
- ۷۔ آثارِ غالب ، اومغانِ غالب :
(اردو فارسی کلام) شیخ محمد اکرام ، بمبئی ۱۹۳۶ء
- ۸۔ دیوانِ غالب ، طاہر ایڈیشن ، دہلی ۱۹۳۶ء
- ۹۔ غالب کے سوشلر ، محمود علی خان ، دہلی ۱۹۳۶ء
- ۱۰۔ دیوانِ غالب ، عکسی مطلبی ، تاج ایڈیشن ،
لاہور ۱۹۳۸ء

- ۱۱ - درسِ غالب ، پیرزادہ ابراہیم حنیف ، لاہور ۱۹۳۸ء
- ۱۲ - انتخابِ غالب ، ممتاز حسین ، کراچی ۱۹۵۷ء
- ۱۳ - دیوانِ غالب ، مالک رام ، دہلی ۱۹۵۷ء
- ۱۴ - دیوانِ غالب ، نسخہٴ عرشی ، علی گڑھ ۱۹۵۸ء
- ۱۵ - دیوانِ غالب ، علی سردار جعفری ، بمبئی ۱۹۵۸ء
- ۱۶ - کلامِ غالب ، نسخہٴ قدوائی ، کراچی ۱۹۶۰ء
- ۱۷ - دیوانِ غالب (جیبی) ، عبدالقادر سروری ،
حیدر آباد ، دکن ۱۹۶۰ء
- ۱۸ - دیوانِ غالب (جیبی) ، تاج آفس ، دہلی ۱۹۶۰ء
- ۱۹ - دیوانِ غالب ، منصور ، آذر زوی ، کراچی ۱۹۶۱ء
- ۲۰ - دیوانِ غالب ، دانشکدہ ، کراچی ۱۹۶۳ء
- ۲۱ - دیوانِ غالب ، منصور ، حنیف رامی ، لاہور ۱۹۶۵ء
- ۲۲ - کلیاتِ غالب ، اصغر حسین خان لطیفردھیانوی ،
لاہور ۱۹۶۶ء
- ۲۳ - دیوانِ غالب ، عکسی ، غلام رسول سہر ،
لاہور ۱۹۶۷ء
- ۲۴ - مرقعِ غالب ، پرتھوی چندر ، دہلی ۱۹۶۷ء
- ۲۵ - دیوانِ غالب ، آئینہٴ ادب ، لاہور ۱۹۶۷ء
- ۲۶ - انتخابِ غالب ، مشرف انصاری ، لاہور ۱۹۶۹ء
- ۲۷ - دیوانِ غالب ، خورشید زہرا ، لاہور ۱۹۶۹ء
- ۲۸ - دیوانِ غالب ، منصور ، صادقین ، کراچی ۱۹۶۹ء
- ۲۹ - دیوانِ غالب (اعراب کے ساتھ) :
طبع ثانی ، مکتبہ میری لائبریری ، لاہور ۱۹۶۹ء

۳ - دیوان غالب آرٹ پریس ، امرتسر ،

ہند پبلشرز ، لاہور

۳۱ - دیوان غالب ، مصور ، مکتبہ شاہراہ ، دہلی

۳۲ - دیوان غالب ، مرتبہ ، احتشام حسین ، دہلی

۳۳ - دیوان غالب (جیبی) ، ٹائپ اینڈیشن ، لاہور

۳۴ - دیوان غالب ، عرابِ ادب ، کراچی

★ مکاتیبِ غالب کے بعض متداول ایڈیشن اور انتخاب :

- ۱۔ رقعاتِ غالب ، عبدالرحمن شوق ، امرتسر ۱۹۱۹ء
- ۲۔ مکمل آردوئے معلیٰ (بترتیبِ جدید)
- مرتبہ ، محمد منیر ، منیر ، کانپور ۱۹۲۲ء
- ۳۔ ادبی خطوطِ غالب ، مرزا محمد عسکری ،
لکھنؤ ۱۹۲۹ء
- ۴۔ منتخباتِ عودِ ہندی ، احسن مارہروی ،
علی گڑھ ، ۱۹۲۹ء
- ۵۔ مکاتیبِ الغالب ، احسن مارہروی ،
علی گڑھ ، ۱۹۳۶ء
- ۶۔ روحِ غالب ، محی الدین قادری زور ،
حیدر آباد دکن ، ۱۹۳۹ء
- ۷۔ خطوطِ غالب ، جلد اول ،

○ طبع اول ، مرتبہ ، مہیش پرشاد : نظر ثانی ،

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ، الہ آباد ، ۱۹۴۱ء

○ طبع دوم ، مرتبہ ، مالک رام : نظر ثانی ،

ڈاکٹر عبدالستار صدیقی ، علی گڑھ ، ۶۳-۱۹۶۲ء

۸۔ خطوطِ غالب (دو حصے) ، غلام رسول مہر ،

لاہور ۱۹۵۱ء

۹۔ انتخاب خطوط غالب، ڈاکٹر عبادت بریلوی،

مشرف انصاری، کراچی ۱۹۵۲ء

۱۰۔ آردوئے معلیٰ (پر دو حصے)، مرزا ادیب،

لاہور ۱۹۶۳ء

۱۱۔ جان غالب، محمد حسین شمس علوی، لکھنؤ ۱۹۶۸ء

۱۲۔ خطوط غالب (مکمل)، مولانا غلام رسول مسر،

لاہور ۱۹۶۸ء

چوتھا باب :

تراجمِ غالب

- الف - فارسی نگارشات ، اردو میں
- ب - قومی اور علاقائی زبانوں میں
- ج - انگریزی تراجمِ غالب (پاک و ہند)
- د - پاک و ہند سے باہر غالب کا مطالعہ

الف - فارسی نگارشات اردو میں

مغربی ادب سے پیوستگی کے باعث اردو والوں کو نقصانوں میں ایک نقصان یہ ہوا کہ ہم خود اردو ادب کے اُس حصے کو بڑھنے اور سمجھنے سے معذور ہو گئے جو فارسی میں لکھا گیا ہے۔ اس صورتِ حال کی بنا پر اردو شاعروں میں غالب، سب سے زیادہ گھائے میں رہے۔ غالب کا فارسی دیوان اردو ترجمے کے ساتھ کبھی نہیں چھپا۔ اُن کے فارسی کلام ہر اردو کے نقادوں نے لکھا بھی بہت کم ہے۔ ضروری ہے کہ غالب کا سارا فارسی سرمایہ اردو ترجمے اور شرح کے ساتھ شایع کیا جائے۔

— نظیر صدیقی

★ غالب کی فارسی تصانیف کے اردو تراجم :

۱۔ رباعیاتِ غالب

[غالب کی فارسی رباعیات مع اردو ترجمہ]

○ مرتب ، مترجم : سید امیر حسن نورانی

مطبوعہ : ادارہ فروغِ اردو ، لکھنؤ ۱۹۶۸ء

۲۔ مکاتباتِ باغِ دو در

[”باغِ دو در“ کے دوسرے حصے (دومین درۃ منثورات) میں شامل، غالب کے ساتھ فارسی خطوں کا اردو ترجمہ مع توضیحات]

○ مرتب ، مترجم : سید وزیر الحسن عابدی

مطبوعہ : در ، باغِ دو در بہ اشاعتِ ثانی :

بعنوان : تحقیق نامہ باغِ دو در ، صفحہ ۱-۱۲۳

ناشر : پرنسپل پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج

لاہور ، جولائی ۱۹۶۸ء

۱۔ ”حفیظ ہوشیارپوری صاحب ”باغِ دو در“ کے حصہ ”اثر کا ترجمہ

کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ان کا یہ

ترجمہ ، تفصیلی حواشی اور ضروری تعلیقات کے ساتھ ادارہ

یادگار غالب ، کراچی کی جانب سے شائع کیا جائے گا۔“

[حریت ، کراچی ، ادبی گزٹ ۱۶ - نومبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۶]

۳۔ نقد ’مکتور

[غالب کے فارسی خطوط کا اردو ترجمہ]

○ مرتب ، مترجم : اکبر علی خان

زیر طبع : انجمن ترقی اردو، ہند، علی گڑھ ۱۹۹۹ء

۴۔ ترجمہ : پنج آہنگ

[پنج آہنگ کے آہنگ پنجم ، مشتمل برتعات فارسی کا اردو ترجمہ]

○ مترجم : محمد عمر مہاجر

زیر طبع : ادارہ یادگار غالب ، کراچی ۱۹۹۹ء

۵۔ ترجمہ : سہر نمبروز

○ مترجم : پروفیسر عبدالرشید فاضل

زیر طبع : انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی ۱۹۹۹ء

۶۔ ترجمہ : خلاصہ دستبر

○ مترجم : مرزا یعقوب بیگ نامی

مشمولہ : غالب کا روزنامہ (حسن نظامی) ،

طبع سوم ، ۱۹۳۰ء صفحہ ۶۰-۷۱ء

”اس خلاصے میں کتاب کا مفہوم ادا کرتے وقت نامی صاحب نے کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی۔۔۔ دستبر کا مروجہ نسخہ کشوری مطبع کا ہے ، جو ایسا غلط اور خراب کاغذ پر چھپا ہے کہ اس کا عدم وجود برابر ہے ۔ مگر نامی صاحب نے اس کی صحت کی پوری جستجو فرمائی اور نواب سر فرخ میرزا صاحب ، رئیس لوہارو کے بھائی ضمیر مرزا صاحب کے خاص کتب خانے کے صحیح نسخے سے غلطیاں درست کیں ۔ اس کے بعد ترجمہ کیا ۔ دستبر کا ترجمہ آسان نہ تھا۔ مگر نامی صاحب نے دو دن کے اندر اتنے مشکل کام کو آسان کر کے دے دیا۔“ (حسن نظامی)

۷ - ترجمہ دستنبو

○ مترجم : رشید حسن خان (۲)

مشمولہ : اردئے معالی ، دہلی ، فروری ۱۹۶۱ء

صفحہ ۱۷۷-۲۳۲

۸ - ترجمہ^۱ : دستنبو

○ مترجم : غمور سعیدی

مشمولہ : تحریک ، دہلی ، اپریل مئی ۱۹۶۱ء

صفحہ ۵۳-۷۷

۹ - ترجمہ دستنبو

○ از : ادارۃ تحریر ”حریت“

”۱۸۵۷ء میں غالب پر کیا گزری“ کے عنوان

سے ۹ قسطوں میں ”دستنبو“ کا اردو ترجمہ ،

اس دعوے کے ساتھ :

”... ہم اسے پہلی مراقبہ اردو میں ہالا قسط

پیش کر رہے ہیں۔“

۱ - روزنامہ حریت ، کراچی ، ادبی گزٹ ، ۱۶ - نومبر

صفحہ ۸

۱۹۶۸ء

۱ - دستنبو کا یہ اردو ترجمہ ”میرے رفیق کار غمور سعیدی نے کیا

ہے اور ترجمہ کرنے وقت صرف غالب کے مفہوم ہی نہیں

بلکہ اس کے انداز نگارش اور اچھے کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔“

[گویال مثل، تحریک ، دہلی، اپریل مئی ۱۹۶۱ء صفحہ ۵]

۲ - ایضاً ، ۲۳ - نومبر ۱۹۶۸	صفحہ ۹
۳ - ایضاً ، ۳۰ - نومبر ۱۹۶۸ء	صفحہ ۸
۴ - ایضاً ، ۷ دسمبر (نومبر غلط) ۱۹۶۸ء	صفحہ ۵
۵ - ایضاً ، ۱۴ - دسمبر ۱۹۶۸ء	صفحہ ۵
۶ - ایضاً ، ۲۱ - دسمبر ۱۹۶۸ء	صفحہ ۸
۷ - ایضاً ، ۲۸ - دسمبر ۱۹۶۸ء	صفحہ ۵
۸ - ایضاً ، ۴ - جنوری ۱۹۶۹ء	صفحہ ۹
۹ - ایضاً ، ۱۰ - جنوری ۱۹۶۹ء	صفحہ ۸

۱۰ - ترجمہ : مشنری ابر گھر بار

○ ظ - انصاری^۱

[مثنوی ”ابر گھر بار“ کے ایک چوتھائی حصے کا

اردو ترجمہ مع توضیحات]

مشمولہ : غالب شناسی ، سلسلہ (۱) انٹرنیشنل ادب

(ساہتیہ) ، بمبئی دسمبر ۱۹۶۵ء

صفحہ ۱۰۳-۱۶۴

۱ - ظ - انصاری صاحب نے غالب شناسی (اول) کے دیباچے میں

”غالب کے تمام فارسی کلام کا ترجمہ“ کرنے کا عزم ظاہر کیا ہے [صفحہ ۴]

”غالب شناسی“ میں بھی : ”فارسی کلام کے انتخاب (اور

ترجمے) کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے ، جس کا آج کل چلن

نہیں رہا ، آئندہ اتنا بھی نہیں رہے گا۔“ [صفحہ ۱۵]

۱۱ - ترجمہ : غزلیاتِ غالب

○ آغا محمد باقر ، نیرۃ آزاد

شیخ مبارک علی تاجر کتب ، لاہور سن

ضخامت : ۱۱۸ صفحات

سائز : ۲۰ × ۳۰ / ۱۶

[غالب کی فارسی غزلیات (ودیف میم) کا اردو

ترجمہ مع شرح۔]

○

★ غالب کی فارسی منظومات کے بعض متفرق اردو تراجم :

○ مترجم ، رفیق خاور :

۱۔ "ساق نامہ" (ابر گہر بار) کا ترجمہ :

(i) رسالہ تخلیق ، کراچی اکتوبر ۱۹۵۶ء

(ii) ماہِ نو ، کراچی ، جنوری فروری ۱۹۶۹ء

صفحہ ۲۸۹-۲۹۳

۲۔ "بیان معراج" (ابر گہر بار) کا ترجمہ ، ماہِ نو ،

کراچی فروری ۱۹۵۹ء صفحہ ۱۳-۲۱

۳۔ ریختہ رشک فارسی (کلام غالب فارسی کا منظوم ترجمہ)

ماہِ نو ، کراچی فروری ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۸-۴۱

۴۔ عالم سرگشتی ، (غالب کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ) ،

الکار ، کراچی فروری مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۲۳

۱۔ رفیق خاور صاحب مثنوی "ابر گہر بار" کے بعض دوسرے

حصوں کا اردو ترجمہ بھی کر چکے ہیں ۔

۲۔ مقطع غالب مع ترجمہ "خاور :

زحمت احباب نتوان داد غالب بیش ازین

ہر چہ می گویم ہر خویش می گویم ما

زحمت ، احباب کو کیا ، اس سے سوا دیں غالب

جو بھی کہتے ہیں ، وہ اپنے لیے کہہ جاتے ہیں

۵۔ موج آب ، (غالب کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ)

افکار ، کراچی فروزی ، مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۲۲

○ مترجم ، گوہر ہوشیار پوری :

۶۔ غالب کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ ،

اردو زبان ، سرگودھا ، مئی جون ۱۹۶۸ء صفحہ ۱۸۶

۷۔ غالب کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ ،

فتون لاہور جولائی ۱۹۶۸ء صفحہ ۳۵۵

۱۔ مقطع غالب مع ترجمہٴ خاور :

چند رنگیں نکتہٴ دل کش ، ہر طرف

دیدہ ام دیوان غالب انتخابے پیش نیست

* * *

یہ اپنے نکتہٴ رنگیں ، نہ ہر ملاحم کیوں کر

نہیں صحیفہٴ غالب جو انتخاب تو کیا ہے

۲۔ مطلع غالب مع ترجمہٴ گوہر :

اے دل از گلشن امید نشائے بہن آر

نیست گر تازہ گلے برگ خرائے بہن آر

* * *

شاخ امید سے کوئی تو نشان دے مجھ کو

گل تازہ نہ سہی ، برگ خزاں دے مجھ کو

۳۔ مطلع غالب مع ترجمہٴ گوہر :

بہ عشق از دو جہاں بے نیاز باید بود

بجاز سوز حقیقت گذار باید بود

* * *

طلب میں دل دو جہاں سے تھا بے نیاز مرا

گذار سوز حقیقت سے لہا بجاز مرا

۸۔ غالب کی فارسی غزل کا منظوم ترجمہ ،

اردو زبان ، سرگودھا ، جولائی ، اگست

صفحہ ۵۱-۵۲

۱۹۶۸ء

○ مترجم ، سجاد احمد ریاض :

۹۔ غالب کے فارسی مرثیے کا منظوم ترجمہ ،

ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۶۳ء صفحہ ۱۶-۱۷

○ مترجم ، فاضل یوسف حسین :

۱۰۔ غالب کی چار غزلوں کا منظوم ترجمہ ،

ماہ نو ، کراچی ، فروری ۱۹۵۸ء صفحہ ۳۵-۳۶

۱۔ مطلع غالب مع ترجمہ گوہر :

لیا کہ قاعدۂ آسماں بگردا ہم

تضا بہ گردشِ رطل گراں بگردا ہم

اب آ ، کہ قاعدۂ آسماں بدل ڈالیں

تضا بہ گردشِ رطل گراں بدل ڈالیں

۲۔ چاروں ترجمہ غزلوں کے مطلعے :

کیا کہا یہ غمِ درون سینہ جان فرما ہے ، ہے

چپ ہیں لیکن جانتے ہیں حق یہ دل اپنا ہے ، ہے

محرطوع ہوئی بھول کھلتے ہیں ، مت سو

جہاں جہاں گل نفاہ چلتے ہیں ، مت سو

کس نے کب وہ شے مانگی ہے جس کو دل فلک نہ چاہا

عارفِ فہم نے مے نہ چاہی ، اپنی مے نے گڑگ نہ چاہا

بادہ مشکبو مرا ، باد و کتار کشت ابھی !

کوثر و سبیل ابھی ، سدہ ابھی اور بہشت ابھی

۲۔ قومی اور علاقائی زبانوں میں

”.....غالب کا اثر ، دیگر ہندوستانی زبانوں پر“
ایک ایسا پہلو ہے جس پر ابھی ماہرینِ غالب کی نظریں نہیں پڑی ہیں ۔ (پاک و ہند) کی دیگر مقبول اور ادبی اہمیت رکھنے والی زبانوں میں غالب کے کلام کا کتنا حصہ ترجمہ ہوا ہے ؟ غالب کی شخصیت ، حیات و کردار کے سلسلے میں ان زبانوں میں کیا لکھا گیا ہے ؟ اس پہلو پر اردو ادب خاموش ہے اور ضروری ہے کہ ہمارے ادیب اس طرف بھی توجہ دیں“

— ڈاکٹر شانتی رجنن بھٹا چاریہ

”برصغیر پاک و ہند کی بعض پس ماندہ زبانوں کو چھوڑ کر بھی ، اگر ہم جائزہ لیں تو شاید ہی کوئی زبان ایسی نکلتے جس میں غالب کے متعلق کچھ لکھا نہ گیا ہو یا اس کے کلام کا ترجمہ نہ کیا گیا ہو“

— رضا ہمدانی

★ غالب اور بنگلہ ادب :

○ ”یہاں میں (مختصراً) اس بات پر روشنی ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں کہ بنگلہ زبان میں غالب کے سلسلے میں کیا لکھا گیا ہے۔ بنگالیوں نے غالب کے کلام کا کہاں تک ترجمہ کیا ہے۔ بنگال کے ادیبوں نے غالب کی شخصیت پر کتنی روشنی ڈالی ہے اور غالب کو کس کس رنگ میں قبول کیا ہے :

○ بنگال میں ، جو اردو کا مرکز تسلیم نہیں کیا جاتا میری ملاقات چند ایسے صاحب ذوق بنگالی ہندوؤں سے ہوئی ہے ، اور اب یہی ہے ، جن حضرات نے محض غالب کی وجہ سے اردو کے چند اشعار گنگانے سیکھے ۔ اردو کا تھوڑا سا علم ، غالب کو سمجھنے کے لئے حاصل کیا۔ اور پھر غالب کے کلام کو جہاں تک آن سے ہو سکا ، جتنا بھی اور جیسا بھی انہوں نے سمجھا ، بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا ، یا بنگلہ زبان میں غالب پر مضامین لکھے ہیں ۔ ایسے ہی غالب کے قدر دانوں میں چچوڑا کے باشندے شری ست گنگولی صاحب اور سودھ پور کے باشندے شری ہرنب کمار نیوگی صاحب ہیں۔

○ غالب کے قدر دانوں میں مشہور ماہر لسانیات و نیشنل پروفیسر ڈاکٹر سولیتی کمار چٹرجی بھی ہیں ، حالانکہ انہوں نے غالب کے سلسلے میں آج تک کچھ نہیں لکھا ہے ۔ حال ہی میں ایک ملاقات پر انہوں نے مجھ سے پوچھا ، بتاؤ تو اس شعر کا مطلب کیا ہے :

نقش فریادی ہے کس کی شوخی "نہریر کا

اردو کے دو چار شرحِ غالب لکھنے والوں نے اس شعر کا جو مطلب بیان کیا ہے اور جہاں تک مجھے یاد رہا ہے ، میں نے اُن کو بتایا ۔ سن کر کہنے لگے ، ایسے کئی شرح دیکھ چکا ہوں لیکن مجھے تسلی نہیں ہوئی ہے ۔ یہ شعر مجھے اکثر پریشان کرتا رہا ہے ۔ حالانکہ میں آج تک اس کا درست مفہوم نہ سمجھ سکا ، پھر بھی مجھے یہ شعر پسند ہے ، عزیز ہے ۔ غالباً اس کی وجہ ، اس شعر کی شیرینی ہے ، چاشنی ہے ۔ کبھی کبھی میں اسے یوں ہی گنگنا لینا ہوں اور مجھ پر ایک عجیب کیفیت چھا جاتی ہے ۔ دل کو سکون میسر ہوتا ہے ۔

* * *

ہنگامہ زبان کے مختلف اخبارات اور رسائل میں آج تک غالب کے سلسلے میں کئی مضامین چھپ چکے ہیں ۔ جن کا تلاش کرنا ، جمع کرنا اور پھر ان پر مفصل روشنی ڈالنا دشوار کام ہے لیکن جن مضامین کو شرفِ مقبولیت حاصل ہوئی ہے اُن میں :

- قاضی عبدالودود
- شری درویش ، اور
- محترمہ مایا گپت کے مقالے
- شری ست گنگولی کی تصنیف ”مرزا غالب پر کوہِ بیتا“ کے علاوہ

۱ ۔ یعنی : ”مرزا غالب کی شاعری“ — ہنگامہ میں ”غ“ کی آواز نہیں ادا کی جا سکتی ہے ۔ لہٰذا ”غ“ کے بدلے ”گ“ ہے کام لیا جاتا ہے ۔ یعنی ، غالب کو ”کالب“ لکھا جائے گا ۔

○ شری پر، نکور آرتھی کا رپورٹس، ”مہاستہیر

جانگ“ وغیرہ ہیں۔

○ قاضی عبدالودود صاحب نے اپنے مقالے میں مختصر طور پر غالب کی زندگی اور شاعری پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ اردو ادب میں شاید ہی غالب سے بہتر اور کوئی سخنور پیدا ہوا ہو۔ غالب کے سفر بنگال کا ذکر کرتے ہوئے آپ رقم طراز ہیں کہ کلکتے کے سفر سے غالب کو کوئی مالی فائدہ نہیں ہوا، لیکن کلام غالب پر سفر بنگال نے خاصا اچھا اثر ڈالا ہے۔ حالانکہ اس کا پتہ آج تک نہیں چل سکا کہ اس دور میں جب کہ غالب، کلکتہ آئے تھے (فروری ۱۸۲۸ء تا نومبر ۱۸۲۹ء)، ان کی ملاقات بنگال کے اعظم انقلابی اور سماجی رہنماؤں (جیسے راجہ رام موہن رائے) سے ہوئی تھی یا نہیں۔ لیکن کلکتے سے واپسی کے بعد غالب کے کلام اور خطوط میں ہم یہ صاف دیکھتے ہیں کہ انہوں نے سمجھ لیا تھا کہ پرانا سماج، اب محض چند روزہ ہے۔ نیا سماج، پرانے سماج کی کوکھ سے ابھر رہا ہے۔

غالب کے چند خطوط میں ہم کلکتے کے جہاز، تجارت اور نئے نئے کارخانوں کی تعمیر کا ذکر خیر پاتے ہیں۔ یہ سب دیکھ کر انہوں نے اندازہ لگا لیا تھا کہ پرانی تہذیب کا چراغ بجھنے ہی والا ہے اور نئی تہذیب کا آفتاب بہت جلد آسمان پر طلوع ہوگا۔ لہذا قاضی عبدالودود صاحب فرماتے ہیں کہ غالب کا

یہ شعر :

ہوں گرمی نشاطِ تصور سے نغمہ سنج

جو انہوں نے سرسید احمد خاں کے جواب میں لکھا ، مذکورہ خیالات کا پھوڑ ہے ۔

* * *

○ شری درویش نے (بھی مضمون : ”غالب“ — جو ہنگلہ زبان کے سب سے مشہور روزنامے ، آئند بازار ہتھریکا میں شائع ہوا ہے) ، حیاتِ غالب اور کلامِ غالب پر (بالا اختصار) روشنی ڈالی ہے ۔ اس مضمون سے چند جملوں کا ترجمہ ذیل میں درج کرتا ہوں ، جس سے یہ بات واضح ہو گی کہ ہنگالیوں نے غالب کو کتنا بلند و باعزت مقام عطا کیا ہے ۔ شری درویش فرماتے ہیں :

”غالب کی بیشتر تخلیقات فارسی میں ہیں اور صرف چند اردو میں۔۔۔ لیکن ان چند اردو تخلیقات کے ذریعے غالب نے اردو کی جو خدمت کی ہے ، اس کا مقابلہ صرف دو اور عظیم ہستیوں سے ہی کیا جا سکتا ہے ایک ہیں شاعر کبھی ، جس طرح کبھی نے جرمنی زبان کو زندگی بخشی ہے ، بالکل وہی (خدمت) غالب نے اردو کے لیے کی ہے ۔“

دوسری مثال ، راہندر ناتھ ٹیکور کی ہے ۔ ٹیکور نے ہنگلہ زبان کو نئی زندگی عطا کی ہے ، بالکل اسی طرح غالب نے

اردو کو جدید زندگی دی ہے۔ اس ملک میں پہلا ترقی پسند شاعر ہونے کا فخر غالباً غالب ہی کو حاصل ہے۔“

* * *

○ شری پریمانکور ، اپنے رپورتاژ میں لکھتے ہیں :
 ”اُن کا نام (غالب کا نام) ہندوستان میں کون نہیں جانتا۔ وہ اردو کے مشہور شاعر تھے اور فارسی میں بھی انہوں نے بہت لکھا ہے۔“

مذکورہ ، دونوں مقالہ نگاروں (شری درویش اور شری پریمانکور) کو ، اس بات کا سخت افسوس ہے کہ دہلی میں غالب کا مکان آج صرف ایک کھنڈر ہے۔ شری پریمانکور رقم طراز ہیں :

”وہ نہایت غریب تھے۔ اُن کے متعلق کہانیاں سننے سننے ، اُن کی جو تصویر آنکھوں میں ابھر آتی ہے ، اُس تصویر سے محبت کیے بغیر چارہ نہیں۔ ایسے ایک آدمی نے پوری زندگی دہلی میں گزاری ، پھر بھی آج دہلی میں ، دلی والوں نے ، اُس کے مکان کا کوئی نام و نشان نہیں رکھا۔ یہ بہت دکھ کی بات ہے۔“

اور شری درویش فرماتے ہیں :

”محلہ بلی ماروں کی مسجد کے قریب ، غالب ایک کراہہ کے مکان میں رہتے تھے۔ وہ مکان ، آج صرف ایک کھنڈر

ہے جس کی حالت دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آ جائے
ہیں۔۔۔۔۔“

* * *

○ شریعتی مایا گیت اپنے مقالے ”مرزا غالب کی عشقیہ شاعری“ میں فرماتی ہیں کہ غالب کی عشقیہ غزلیں نہایت شیریں ہیں اور عوام میں مقبول ہیں۔ محترمہ کے (کہنے کے) مطابق اس مقبولیت کی وجہ یہ ہے کہ اس دور کے اردو ادب میں غالب کا طرز، کہنے کا انداز، لیا تھا اور الفاظ عام فہم تھے۔ آپ شیریں بیان تھے۔ خیالات میں لیا بن تھا۔ تشبیہ و مثالیں نئی نئی تھیں۔ نئے ساز اور نئے الفاظ سے انہوں نے رنگ آمیزی کی اور نئی نئی حسین و دل کش تصویریں اتاری ہیں۔

غالب میں آن کا اپنا پن تھا۔ ہنسی مذاق کا لطیف و نازک جذبہ تھا، جس کی وجہ سے معمولی باتیں بھی شاعرانہ رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ غالب فلسفی نہیں بلکہ صرف ایک شاعر تھا۔ ہر دم اور محبت کے گیت گانے والا، درد میں ڈوبا ہوا دل رکھنے والا، ایک شاعر۔۔۔۔۔

غالب کی عشقیہ شاعری ہر بحث کرتے ہوئے محترمہ مایا گیت نے غالب کے کئی اشعار کو استعمال کیا ہے اور ہنگامہ رسم خط میں ان اشعار کو پیش کر کے ان پر روشنی ڈالی ہے۔ ایسے اشعار کے جو محترمہ نے استعمال کیے ہیں،

مصرعہ اول پیش کرتا ہوں :

- چند تصویرِ بٹان ، چند حسینوں کے خطوط
 - دردِ منت کشرِ دوا نہ ہوا
 - ہم کہاں قسمت آزمائے جائیں
 - آہ کو چاہیے اک عمر ، اثر ہوئے تک
 - مہربان ہو کے ہلالو ، بھلے جاہو جس وقت
 - عشقِ مجھ کو نہیں ، وحشت ہی سہی
 - قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے
 - آن کے دیکھئے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
 - بزاروں خواہشیں ایسی ، کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
 - کوئی آمید ہر نہیں آتی
- [یہ غزل پوری پیش کی گئی ہے۔]

آخر میں محترمہ فرماتی ہیں کہ غالب نے تاحیات رنج و غم اٹھائے ہیں۔ عشق میں ٹھوکریں کھائی ہیں لیکن عاشق کا کمال تو یہی ہے کہ وہ عشق سے بیزار نہ ہو۔ اور غالب بھی راہِ عشق میں جمے رہے۔ اس راہ سے انہوں نے منہ نہیں موڑا۔

* * *

- کلامِ غالب سے ہنگالیوں کو آگاہ (متعارف) کرانے میں سب سے اہم قدم شری ست گنگولی نے :
- ”مرزا غالب پر“ کویتا“ [مرزا غالب کا کلام]

لکھ کر کیا ہے۔۔۔ میں ہنگامہ میں کلام غالب کا ، اب تک واحد ترجمہ ہے ۔ اس کتاب میں ، جو ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی ، غالب کے ایک سو اشعار کے علاوہ ”کلکتہ کا جو ذکر کیا ، تو نے ہم نشین“ کا مکمل ترجمہ ہنگامہ میں نظم کیا کیا ہے ۔

کتاب کے ہر صفحے پر غالب کی ایک چھوٹی سی تصویر ہے ۔ صفحات صرف ۴۴ ہیں اور صفحات کے لحاظ سے ، اسے ایک کتابچہ ہی کہا جا سکتا ہے ۔ پھر بھی چونکہ ہنگامہ میں کلام غالب کا چلا اور اب تک آخری ترجمہ ہے ، اس لحاظ سے اس کی اہمیت مسلم ہے ۔

ظاہر ہے کہ صرف ایک سو اشعار کا ترجمہ پڑھنے سے غالب کو پہچانا نہیں جا سکتا ۔ سمندر سے چند قطرے ہونے کے باوجود ، شری ست گنگولی کے اس کارنامے کو فراموش نہیں کیا جا سکتا ۔ ست گنگولی کے منتخب اشعار کیسے ہیں ، غالب کو سمجھنے میں وہ کہاں تک مددگار ہو سکتے ہیں ، اس بحث میں جاٹا فضول ہے ، جب کہ ہنگامہ میں صرف یہی سرمایہ موجود ہے ۔ ذیل میں ان کے انتخاب کردہ اشعار میں سے بیس کا پہلا مصرع پیش کرتے ہوئے ، اس مضمون کو ختم کرتا ہوں :

○ نقش فریادی ہے ، کس کی شوخی تحریر کا

○ کہتے ہونہ دیں گے ہم ، دل اگر پڑا پایا

○ عشق سے طبیعت نے زیست کامزا پایا

○ بس کہ دشوار ہے ، ہر کام کا آسان ہونا

- کی مرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ
 - ترے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
 - ہوس کو ہے نشاطِ کار کیا کیا
 - دردِ منت کشِ دوانہ ہوا
 - نہ تھا کچھ، تو خدا تھا، کچھ نہ ہوتا تو خدا ہوتا
 - عشرتِ قطرہ ہے دریا میں فنا ہو جانا
 - دوست غم خواری میں میری سعی فرمائیں گے کیا
 - اُن کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق
 - اور بازار سے لے آئے، اگر ٹوٹ گیا
 - یارب وہ نہ سمجھے ہیں، نہ سمجھیں گے مری بات
 - قاصد کے آنے آنے خط اک اور لکھ رکھوں
 - اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
 - رنج سے خوگر ہوا لسان، تو مٹ جاتا ہے رنج
 - قیدِ حیات و بندِ غم، اصل میں دونوں ایک ہیں
 - قطع کیجئے نہ تعلق ہم سے
 - عشق پر زور نہیں، ہے یہ وہ آتشِ غالب
- [ڈاکٹر شانتی راجن بیٹا چاریہ، فروغِ اردو، لکھنؤ، غالب ممبر
۱۹۶۹ء حصہ تحقیق ممبر ۳، صفحہ ۶۷-۷۱]

* * *

- ”غالب کی صد سالہ برسی منانے کے لیے... انجمن
- ترقی اردو، مشرق پاکستان... ایک یادگار پروگرام
- کی آخری تیاریوں میں مصروف ہے۔ انجمن کی طرف سے

غالب مرحوم کے بارے میں ہنگلا زبان میں ایک کتا چھ ، غالب کی منتخب اردو غزلوں کا ایک انتخاب اردو اور ہنگلا رسم الحظ میں مختصر تعارف اور تشریح کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے ۔ کتا بھی کے لیے ہنگالی اور اردو زبان کے نامور ادیبوں اور شاعروں سے ہنگلا اور اردو میں مضامین لکھوائے جا رہے ہیں ۔“

[وحد تبصر ندوی، مشرق، لاہور ۷ - فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۳]

* * *

○ غالب کے فلسفہ حیات کے موضوع پر ۱۲ - فروری ۱۹۶۹ء کو ریڈیو پاکستان ، کراچی سے ہنگلا میں آدھ گھنٹے کا ایک مذاکرہ ریلے کیا جائے گا ، جسے مغربی اور مشرق پاکستان کے تمام ریڈیو اسٹیشنوں سے علی الترتیب رات کے سوا سات اور سوا آٹھ بجے منا جا سکے گا ۔

○ ۹ - فروری ۱۹۶۹ء کو ڈھاکا ریڈیو اسٹیشن سے دن میں سوا دس بجے ”حیات غالب“ پر ہنگلا میں ہندو منٹ کا ایک مذاکرہ ہوگا جس میں طلبا حصہ لیں گے ۔

○ ۱۱ - فروری ۱۹۶۹ء کو ڈھاکا ریڈیو اسٹیشن اپنی تیسری مجلس میں رات کو ساڑھے دس بجے ، نصف گھنٹے کا ایک اہم مذاکرہ ریلے کرے گا ۔ مذاکرے کا موضوع ہے : ”ہنگلا ادب پر غالب کا اثر“ ۱۳ - فروری کو اسی وقت

غالب کی زندگی اور ادبی خدمات پر مبنی ایک ہنگامہ فیچر
پیش کیا جائے گا۔ دو روز بعد ۱۵۔ فروری کو ڈھاکہ
ریڈیو اسٹیشن سے شام کو ۷ سے ۸ بجے تک غالب کی
صد سالہ برسی کے خاص پروگرام میں غالب کی زندگی پر
مقالہ، ایک خاص محفل موسیقی اور غالب کی تحریکات
پیش کی جائیں گی۔

[بحوالہ، ہندو روزہ آہنگ، کراچی، اشاعت ۲۲۔ جنوری ۱۹۶۹ء]

★ عربی میں اشعارِ غالب :

○ الاستاذ عبدالرحمن الطاهر سورتی نے "قصيدة من ديوان غالب" کے عنوان سے غالب پر عربی زبان میں ایک مضمون لکھا ہے 'غالب کے مختصر تعارف کے بعد فاضل مضمون نگار نے ، غالب کی سولہ اشعار کی ایک مشہور غزل :

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں!

کا عربی نثر میں ترجمہ کیا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اختصار کے ساتھ ان اشعار کی شرح بھی بیان کر دی ہے ۔ شرح میں موصوف نے جہاں جہاں اشعارِ غالب کے ہم معنی عربی اشعار کے حوالے بھی دیے ہیں ۔

غالب کو عربی زبان میں متعارف کرانے کی غالباً یہ چلی لیکن کامیاب ، اور اس لیے بڑی قابلِ قدر اور مستحسن کوشش ہے ۔ جہاں اس غزل کے صرف مطلع کے عربی ترجمہ و شرح کو تبرکاً نقل کیا جاتا ہے :

سب کہاں ، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں

ترجمه : أنظن ان هذا هو الكل ؟ كلا ، إنما ظهر شيء
 يصير في زى الازهار و شقائق النعمان - فلا تسلم
 عما توارى تحت التراب من الوجوه الجميلة -

شرحہ : ان ماتراء فوق الارض من الرياحين والازهار
 الجميلة و شقائق النعمان كل ذلك بنذة يسيرة و اثر
 طفيف من جمال الذين دفنوا تحت الارض ، ثم أجمل
 الذين حوتهم الارض - وهذا مثل قول الشاعر العربي :
 وما طيب الرياض لها ولكن
 كساها دفنهم في التراب طيبا

★ غالب ، سرائیکی زبان میں :

پروفیسر دلشاد کلاغوی صاحب نے غالب کو سرائیکی زبان میں منتقل کرنے کی اہم ادبی اور تہذیبی خدمت انجام دی ہے۔ لطف یہ ہے کہ انہوں نے غالب کی غزلیات کا منظوم ترجمہ ، غالب ہی کی زمین میں کیا ہے۔ ترجمہ ، اور وہ بھی منظوم ، پھر اس التزام کے ساتھ ، کہ اصل اوزان و بحر اور ردیف و قوافی بھی حتی النوسع ہاتھ سے نہ جانے ہائیں ، بڑی جانکاهی ، عرق ریزی اور دقت نظر کا کام تھا، اور حق یہ ہے کہ دلشاد صاحب اس دشوار گزار راہ سے آسان و کامران گزر گئے ہیں۔

سرائیکی میں غالب کی ایک مشہور غزل :

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا !

کا منظوم ترجمہ: دلشاد :

”ایہ نہ تھی اساڈی قسمت جو وصال یار ہوندا“

بالفعل پیش نظر ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دلشاد صاحب کا ذوق شعرکتنا پاکیزہ ہے اور غالب کا مطالعہ انہوں نے کیسے

صحیح زاویے اور کتنے چرے تلے اور بھرپور انداز سے کیا ہے :

ایکھے مسلے ، ایہہ تصوف تیدا ایہہ بیان غالب
تیکوں تان ولی سجدہ دے ، جو ، نہ ہادہ خوار ہوندا

حال میں ، دلشاد کلاںپوری صاحب کی مترجمہ غزلوں
کا مختصر مجموعہ ”غالب دیاں غزلاں“ کے نام سے مکتبہ سیری
لاہور پری ، لاہور نے شائع کیا ہے ، جس میں بتفصیل ذیل
غالب کی ۲۴ غزلیں مع ترجمہ شامل ہیں :

صفحہ

- نقش فریادی ہے کس کی شوخی تھریار کا ۲۵
- یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصالِ یار ہوتا ۲۷
- پھر مجھے دیدہ تر یاد آیا ۳۰
- ذکر آس پری وش کا اور پھر دیاں اپنا ۳۲
- حسنِ حمزے کی کشاکش سے چھٹا میرے بعد ۳۶
- آہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک ۳۹
- کی وفا آس نے تو غیر اس کو جفا کہتے ہیں ۴۱
- حیراں ہوں دل کو روؤں کہ پیشوں جگر کو میں ۴۴
- دیوالگی سے دوش پر زناں بھی نہیں ۴۷
- دل ہی تو ہے نرسنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں ۵۰
- دھوتا ہوں جب میں بچنے کو آس سیم تن کے ہاتھ ۵۳
- درد سے میرے ہے تجھ کو بے قراری ہائے ہائے ۵۶
- عشق مجھ کو نہیں ، وحشت ہی سہی ۶۰
- تسکین کو ہم نہ روئیں جو ذوقِ نظر ملے ۶۳

- دلِ نادان مجھے ہوا کیا ہے ۶۵
 ○ پھر کچھ دل کو ایک بے قراری ہے ۶۸
 ○ لکنہ جیں ہے غمِ دل اُس کو سنائے نہ بنے ۷۲
 ○ بازیمہٗ اطفال ہے دنیا میرے آگے ۷۵
 ○ ابنِ مریم ہوا کرے کوئی ۷۹
 ○ بہت سہی غمِ گہنی ، شرابِ کم کیا ہے ۸۲
 ○ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے ۸۴
 ○ منظور تھی یہ شکل تجلی کو نور کی ۸۷
 ○ غم کھائے میں ہوا دلِ ناکام بہت ہے ۹۰
 ○ کیوں جل گیا نہ تابِ رخِ یار دیکھ کر ۹۳

یہ مجموعہ ، غالب کی صدیالہ ہرسی کے موقع پر ۲۰ × ۱۶ سائز میں شائع ہوا ہے اور اس کی ضخامت ۹۹ صفحات ہے ۔ ابتدا میں (صفحہ ۹-۱۳) مسعود حسن شہاب صاحب کا ”مقدمہ“ ہے ۔ ”پیش لفظ“ (صفحہ ۱۵-۲۰) میں دلشاد کلانچوی صاحب نے ازراہ انکسار فرمایا ہے کہ :

”غزلیاتِ غالب کے خارجی اور داخلی پہلوؤں کو اور ان کی علاماتی اور غیر علاماتی کیفیات و حسیات کو ملتان ، بہاولپوری میں منتقل کرنے کی میری یہ ادنیٰ کوشش نقشرِ اول سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی۔“

مترجم نے ملتان ، بہاولپوری زبان کی خواندگی کے لیے ”اشاراتِ خواندگی“ کے عنوان سے (صفحہ ۲۱-۴۴) ضروری اشارات بھی درج کر دیے ہیں ۔

★ غالب اور پشتو ادب :

○ ”ہر صغیر پاک و ہند کا شمال مغربی خطہ اور پاکستان کا ایک اہم حصہ اٹک پار کی سر زمین ، جسے پشتونوں کی ہرانی کتابوں میں ”روہ“ یا ”پختون خوا“ کے نام سے یاد کیا گیا ہے ، غالب کی اہمیت و شخصیت اور اس کی کارکردگی سے ناواقف اور نابلد نہیں ۔

ترجمے کا رجحان یا عربی ، فارسی سے براہِ راست ترجمے پچھلی کئی صدیوں سے پشتون ادباء و اہلِ قلم کا دلچسپ مشغلہ رہا ہے ۔ چنانچہ اس کوشش نے پشتو ادب میں بے پناہ اضافہ بھی کیا ہے اور اسے دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں کے ادب کے ساتھ تعارف بھی حاصل ہوا ۔ ۔ ۔

سرزا غالب کی طرف اگرچہ پشتون شعراء نے بہت کم... توجہ کی ، تاہم ۔ ۔ ۔ اکا دکا کوشش قابلِ ستائش ہے... شیر محمد خاں مینوش صاحب نے غالب کو پختون خوا کے ساتھ متعارف کرائے کا بیڑہ اٹھایا ۔ اوائل میں تو ان کی یہ کوشش ایک آدھ غزل تک محدود رہی ، لیکن جب کلامِ غالب کا جادو ان کے فکر و نظر پر چھا گیا تو انہوں نے غالب کے مکمل اردو دیوان کا منظوم ترجمہ شروع کر دیا ۔ ۔ ۔ اور سات سال کی محنتِ شاقہ کے بعد مینوش صاحب نے غالب کی جملہ اردو غزلیات کو پشتو کے قالب میں ڈھال لیا ۔

اس وقت میرے سامنے مترجم کے ہاتھ کا لکھا ہوا ، اور مرتب کردہ قلمی نسخہ پڑا ہے ، جس میں فاضل مترجم نے نصف صفحے پر غالب کی اصل اردو غزل اور اس کے بالمقابل پر شعر کا پشتو ترجمہ لکھ دیا ہے ۔ غالب کے اشعار میں جہاں مشکل و ادق الفاظ آئے ہیں ، حاشیے میں ان کے معنی و تشریح پشتو میں کر دی ہے ۔ تلمیحات کی وضاحت اور شخصیات کا مختصر تعارف بھی ساتھ ساتھ حاشیے کی رونق بڑھا رہا ہے ۔ ترجمہ کرتے وقت فاضل مترجم نے حتی الامکان یہ کوشش کی ہے کہ خالص زبان استعمال کی جائے ، تاہم بعض اوقات مجبوراً وہ ان فیود کی حدود کو بھاند بھی گئے ہیں ۔ اس میں زبان کی تنگی دامن ان کے آڑے آئی ہے ۔

اس معاملے میں غالب اور مترجم مینوش صاحب ایک ہی کشتی میں سوار ہیں ۔ اظہار بیان کے لیے غالب کو بھی تنگی دامن و الفاظ کا شکوہ تھا ، اور اسی لیے اس نے سکھ بند زبان اور نکسالی محاورات و روزمرہ کو درخور اعتناء سمجھا ۔ مینوش نے بھی اس سلسلے میں غالب کی تقلید کی ہے ۔ . . . اصل زبان پشتو سے ہٹ کر جہاں انہوں نے اس کے مترادفات استعمال کیے ہیں وہاں فارسی و عربی الفاظ کا سہارا لیا ہے ۔ اس لحاظ سے انہوں نے پشتو کے قدیم شعرا کی تقلید کی ہے اور یہ روایت پشتو شاعری میں قدیمی بھی ہے ، بنیادی بھی اور مانوس بھی ! مثلاً غالب کے دیوان کی پہلی غزل ہی کو لیجیے :

نقش فریادی ہے کس کی شوخی ' تحریر کا

کاغذی ہے پرین ہر پیکر تصویر کا

اس شعر کو مترجم نے پشتو کی فریم میں یوں لکایا ہے :

فریادی کہ چاد بدو دے دا قنلش دے تحریر
کاغذی جامہ آغوستی دادخواہی لہ ہر تصویر

اس میں (بعض) الفاظ خالص پشتو نہیں ہیں ، بلکہ فارسی ، عربی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں ۔ مترجم کو مجبوری اور زبان کی غیر وسیع فضا کے بشرِ نظرِ مطعون نہیں کیا جا سکتا ۔ ویسے فریادی ، کاغذی ، جامہ اور تصویر (وغیرہ) پشتو زبان میں ادب کے علاوہ روزمرہ بول چال میں بعینہ اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں جس طرح اردو میں ۔ اس لحاظ سے اگر ہم ان الفاظ کو پشتو الفاظ تصور کر لیں تو مترجم کو خالص زبان کے استعمال کے لیے زیادہ بہر دے جا سکتے ہیں ۔

آگہی دامر شنیدن جس قدر چاہے بچھائے
مدعا عطا ہے اپنے عالمِ تقریر کا !

اس شعر کا پشتو روپ اس طرح ہے :

کہ داسو لہ عقل حوسہ لٹچوی نو لٹجوی د
خو مطلب بدوخہ لیشتہ دے زباد دے تحریر

اس شعر میں لٹوے (فیصد) پشتو الفاظ کا استعمال ہے ۔ عقل ، تحریر اور مطلب ، باہر کے الفاظ — مگر باہر کے ہونے ہونے بھی ، عام زبان ، بول چال اور تحریر میں اکثر استعمال ہوتے ہیں ۔ پھیلا نا ، بچھانا اور منتشر کرنا ، (کا خالص پشتو) ترجمہ کر کے مترجم نے زبان پر اپنی قدرت کا ثبوت مہیا کیا ہے ۔

جذبہ" ہے اختیارِ شوق دیکھا چاہیے
 سینہ" شمشیر سے باہر ہے دم شمشیر کا

اس شعر کو ترجمہ کرتے وقت مینوش صاحب نے جوش ، دم اور
 شمشیر ، صرف تین الفاظ لیے ہیں ۔ ملاحظہ کیجیے :

داہے وا کہ جوش دینے ز ماہم دے ولید لو
 وتوری بمبل شوے دے بہردم دِ شمشیر

اسی طرح :

کہتے ہو نہ دیں گے ہم ، دل اگر پڑا پایا
 دل کہاں کہ گم کیجے ، ہم نے مدعا پایا

کا معاملہ ہے ۔ اس شعر کو پشتو میں ڈھالتے وقت مترجم نے
 انتہائی چابکدستی اور فن کاری کا مظاہرہ کیا ہے :

وائی درہ نہ کڑم زړہ درہ کہ او موند لوما
 زړہ دے چرتاچہ بدواک شی شوہ خکاژ دِ مدعا

اس ترجمے میں صرف ایک لفظ "مدعا" غیر پشتو ہے ورنہ
 سارے الفاظ ٹھیکہ زبان کے آئینہ دار ہیں تاہم "مدعا" روزمرہ
 کی زبان میں مستعمل ہے ۔

حالِ دل نہیں معلوم ، لیکن اس قدر یعنی
 ہم نے بارہا ڈھونڈا ، تم نے بارہا پایا !

اس شعر کو پشتو کرتے وقت بھی روزمرہ محاورہ اور سلاست
 کا خیال رکھا گیا ہے :

خہ بہ حال در ژہ ہوئے نہ یمہ کہ ہوہ یمہ دومرہ
مائے قل کہائے لئون دے ہمیشہ دے موندلے تا

اس ترجمے میں بظاہر دو الفاظ 'حال' اور 'ہمیشہ' غیر پشتو معلوم ہوتے ہیں، حالانکہ ان دونوں الفاظ کے بکثرت استعمال نے انہیں پشتون بنا دیا ہے۔

غرض یہ ہے کہ مرزا غالب کے اس پشتون مترجم نے غالب جیسی قید المثال متاع عزیز کے ساتھ پورا پورا انصاف کیا ہے اور یہ شاہکار پشتو ادب کے خزانے میں بیش بہا اضافہ ہے اور اپنی نوعیت کے لحاظ سے ایک متنوع کوشش بھی۔

اس نوشتے کا تعارف کراتے ہوئے ایک افسوس ناک پہلو کی طرف اشارہ ضروری ہے۔ ادبی دنیا میں عموماً اور پشتو ادب میں خصوصاً اس زریں کوشش کی جو اہمیت ہونی چاہیے اس کا کوسوں پتہ نہیں۔ اس سلسلے میں شاعر کی حوصلہ افزائی تو رہی ایک طرف، ابھی تک اس عظیم شاہکار کو زیور طبع سے بھی آراستہ نہیں کیا گیا۔۔۔ مترجم مایوس ہے کیونکہ اس کی سات سالہ عرق ریزی ابھی تک بستے میں بند، طاق بے اعتنائی کی زینت بنی ہوئی ہے۔“

[رضا ہمدانی، ماہنامہ گفتار، لاہور مارچ ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۱۶-۱۱۹]

* * *

○ ریڈیو پاکستان، کوئٹہ سے ۱۱۔ فروری ۱۹۶۹ء کو رات کے سوا نو بجے، غالب پر مختار احمد زاہد کا پندرہ منٹ کا ایک پشتو فیچر نشر کیا جائے گا۔

[بحوالہ، پندرہ روزہ آہنگ، کراچی، اشاعت ۲۲۔ جنوری ۱۹۶۹ء]

★ بلوچی ، براہوی اور سندھی زبان میں غالب :

○ ریڈیو پاکستان ، کوئٹہ ۱۴ - فروری ۱۹۶۹ء کو
شاوٹ ویو پر شام کے سوا آٹھ بجے سے بلوچی زبان میں
غالب پر آدھ گھنٹے کا ایک پروگرام نشر کرے گا ۔

○ کوئٹہ ریڈیو اسٹیشن سے ۱۵ - فروری ۱۹۶۹ء کو ،
رات سوا سات بجے کے بعد ، بنیادی جمہوریت کے پروگرام
میں میر مٹھا خاں مری ”غالبِ روح“ کے عنوان سے
بلوچی زبان میں تقریر کریں گے ۔ ۹ بجے سے ”غالبِ گفتار“
بلوچی میں موسیقی کے ساتھ غالب کی غزلوں کا
ترجمہ پیش کیا جائے گا ۔ ساڑھے نو بجے یومِ غالب کے
موقع پر ، براہوی زبان میں خاص پروگرام نشر ہوگا ۔

○ حیدر آباد ریڈیو اسٹیشن سے ۱۵ - فروری ۱۹۶۹ء کی
شب ہونے دس بجے سے ۱۵ منٹ کے ایک خاص پروگرام
میں ”اندازِ بیان“ کے عنوان سے مرزا غالب کے یومِ وفات
پر سندھی میں ایک تقریر نشر کی جائے گی ۔ اس کے بعد
زینہ بلوچ کلامِ غالب کا سندھی ترجمہ پیش کریں گی ۔

[بھوالہ ، پندرہ روزہ آہنگ ، کراچی ، اشاعت ، ۲۲ - جنوری ۱۹۶۹ء]

★ غالب—پنجابی میں :

○ پنجابی زبان کے ، قادر الکلام اور صاحبِ نظر شاعر ، استاد دامن نے کہ جنہیں غالب ہی کی طرح ، حیوانِ ظریف کہنا بے جا نہ ہوگا — غالب کے اردو دیوان کے ایک منتخب حصے کو پنجابی زبان میں منتقل کیا ہے ۔^۱

استاد دامن صاحب کا یہ منظوم ترجمہ ، اُن کے دوسرے پنجابی کلام کے ساتھ غالب کی صد سالہ برسی کے یادگار موقع پر ، اردو مرکز ، لاہور کی طرف سے اہتمام کے ساتھ شائع ہو رہا ہے ۔^۲

○ صوفی غلام مصطفیٰ صاحب تبسم نے ۱۱ - مارچ ۱۹۶۹ء کی شب ، ریڈیو پاکستان لاہور کے مشاعرے میں غالب کی ایک فارسی غزل کا منظوم پنجابی ترجمہ پیش کیا جسے بے حد پسند کیا گیا ۔

۱ - استاد دامن صاحب کا بیان ہے کہ رشیدہ سلیم بیگم (راولپنڈی) اور سلیم کاشر (لاہور) نے بھی غالب کی بعض غزلوں کا پنجابی میں منظوم ترجمہ کیا ہے ۔

۲ - احسان دانش صاحب نے راقم سے بیان فرمایا کہ مرزا حیدر (لاہور) غالب کے سارے اردو کلام کو پنجابی میں منظوم کر رہے ہیں اور جلد ہی یہ کام سامنے آ جائے گا ۔ (م - ا - ر)

پنجابی زبان کے اہل قلم میں غالب مقبول اور محبوب رہے ہیں۔ ان کی شخصیت اور شاعری پر مضامین لکھے گئے ہیں اور پنجابی میں انہیں منظوم خراج عقیدت پیش کیا گیا ہے۔ رشید النور صاحب نے تیرہ اشعار پر مبنی اپنی ایک غزل کا آغاز، اس شعر سے کیا ہے :

سو ورہیاں وچ بہانویں ہو گئی کنکر توں یا قوت
اس دنیا نے پر نہیں جمیا ، غالب جیسا مہوت

سلیم کاشر اپنی ایک نظم ”غالب“ میں لکھتے ہیں :

مر کے وی ہیا جیوے جاگے دو تیاں نوں ابہ گچ
آپے سڑیا آپے بلیا آپے لاہا سچ

سو سالان توں اوہدیاں کرناں سوچیں رسیاں نہن وچ
اوہنوں کدے گرہن نئیں لکناں بچ اوئے کاشر بچ

رؤف شیخ کہتے ہیں :

بستی دے بھیتاں دا جانوں رکھے جیہہ نوں روک
سوجھ دا تیرا ابر چہرے کھا کے کنہ دی جھوک

وہلے نوں گھیرے وچ رکھدی اوہدے قلم دی لوک
نوشہ ، مرزا اسد اللہ خاں ، غالب اکھن لوک

اللہ دتہ صابر ”غالب دے حضور“ نظم میں کہتے ہیں
کہ غالب کے اشعار نے اردو کو آبِ حیات بخشا۔ آج وہ

شہنشاہِ غزل کہلاتے ہیں لیکن زندگی میں دنیا نے اُن کی قدر
نہ کی :

اج شہنشاہِ کھن ، غزل دا ، اتے اتے تیرا ناں
جیونڈی جانی قدر نہ پایا ، اس بغضِ سنسار
رشید انور ، سلیم کاکڑ ، رؤف شیخ اور اللہ دتہ صابر کی
ان منظومات کے لیے دیکھیے :

[بیادِ غالب، شائع کردہ : مجلسِ اردو، لاہور فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۸-۳۳]

★ دیو ناگری رسم خط میں دیوانِ غالب :

○ دیوانِ غالبِ اردو کا دیدہ زیب ایڈیشن 'مع ہندی فرہنگ' [صفحہ بہ صفحہ اردو اور ہندی لکھاوٹ میں]

مرتبہ : علی سردار جعفری

صفحات : بڑے سائز کے ۴۷۷ صفحات

دیباچہ ، از مرتب : صفحہ ۵ - ۴۹

فرہنگ (الگ جلد میں) : ۸۲ صفحات

مطبوعہ : ہندوستانی بک ٹرسٹ^۱ ، بمبئی ۱۹۵۸ء

۱ - عمدہ طباعت پر حکومت ہند کی طرف سے ۱۹۵۸ء میں چلا اتمام ملا ۔

۲ - "ہندوستانی بک ٹرسٹ (بمبئی) — کے زیر اہتمام، ہندی ، اردو اور فارسی کے پرگزیدہ شعراء کا کلام بیک وقت اردو اور دیوناگری رسم خط میں شائع کیا جاتا ہے اور پڑھنے والوں کی آسانی کے لیے فرہنگ کی ایک الگ جلد فراہم کی جاتی ہے ۔ اردو اور ہندی بولنے والوں کے درمیان جذباتی ہم آہنگی پیدا کرنا اور طباعت کے معیار کو بلند کرنا..... ٹرسٹ کے اہم ترین مقاصد میں شامل ہے ۔"

[نوائے ادب ، بمبئی ، جنوری ۱۹۶۳ء صفحہ ۶۲]

★ ہندی اور مرہٹی وغیرہ میں غالب کا مطالعہ :

○ ہندی میں غالب کی زندگی اور ان کے فکر و فن پر کتاب کے حجم کی تنقیدیں لکھی جا چکی ہیں۔ پنڈت دیاکشن گنجور کی ایسی ہی ایک کتاب ”غالب“ پر تبصرہ کرتے ہوئے نیاز فتح پوری لکھتے ہیں :

”یہ تالیف ہے، ہندی میں جناب پنڈت دیاکشن گنجور کی جو لکھنؤ کے نہایت مشہور و معزز کشمیری خاندان کے فرد ہیں۔ غالب، گنجور صاحب کا بہت محبوب شاعر ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ جیل میں گئے تو دیوانِ غالب بھی ان کے ساتھ تھا اور اس ذوق کی بنا پر سب سے پہلی کتاب جو انہوں نے ہندی میں لکھی، وہ غالب پر ہے۔ اس کتاب میں انہوں نے زیادہ تر خطوط غالب کو سامنے رکھ کر، اس کے مختصر حالات زندگی پر روشنی ڈالی ہے اور پھر اس کے کلام پر تبصرہ کیا ہے۔ ہندی بہت صاف و سادہ ہے۔“

[تکر، لکھنؤ، مارچ ۱۹۵۰ء صفحہ ۶۴]

○ یاد آتا ہے کہ غالب پر، پرتھوی چندر (مولف : نکر غالب و مرفع غالب) کی کسی ہندی کتاب (یا شاید

کلامِ غالب کے ہندی ترجمے) کا ذکر ”مرقعِ غالب“ کے اخیر میں بطور اشتہار آیا ہے۔ اب ”مرقع“ سامنے ہے اور نہ قبضے میں !

○ غالب اکیڈمی، نئی دہلی کی طرف سے صد سالہ برسی کے موقع پر ہندی میں غالب کی منتخب غزلوں پر مشتمل ایک کتاب شائع ہو رہی ہے۔

[ہا اردو ڈائجسٹ، دہلی، مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۱۶]

”اکیڈمی“ کے تعارفی کتابچے میں بتایا گیا ہے کہ اس کتاب کا نام ”SARAL GHALIB“ (Easy Ghalib) ہے اور اس میں غالب کے کوئی ۲۳۰ ایسے عام فہم اشعار پیش کیے گئے ہیں جن سے غالب کے ہندی خواں مستراح، بہ آسانی لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ جہاں تہاں ہندی میں متن کے مشکل الفاظ کی شرح کردی گئی ہے۔ یہ دیدہ زیب کتاب ۲۰ x ۲۶/۸ سائز کے ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ دو رنگوں میں شائع ہوا ہے۔ غالب کی ایک تصویر بھی کتاب میں شامل ہے۔

○ میتو مادھو راؤ پاگڑی نے، دیوانِ غالب کا سرہٹی

۱۔ ہندوستان کی تمام علاقائی زبانوں میں غالب کو روحناس کرانے کے قابل قدر منصوبے کے لیے دیکھئے :

ہاری زبان، علی گڑھ ۲۲۔ اپریل ۱۹۶۳ء

میں ترجمہ کیا ہے ، دیکھیے :

[عشرہ ، نوائے ادب ، بمبئی ، اکتوبر ۱۹۵۹ء صفحہ ۴]

⑤ پروفیسر احتشام حسین (الہ آباد) نے اپنے ایک خط مورخہ ۲ - اگست ۱۹۶۵ء کے ذریعے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے ماہیتہ اکیڈمی ، دہلی کے لیے غالب پر ایک کتاب لکھی ہے جو :

”۱۹۶۹ء میں غالب کی صد سالہ برسی کے موقع پر مختلف زبانوں میں شائع ہوگی۔“

[بحوالہ ”احتشام حسین“ از : الیاس بیگ ، صفحہ ۲۰۰]

(مقالہ ایم۔ اے اردو ۱۹۶۵ء عطیٰ اسلم غزنویہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری)

تراجم :

ج۔ انگریزی تراجم۔ غالب (ہاک و ہند)

"غالب ، دنیا کی ادبی تاریخ کے کن شعراء میں سے ہیں جن کا کلام دقیق اور عمیق ہونے کی وجہ سے آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا ... ایسا کلام جسے سمجھنا خود شاعر کے ہم وطن اور ہم قوم ادیبوں اور دانشوروں کے لیے بھی مشکل ہو ، دوسری قوموں کے لیے جس قدر نامانوس ہو ، کم ہے۔" (ہاں ہمہ اہل وطن نے) غالب کے افکار کو اہل مغرب سے متعارف کرانے کی (کچھ نہ کچھ کوشش ضرور کی ہے)۔۔۔"

— ڈاکٹر آغا التخار حسین

★ انگریزی میں بعض تصانیف اور تراجم :

1. "Ghalib's Philosophy of Beauty".

★ by : Abida Shah, 1967.

[A short Aesthetic Commentary on some of Ghalib's Urdu Verses.]

Chapter I Introduction : Why Ghalib ? pp : a-m

Chapter II Commentary on Aesthetically
Significant Verses. pp. 1-93

Chapter III Post Script 94

Chapter IV An Appology 95

Chapter V Appendix : Aesthetically significant
verses (= fifty on which no comments,
for lack of time have been offered.)

الف تا ص

* * *

1. A thesis submitted to the University of the Panjab, Lahore, in partial fulfilment for the Degree of Master of Arts in Philosophy, through the Deptt : of Philosophy, Govt. College, Lahore.

2. "The Life and Odes of Ghalib".

★ by : Abdulla Anwar Beg.

[A short account of the life of Mirza Ghalib,
and selected translations for his Urdu Diwan]

طبع اول : اردو اکیڈمی ، لاہور ، ۱۹۳۰ء

صفحات : ۱۸۱

سائز : ۸/۲۲ × ۱۸

حصہ اول، حیات غالب : صفحہ ۵-۷۹

حصہ دوم ، منتخب تراجم : صفحہ ۸۳-۱۸۱

مترجمہ اشعار کی تعداد : تقریباً ۳۰۰

مشتی مکتوبہ از خروارے ، دو اشعار کا ترجمہ :

درد منت کشر دوا نہ ہوا

میں نہ اچھا ہوا ، برا نہ ہوا

"Pain did not incur the obligation of medicine—

I did not get well—it was nothing bad !"

۱ - اس کتاب پر چند نئے اور پرانے تبصروں کے اے دیکھے :

۱ - جمیل احمد ناخدا ، ادبی دنیا ، لاہور ستمبر ۱۹۳۱ء

۲ - دینا ناتھ ، رسالہ کتاب ، لاہور نومبر دسمبر ۱۹۳۲ء

۳ - ایف - ایس ، دی پاکستان ریویو ، لاہور فروری ۱۹۶۹ء

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

"I gave my life ; it was given by Him,
The truth is that (He) was not truly repaid."

[pp. 105]

* * *

3. "Ghalib : A critical appreciation of his life and poetry."

★ by : Dr. Abdul Lateef (Syed).

طبع اول : حیدرآباد دکن ، ۱۹۲۸ء

["زبانِ جدید میں غالب کی مخالفت میں پہلی آواز"]

۱۹۳۲ء میں "غالب" کے نام سے اس "ہنگامہ خیز"

مجموعہٴ مضامین کا اردو ترجمہ شائع ہوا :

مترجم : سید معین الدین قریشی (عثمانیہ)

مطبوعہ : دکن لا رپورٹ پریس ، حیدرآباد

ضخامت : ۱۸ × ۲۲ / ۸ سائز کے ۱۴۲ صفحات

باب اول : تمہید صفحہ ۱

باب دوم : مواد اور اس کی فراہمی صفحہ ۴۴

باب سوم : مواد اور اس کی تاریخی ترتیب صفحہ ۷۷

باب چہارم : مسائلِ غالب صفحہ ۴۴

- باب پنجم : غالب کا زاوید نگاہ صفحہ ۶۲
 باب ششم : بر عظمت شاعری صفحہ ۸۶
 باب ہفتم : غالب کی شاعری صفحہ ۱۰۳
 دو ضمیمے اور اشارید وغیرہ : صفحہ ۱۳۲-۱۳۳

* * *

4. "Ghalib : Selected Poems"

★ by : Prof. Ahmad Ali

ISEMO, Rome have just published Prof. Ahmad Ali's book on Ghalib for his centenary, entitled "Ghalib : Selected Poems."

1. Dawn, Karachi, 16.2.1969. pp. 18

2. Morning News, Karachi, 16.2.1969 pp. III

* * *

5. "The Problem of Style and Technique in Ghalib."

★ by : Prof. Ahmad Ali

[Ref : Dawn, Karachi, 16.2.1969 pp : 17]

* * *

6. "Metaphysics of Ghalib in his Urdu Poetry¹."

★ by : Arifa Parveen, 1963.

Chapter I	Introduction	Page 1
Chapter II	Pantheism	9
Chapter III	The Problem of Good & Evil.	24

1. A study project submitted to the University of the Panjab through the Deptt : of Philosophy, Govt. College, Lahore, in partial fulfilment of the requirements of Master's Degree in Philosophy.

Chapter IV The Problem of Free Will	pp : 37
Chapter V Inner Light	54
Chapter VI Retrospection	71
Bibliography :	77

* * *

7. "Ghalib—His Life and Persian Poetry"

★ by : Dr. Arifshah C. Sayyid Gilani

طبع اول : اعظم بک کارپوریشن ، کراچی

۱۹۵۶ء

ضخامت : بڑے سائز کے ۲۹۴ صفحات
(کتابیات اور اشاریہ علاوہ)

* * *

8. "Ghalib—A Critical Introduction".

★ by : Sayyied Fayyaz Mahmood

[مطبوعہ : مجلس یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور ، ۱۹۶۹ء]

9. "Interpretations of Ghalib."

★ by : Kaul, J. L.,

[مطبوعہ : آئما رام اینڈ سنز ، دہلی ۱۹۵۷ء]

10. "Ghalib."

★ by : M. Mujeeb

طبع اول : سہتیہ اکیڈمی ، نئی دہلی ۱۹۶۹ء

ضخامت : ۸۰ صفحات

سائز : ۸/۲۲ × ۱۸

۱۔ اس کتاب پر ایک تبصرے کے لیے رجوع کیجیے :

عبد اللہ خاور ، ماہ نو ، کراچی ٹروریز ۱۹۶۳ء صفحہ ۶۱-۶۲

”مطالعہٴ غالب میں غالباً پہلی بار صوفی عبدالقدیر نیاز کا تشریحی ترجمہ‘ ایک ایسی کوشش ہے جس میں غالب کے بارے میں معذرت خواہی کی کوئی گنجائش دکھائی نہیں دیتی۔ صوفی نیاز نے غالب کو ایک قابلِ فخر شاعر تسلیم کرتے ہوئے اس کی عظمت کی نشر و اشاعت کے لیے انگریزی زبان کا بین الاقوامی لسانی ذریعہ اختیار کیا ہے۔ صوفی نیاز کا کہنا ہے کہ اُس نے غالب کے اشعار کا انگریزی میں تشریحی ترجمہ ۱۹۲۸ء میں شروع کیا تھا۔۔۔۔“

[جیلانی کاسران، صحیفہ، لاہور، جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۷۳]

* * *

15. “Interpretations from Ghalib”

پیش لفظ : ابوالکلام آزاد

مطبوعہ، دہلی ۱۹۵۰ء

[غالب کے چند سو اشعار کا انگریزی ترجمہ]

* * *

۱۔ سات اشعار کے تشریحی ترجمے کے لیے رجوع کیجیے :

صحیفہ، لاہور جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۷۹ - ۳۸۰

2. Ref : Iqtida Hasan, “Annali” N. S. Volume XI (1962) pp. 153 Journal of the Instituts Universitario Orientale, Naples (Italy).

16. "Whispers of the Angel"

[نوائے - روش]

مطبوعہ : غالب اکیڈمی، نئی دہلی فروری ۱۹۶۹ء

غالب کے کوئی ایک سو بیس اشعار کا انگریزی ترجمہ -
 (ہر صفحہ تین رنگوں میں -) غالب کے چودہ انگریزی
 ترجموں کا انتخاب، لیڈ چار ہٹاز "آرٹسٹوں" ستیش گجرل
 لکشمی ہائی، جی - آر - سنتوش اور انیس فاروق کی
 پیشنگز -

★ انگریزی میں بعض متفرق مضامین اور تراجم :

1. "The World of Mirza Ghalib"

★ by : A. A. Hameed

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp : IV

2. "Ghalib as a man and Humanist"

★ by : Abad Ullah Faruqi

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 47-49 & 63

3. "Ghalib's Mysticism"

★ by : Abdul Aziz

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 41-46

4. "Mirza Ghalib of Delhi"

★ by Abdullah Anwar Beg

The Pakistan Review, Lahore February, 1969

pp : 9-15

5. "Approach to Ghalib"

★ by : Abdul Latief

مشمولہ : مجلہ عثمانیہ ، حیدرآباد دکن ، فروری ۱۹۲۷ء

6. "Famous Urdu Poets and Writers"

★ by : Abdul Qadir, Sir, Shaikh

مطبوعہ : نیو بک سوسائٹی ، لاہور ۱۹۵۷ء

[متعلق یہ غالب ، رجوع کیجئے صفحات ۱۷ - ۷۰]

7. "The New School of Urdu Literature"

★ by : Abdul Qadir, Sir, Shaikh

غالب کی مشکل پسندی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"...Ghalib not only used Persian words where he could not find a Hindi one, but used foreign words even where he could have easily found a simple one..." pp. 8

[مطبوعہ : شیخ مبارک علی پبلشرز ، لاہور ، طبع سوم ۱۹۳۲ء]

8. "The Universal Genius of Ghalib"

★ by : Abdur Rahman Khan

The Pakistan Review, Lahore, 1969 pp: 38-40

9. "Ghalib's Persian Poetry and its background"

★ by : Dr. A. C. S. Gilani

Dawn, Karachi, February, 1969 pp. 20, 21

10. "Ghalib's thought and Poetry"

★ by : Prof. Ahmad Ali

1. Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp : 17, 18

2. Morning News, Karachi, February 16, 1969
pp : I

"Those interested in Ghalib's thought should turn

to my book on Ghalib just published by ISMEO from Rome ; and for his style and technique to my published lecture : "The Problem of Style and Technique in Ghalib".

[Dawn...pp. 17]

* * *

11. "Ghalib : After the War of Independence till Death."

★ by : Ahmad Saeed

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969
pp. 28-29, 46

* * *

12. "The Pioneer of Modern Urdu"

★ by : Dr. Akhtar Hussain Raipuri

Morning News, Karachi, February 16, 1969.

* * *

13. "Translation of Selected Poems of Ghalib"

★ by : Ameen Khorasaneh

The Pakistan Review, Lahore February, 1969
pp : 91-95

غالب کی مندرجہ ذیل پانچ غزلوں کے انگریزی تراجم :

○ دلِ نادان ، تجھے ہوا کیا ہے ؟ صفحہ ۹۱

○ تسکینِ کوہم نہ روئیں ، جو ذوقِ نظر ملے

صفحہ ۹۲

○ منظور تھی یہ شکل ، تجلیِ کونور کی صفحہ ۹۳

○ کوئی آئید بر نہیں آتی صفحہ ۹۴

○ دودِ منت کثر دوا نہ ہوا صفحہ ۹۵

14. "Ghalib as a Persian Poet"

★ by : A. M. Yakub Dadashi

Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp. 19

[This is an English version of the article contributed in August, 1942 to "Taj Mahal", a Persian Monthly of Delhi, by Agha Muhammad Yakub Dadashi.]

* * *

15. "In this Issue" (Editorial)

★ by : Dr. A. Waheed (Editor-in-Chief)

The Pakistan Review Lahore (Ghalib Centenary Number) February, 1969 pp : 3, 4 & 58.

* * *

16. "Ghalib : A Dialogue"

★ by : Faiz Ahmad Faiz

انگریزی روزنامہ "ڈان" کے لیے فیض احمد فیض کے ایک

الثروہ متعلق بہ غالب کا اردو ترجمہ از مختار زمن ، مشمولہ :

[انکار ، کراچی ، فروری مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۷۱ - ۷۳]

* * *

17. "Greatest of Classical Urdu Poets"

★ by : Faiz Ahmad Faiz

Dawn, Karachi, February 16, 1969 p. 17, 18

"This article is being printed in the form of a brochure by the Pakistan Post Office department on the occasion of Ghalib's centenary."

[Dawn...pp : 18]

18. "An Inimitable Stylist"

★ by : G. M. A.

The Pakistan Times, Sunday Magazine February

16, 1969 pp: 11

[”مجموعہ“ اثر غالب“ (اردو) مرتبہ : خلیل الرحمان داؤدی

مطبوعہ : مجلس ترقی ادب ، لاہور ۱۹۶۷ء پر تبصرہ]

19. "Ghalib—The Early Phase"

★ by. Prof. Hamid Ahmad Khan

1. The Pakistan Review, Lahore May, 1966.

2. The Pakistan Review, Lahore February, 1969

pp : 19-22

20. "Reassessment of Ghalib"

★ by : Hans Raj Ratan

Hindustan Times, February 14, 1955.

21. "The Unknown Ghalib"

★ by : Hans Raj Ratan

Karawan, Delhi, July, 1960.

22. "Edition's of Ghalib's Urdu Diwan"

★ by : Hasan Yahya

Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp : 19, 24.

23. "Mirza Ghalib—A Tribute"

★ by : Hazeen Ludhianvi

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 81

24. "Ghalib : his Tragedy and Triumph" (Editorial)

★ by : Jamil Ansari (Editor)

Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp : 9.

* * *

25. "Memorial of Ghalib" (Editorial)

★ by Jamil Ansari (Editor)

Dawn, Karachi, March, 1969 pp : 11

* * *

26. "The Patriotic strain in Ghalib's Poetry"

★ by Jamil-Ud-Din Ahmad

The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine,

March 23, 1969 pp : 11

* * *

27. "The Tone and Texture of Ghalib's Poetry."

★ by : J. D. Wijdanl

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 74-77

* * *

28. "The Prince among Poets"

★ by : John Clive Roome

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 23-25

* * *

29. "Ageless Poet (Editorial)

★ by : Khwaja M. Asaf (Editor)

The Pakistan Times, Lahore, February 16, 1969

pp : 6

* * *

30. "The Originality of Ghalib"

★ by : K. J. Ahmad

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 72-73

* * *

31. "Moods of Ghalib"

★ by Dr. Laeeq Bahree

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 78-80

"The following verses of Ghalib, selected from various Ghazals, which depict him in different moods, have been translated into French by Dr. Laeeq Bahree to pay homage to the great poet. The English equivalents of the French translation are given in brackets" Edr.

جن دس اشعار کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا گیا ہے وہ یہ ہیں :

- غم فراق میں تکلیف سیرِ باغ نہ دو
- ہوئے ہیں پاؤں ہی چلے نبرد عشق میں زخمی
- خزاں کیا، فصل گل کہتے ہیں کس کو، کوئی موسم ہو

[صفحہ ۷۸]

- دل بھر طوائف کوئے ملامت کو جائے ہے
- عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا
- مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
- دلا یہ درد و الم بھی تو مغنم ہے کہ آخر

[صفحہ ۷۹]

- میں اہلِ خرد کسی روشِ خاص پہ نازاں
○ قید میں ہے ترے وحشی کو وہی زلف کی یاد
○ خموشی میں نہاں خوں گشتہ لا کھوں آرزوئیں ہیں

[منہجہ ۸۰]

* * *

32. "Ghalib and Baudelaire"

★ by Dr. Laseq Babree

The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine

February 1۵, 1969 pp : III

["Baudelaire (1821—1861), is the younger French contemporary of Ghalib (1797-1869)...Apart from the "mal du siecle" which they inherit, their temperament seems to determine their largely identical attitude towards the problem of human situation."]

* * *

33. "Ghalib and Iqbal"

★ by : M. A Harris

1. The Pakistan Times Lahore, Sunday Magazine

February 23, 1969 pp : III

2. Dawn, Karachi, 23, 1969 pp : 16

* * *

34. "The Mind of Ghalib"

★ by : M. A. Siddiqui

Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp : 17, 18

* * *

35. "Ghalib's Family Life : A Study in Contrast."

★ by : M. Hasan

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp : 11

36. "Ghalib -master artificer"

★ by : Masood Amjad Ali

Dawn, Karachi, February 19, 1969 pp : 7

37. "A History of Urdu Literature"

★ by : Dr. Muhammad Sadiq

مطبوعہ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس، لندن ۱۹۶۴ء

[متعلقہ غالب رجوع کیجیے، صفحات ۱۶۰ و بعد، ۱۷۶ تا ۲۰۹]

38. "Hand-book of Urdu Literature"

★ by : Mohan Singh Diwana

[مطبوعہ لاہور، سنہ ندارد، متعلقہ غالب رجوع کیجیے، صفحات ۱۲۲-۱۲۵]

39. "Ghalib : A Victim of Adverse Circumstances"

★ by : Mobsin Ali (Editor)

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp : 11

40. "Ghalib Centenary" (Editorial)

★ by : Mobsin Ali (Editor)

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp : 10

41. "Ghalib as an Egotist"

★ by : Muhammad Munawar

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 50-53

42. "Ghalib during the War of Independence"

★ by : Muhammad Nazir Mehal

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 26, 27

43. "Last Days of Mirza Ghalib"

★ by : Najmuddin Iqbal

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp : 11

44. "Mirza Ghalib"

★ by : NAZ

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 6-8

45. "Translation of Ghalib's Selected Poems"

★ by : NAZ

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 82-90

غالب کی ان دس غزلوں کا انگریزی ترجمہ :

○ نقش فریادی ہے کس کی شوخی* تحریر کا

صفحہ ۸۲

○ نکتہ چینی ہے غمِ دل اس کو سنائے نہ بنے

صفحہ ۸۲-۸۳

○ عشرتِ قطره ہے ، دریا میں فنا ہو جانا

صفحہ ۸۳

○ آہ کو چاہیے اک عمر ، اثر ہونے تک

صفحہ ۸۳

- یہ نہ تھی بہاری قسمت کہ وصالِ بار ہوتا
صفحہ ۸۵-۸۴
- دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیوں
صفحہ ۸۶-۸۵
- سب کہاں ، کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں
صفحہ ۸۷-۸۶
- دوست غم خواری میں میری ، سعی آزمائیں گے کیا ؟
صفحہ ۸۸
- حسنِ مہ گرچہ بہ ہنگامِ کمال اچھا ہے
صفحہ ۸۹
- بھر مجھے دیدۂ تر یاد آیا
صفحہ ۹۰

46. "Mirza Ghalib's Letters"

★ by : Dr. Nazir Hasan Zaidi

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 59-63

47. "Ghalib : rarest gem of world literature."

★ by : N. Glebov

The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine,
February 23, 1969 pp : III

48. "Ghalib : A Great Poet"

★ by: Rakhshinda Kalim

The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine
February 16, 1969 pp : V

* * *

49. "To Ghalib" (Poem)

★ by : Dr. Riffat Hassan

The Pakistan Review, Lahore February, 1969 pp:3

* * *

50. "Humour of Ghalib"

★ by : S. Amjad Ali

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp: II

* * *

51. "Ghalib's Overall Impact on Urdu Poetry"

★ S. A. H. Naqvi

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969
pp : 64-71

* * *

52. "Mysticism in Poetry of Mirza Ghalib"

★ by : S. A. H. Naqvi

Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp: 18

* * *

53. "A History of Urdu Literature"

★ by : Saksena, Ram Babu 1927

مطبوعہ : رام لال پبلشر ، الہ آباد ، ۱۹۳۰ء

متعلق بہ غالب ، رجوع کجیے :

[صفحہ ۱۶ ، ۲۰ ، ۱۵۸ ، ۱۶۸ ، ۲۶۳-۲۶۵]

54. "In Appreciation of Ghalib"

★ by : Salah-ud-din Khuda Baksh¹

Included in "Essays : Indian and Islamic"

Probsthain, London, 1912

* * *

55. "What Ghalib today means to me"

★ by : Siddiq Kalim

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 36-37

* * *

56. "The Greatness of Ghalib"

★ by : Shamim A. Pirzada

Dawn, Karachi, March 16, 1969 pp : 19&23

* * *

57. "Ghalib and Donne as Love Poets"

★ by : S. Javed Amir

1. The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 54-59

2. The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine,

February 16, 1969 pp : III & IV

[A comparative study of Mirza Ghalib and John Donne, an English poet of the early 17th century.]

* * *

58. "The Greatness of Ghalib's Poetry"

★ by : S. K. Baloch

۱۔ صلاح الدین خدا بخش کے ایک انگریزی مضمون (مطبوعہ

کامریٹ) کے اردو ترجمے کے لیے دیکھیے : جہاں ، لاہور

دسمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۹۰۱-۹۰۸

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 34-35

59. "Ghalib's poetry of Wabdatul-Wajud"

★ by : S. K. Baloch

The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine,

February 23, 1969 pp : 111

* * *

60. "Ghalib : Precursor of Iqbal"

★ by: Dr. S. M. Abdullah

The Pakistan Times, Lahore, Sunday Magazine,

February 16, 1969 pp: I, & IV

* * *

61. "Universal Appeal in Ghalib as a Poet"

★ by : S. Murtaza Husain

Dawn, Karachi, February 16, 1969 pp : 20, 21

* * *

62. "Some Lines of Ghalib's Poetry"

★ —Rendered into English by : Sufia Sadullah

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp: 111

* * *

63. "Genius of Ghalib"

★ by : Syed Fazal Abbas Shinozani

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp: 111

* * *

64. "Drama in Ghalib's Writings"

★ by : Dr. Zahida Amjad Ali

Morning News, Karachi, February 16, 1969 pp : 11

65. "Ghalib—Archetype of the Poet"

★ by : "ZENO"

The Pakistan Review, Lahore, February, 1969

pp : 16-18

66. "A hundred years of Ghalib"

(four instalments)

★ by : "ZENO"

I. The Pakistan Times, Lahore, Saturday, February 8, 1969 pp : 6, 7

II. The Pakistan Times, Lahore, Saturday, February 15, 1969 pp : 6, 7

III. The Pakistan Times, Lahore, Saturday, February 22, 1969 pp : 6, 7

IV. The Pakistan Times, Lahore, Saturday March, 1st, 1969 pp : 6, 7

۶۷۔ غالب کے چند اشعار کا انگریزی ترجمہ

★ از : شاہ نواز ممتاز

ہمایوں ، لاہور جلد ۳۳ شماره ۲ ، فروری ۱۹۴۳ء

۶۸۔ دو آتشہ (تراجمِ غالب)

غالب کے تین شعروں کا انگریزی ترجمہ

★ از مسز پریمہ جوہری

ہمایوں ، لاہور جلد ۳۷ شماره ۱ ، جنوری ۱۹۴۵ء

۶۹۔ عکس آئینہ (اشعار غالب کا انگریزی ترجمہ)

★ از: رفیق خاور

ماہ لو، کراچی فروری ۱۹۶۵ء صفحہ ۴۲-۴۳

۷۰۔ غالب کی دو غزلوں:

○ ہنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

○ دلِ نادان تجھے ہوا کیا ہے

کے دس متفرق شعروں کا منظوم انگریزی ترجمہ

★ از سہیل اختر

کلفشان، لاہور، مارچ ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۲۲-۱۲۳

د۔ پاک و ہند سے باہر غالب کا مطالعہ

”غالب کی شہرت ، حلقہٴ شام و سحر سے نکل کر جاوداں ہو چکی ہے اور اس کے کمالات کا اعتراف ہندوستان (اور پاکستان) کے باہر بھی ہوا ہے۔“

—ڈاکٹر خواجہ احمد فاروقی

”غالب کو انیسویں صدی کے پہلے نصف کا بہترین اور اہم شاعر سمجھا جاتا ہے لیکن ان کے کلام کے یورپی زبانوں میں بہت کم تراجم ہوئے ہیں اور جو ترجمے کیے بھی گئے ہیں ، وہ زیادہ تر یا تو محض خیال آرائیوں پر مبنی ہیں یا غزل کے قافیے اور ردیف کے ظاہری حسن و خوبی پر طویل اور آکٹا دہنے والی بحثیں ہیں۔“

—ڈاکٹر یان مارک

ایران :

○ ”اسد اللہ خان غالب... در نزد ما ایرانیان بسیار عزیز و گرامی است، و دیوان غالب مانند دیوان قافی و نشاط یعنی شعرائی عصر اخیر ایران نزد ما محبوب می باشد۔“

[دکتر علی اصغر حکمت، تہران، اردوئے معلی، دہلی، فروری، ۱۹۶۰ء]

○ ۱۹ - فروری ۱۹۶۴ء کو دہلی میں غالب کی ۹۴ ویں برسی منائی گئی۔ بھارت میں ایران کے مشیر ثقافتی امور محمود تفضلی نے کہا کہ: ”ایران میں غالب کو قومی شاعر کی حیثیت حاصل ہے۔“

[قومی زبان، کراچی، اپریل ۱۹۶۴ء صفحہ ۱۴]

○ ”سرزا غالب نے اپنی فارسی شاعری کو نمرۂ زندگانی اور سرمایہٴ افتخار سمجھا... لیکن فارسی میں مہارت اور ایران سے عقیدت رکھنے کے باوجود غالب کے ”نقش ہائے رنگ رنگ“ کو ایران تو درکنار، خود ہندوستان میں بھی وہ عزت و شہرت نصیب نہ ہو سکی جس کے وہ آمیدوار وار مستحق تھے۔“

۱ - ایران میں غالب کی گم قافی کے اسباب کے لیے رجوع کیجیے،

مضمون: ح - دارپوش، الہلال، کراچی نومبر ۱۹۵۲ء

صفحہ ۳۵-۳۹

البتہ آج کل ہندوستان اور پاکستان کے اہل قلم حضرات (غالب کو)...ایرانیوں سے متعارف کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔^۱ جب میں ایران میں تھا تو ہندوستانی سفارت خانے کے ارباب حل و عقد نے اردو فلم غالب کی نمائش کا انتظام کیا تھا اس موقع پر تہران کے مقتدر شہریوں اور ادیبوں کو دعوت دی گئی تھی جنہوں نے اس فلم کو بہت پسند کیا۔ ان میں بہت سے ایسے ایرانی تھے جنہوں نے پہلی بار غالب کا نام سنا !

آقای مشایخ فریدنی نے جو چند سال پہلے ایرانی سفارت خانہ در ہند میں مستشار فرہنگی (وائے زن فرہنگی) تھے ، فلم کے قصے کا خلاصہ فارسی میں لکھا تھا اور ہندوستانی سفارت خانے نے اسے چھاپ کر سپانوں کے درمیان تقسیم کر دیا تھا۔ آقای فریدنی نے فارسی خلاصے کے شروع میں غالب کے حالات زندگی اور شاعری کے متعلق ایک مختصر سا مقدمہ شامل کیا تھا۔۔۔ آخر مضمون میں۔۔۔ غالب کی ایک غزل بھی بطور نمونہ کلام نقل کی (گئی) ہے۔

اسی طرح کراچی کے فارسی مجلہ ”الہلال“ میں آقای ح۔ دارہوش نے غالب کے احوال زندگی اور اشعار کے بارے میں ایک مضمون لکھا ہے اور۔۔۔فارسی کلام پر تبصرہ (کیا ہے)۔ آقای دارہوش نے بھی مضمون کے خاتمے پر غالب کے کلام کے نمونے کے طور پر ایک ”شور انگیز“ غزل نقل کی ہے۔

۱۔ مثلاً دیکھیے مضمون : ناظر حسن (دکتر) ، الہلال کراچی

اگرچہ دونوں فنادوں نے غالب کے کلام کی تعریف کی اور انہیں خراجِ تحسین پیش کیا ہے ، لیکن اس بات کو بھی غائب کر دیا ہے کہ غالب ، سبک ہندی کے پیرو تھے اور اُن کا مقابلہ ہندوستان کے فارسی گو شاعروں کے ساتھ ہے ۔

آج کل ایران میں فارسی کے پرانے لغتوں کو از سر نو چھاپنے کا کام بڑے پیمانے پر اور نہایت خوش سلیقگی کے ساتھ ہو رہا ہے ۔ چند سال پہلے دانش گاہ تہران کے ایک ممتاز استاد ، آقای دکتر محمد معین نے محمد حسین تبریزی کے مشہور و معروف لغت ”برہان قاطع“ کو ایک عالمانہ اور مفصل و مفید مقدمے اور وافر حاشیہ کے ساتھ ، آب و تاب سے ایڈٹ کیا ہے ۔ مقدمے میں انہوں نے ”برہان قاطع“ کے متعلق بہت کثیر معلومات فراہم کیں ہیں اور اس ضمن میں غالب کا بھی تذکرہ کیا ہے کہ کس طرح غالب نے ”برہان قاطع“ پر تنقید کر کے اس کی تردید میں ”قاطع برہان“ تالیف کی ۔ دکتر معین نے غالب کے اقتادات کے چند نمونے بھی نقل کیے ہیں اور آخر میں یہ فیصلہ دیا ہے کہ :

”چنانکہ دیدہ می شود در برخی موارد حق با غالب است و در برخی دیگر ایراد نا بجاست و در مواضع بسیار نزاع لفظی است و گرای گفتن نکند۔۔۔“

[برہان قاطع ، جلد اول ، مقدمہ ، صفحہ ص ۵ و سیزده]
غرض ، غالب کو آہستہ آہستہ ایران میں بھی متعارف کرانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔۔۔“

سید حسن ، ایم۔ اے۔ ڈپ لٹ ، تہران ، استاد شعبہ فارسی ، پشہ دیوایورشی
[اردوئے معلیٰ ، دہلی ، فروری ، ۱۹۹۰ء صفحہ ۳۰۹۶]

○ ایرانی اہل علم اصحاب نے بھی غالب کو موضوع بنایا ہے۔ اس سلسلے کی پہلی قابل ذکر کوشش آقای سعید نفیسی کا مختصر کتابچہ "غالب" ہے جسے عرصہ ہوا غالباً سفارت پاکستان نے تہران سے شائع کیا تھا۔

○ "ایران میں اردو پڑھانے کا طریقہ دنیا کے تمام طریقوں سے بالکل مختلف اور متضاد ہے۔ عموماً ہر جگہ نئی زبان پڑھانے کے لیے آسان قاعدوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر ایران میں مشکل ترین اردو ہی اہل ایران کے لیے سب سے آسان اردو بن جاتی ہے۔۔۔ مثال کے طور پر ایران میں اردو کا سب سے آسان اور مفید قاعدہ دیوانِ غالب ہے جس کو وہاں کے طلبہ بہت آسانی سے سمجھ لیتے ہیں اور اردو کو دنیا کی سب سے آسان اور سہل زبان سمجھتے ہیں۔ کیونکہ غالب کے شعروں میں صرف ایک آدھ ہی لفظ کا ترجمہ آن کو بتانا پڑتا ہے۔ ورنہ وہ سارے شعر کو معنی اور مفہوم کی پوری گہرائیوں کے ساتھ سمجھتے ہیں۔۔۔ اسی لیے ایران کے اردو دانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اردو کے کلام سے اسی طرح لطف اندوز ہو سکتے ہیں جس طرح اردو کے اہل زبان اور بعض اوقات آن سے بھی زیادہ۔ میرے سوال پر ڈاکٹر شہر یار نقوی صاحب نے غالب کا یہ شعر پڑھا :

می کف خاکستر و بلبل نفس رنگ
اے نالہ نشان جگر سوختہ کیا ہے

آئہوں نے بتایا کہ مجھے اس شعر میں صرف ”کیا ہے“
 کا ترجمہ کرنا پڑا۔ ورنہ باقی شعر بوری معنوی خوب
 صورتی کے ساتھ طلبہ کے ذہن پر واضح ہو چکا ہے۔“

[شمیم احمد، قومی زبان، کراچی، مارچ ۱۹۶۵ء صفحہ ۳۲ و بعد]

انقرہ (ترکی) :

○ انقرہ یونیورسٹی کی ادبی الجمن "بزم خیال" کے تحت یکم فروری ۱۹۶۹ء کو شایان شان طریق پر غالب کی صد سالہ برسی منائی گئی۔ اول بعض قطعات اور نظمیں ہوئیں پھر انقرہ یونیورسٹی شعبہ اُردو و علوم پاکستانی کے صدر پروفیسر محمد طاہر فاروق صاحب نے غالب کی شخصیت اور شاعری پر ایک تعارفی مضمون پڑھا جو اپنی شگفتگی اور تازگی کے باعث بہت پسند کیا گیا۔

اس کے بعد غالب کے مصرع :

فرست کہاں کہ تیری ممنا کرے کوئی

پر ایک طرحی مشاعرہ ہوا جس کا آغاز، تبرکاً غالب کی غزل سے کیا گیا۔ طرحی مشاعرے کے بعد مشروبات و ماکولات کا وقفہ تھا جس کا اہتمام پروفیسر محمد طاہر فاروق صاحب کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اس کے بعد غیر طرحی کلام کا دور رہا۔ رات کو ایک بجے محفل ختم ہوئی۔ نشست بہت کامیاب رہی۔ اجتماع بھی کافی تھا جس میں متعدد ترک اہل علم شامل تھے۔ اخیر میں سیکریٹری "بزم خیال" نے پروفیسر محمد طاہر فاروق صاحب کا شکریہ ادا کیا جن کی "تحریک اور ضیافت پر" الجمن اس تہذیبی اور ادبی خدمت کو بوجہ احسن انجام دے سکی۔

لندن :

○ لندن یونیورسٹی شعبہٴ اردو کے سابق سربراہ ، اردو کے بھی خواہ اور مشہور مستشرق گریہم ہیلی نے اردو ادب کی تاریخ انگریزی زبان میں لکھی ہے ۔ غالب اور اُن کے خطوں کا ذکر کرتے ہوئے گریہم ہیلی لکھتے ہیں :

“He changed the whole course of Urdu Letter writing, substituting the natural for the artificial.”

* * *

○ ”حال ہی میں مسٹر رالف رسل ، ریڈر شعبہٴ اردو لندن یونیورسٹی نے غالب پر کام کیا ہے ۔ انہوں نے Penguin Companion of Oriental Literature کے لیے اردو ادب پر پانچ مضامین لکھے ہیں ، جن میں ایک غالب پر ہے ۔ اس کے علاوہ رسل صاحب نے ڈاکٹر خورشید الاسلام (استاد شعبہٴ اردو ، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ) کے ساتھ مل کر غالب کی نثر ، نظم اور خطوط کے تراجم کیے ہیں جو یولیسکو کے توسط سے عنقریب کتابی صورت میں شائع

۱۔ ہیلی کے حالات میں قیمتی تفصیل کے لیے رجوع کیجیے مضمون:

”ڈاکٹر گریہم ہیلی — میرے استاد“ از : ڈاکٹر محمد باقر

مطبوعہ ، غزن لاپور شہارہ جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۴۴-۵۱

ہوں گے... رسل صاحب غالب کی شاعری اور خطوط کا ترجمہ کرنے کے ساتھ ساتھ ، اس موضوع پر اہم تحقیقی کام بھی کر رہے ہیں ۔“

[آغا افتخار حسین ، یورپ میں تحقیقی مطالعے ، طبع اول لاہور، ۱۹۶۷ء
صفحہ ۲۵۰ و ۱۵۷]

”غالب کے جشن صد سالہ کے موقع پر یونیسکو انگریزی زبان میں غالب کی مکمل سوانح اور منتخب اشعار دو جلدوں میں شائع کر رہا ہے ۔“

[حکیم عبدالحمید ، ہا اردو ڈائجسٹ ، دہلی ، مارچ ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۵]

○ ”غالب کے صد سالہ جشن کے سلسلے میں انگلستان کے جن عالموں نے مکمل تعاون کا وعدہ فرمایا ہے ان کے اسماء یہ ہیں :

۱ - پروفیسر سی فلیس ، ڈائریکٹر اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز ، لندن

۲ - پروفیسر اے ۔ جے آربری ، کیمبرج یونیورسٹی

۳ - سوئٹزرلینڈ کے میکین ، ممبر پارلیمنٹ

۴ - پروفیسر ہرسول اسپٹر ، کیمبرج یونیورسٹی

۵ - مسٹر رالف رسل ، صدر شعبہ اردو ، اسکول آف

اورلینٹل اینڈ افریکن اسٹڈیز، لندن

۶۔ مسٹر کیپرٹن ، ایڈیبرا یونیورسٹی

۷۔ مسٹر ایس۔ سی۔ سٹن ، لائبریرین ، انڈیا آفس
لائبریری

۸۔ مس جین ریڈ کلف ، انڈیا آفس لائبریری

۹۔ مسٹر مائمن ڈکھی ، لندن یونیورسٹی

ان حضرات سے صلاح مشورے کے مندرجہ ذیل نتائج
برآمد ہوئے :

○ انگلستان میں ایک قومی کمیٹی کی تشکیل ہونی
جس کے صدر پروفیسر سی فلیس اور سیکریٹری
رالف رسل صاحب ہیں ۔

○ غالب پر ایک سیمینار منعقد کیا جائے گا ۔

○ غالب سے متعلق ایک نمائش ہوگی ۔

○ غالب کی زندگی اور ان کے کارناموں سے متعلق
ایک آپرا (opera) پیش کیا جائے گا ۔

۱۔ برطانیہ میں پاکستان اور ہندوستان کے کئی اہل قلم موجود
ہیں ، لیکن یہ طے کیا گیا ہے کہ اس سیمینار میں صرف برطانیہ
کے دانشور حصہ لیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ برطانیہ میں
غالب کو کس طرح سمجھا گیا ہے ۔

○ غالب کی اردو تخلیقات کا انگریزی ترجمہ (پہلے
ہی) رالف رسل صاحب اور ڈاکٹر خورشیدالاسلام
نے مشترکہ طور پر کر لیا ہے، جس کی
اشاعت کا اہتمام یونیسکو کر رہی ہے۔“

[ڈاکٹر خواجہ احمد فاروق، قوسی زبان، کراچی، جون ۱۹۶۸ء، صفحہ ۵]

* * *

○ لندن یونیورسٹی کے اسکول آف اورینٹل اینڈ افریکن
اسٹڈیز کے زیر اہتمام جنوری اور فروری میں، غالب کی صد سالہ
برسی کے سلسلے کی دو تقریبات کا اعلان کیا گیا ہے۔ ”اعلان“
کا اصل انگریزی متن صحیفہ، لاہور جنوری ۱۹۶۹ء
صفحہ ۳۸۳ کے حوالے سے یہاں درج کیا جاتا ہے :

“The year 1969 will be the centenary of the death
of Ghalib, noble, wit and poet of the last years of
Mughal Delhi, and perhaps the best loved of the
poets of Urdu and Persian that the South Asia
subcontinent has produced.

The School of Oriental and African Studies is to
make the occasion by organising two events early
in 1969. On January 6th there will be held a
symposium at which aspects of his life and work
will be presented in the following papers:

Dr. T. G. P. Spear : Ghalib's Delhi

Dr. P. Hardy : Ghalib's response to the
British presence

Prof. A. Bausani : Ghalib's Persian Poetry
Mr. R. Russel : Ghalib's Urdu Poetry

A number of scholars with interests in these and related fields are being invited to participate.

On February 12th a public meeting will be held at the School. Mr. R. Russel will present a self-portrait of Ghalib through extracts of his work and some of his Ghazals will be presented.¹

It is Planned to publish these and other papers in book² form as a permanent record of the British contribution to centenary celebrations which will be taking place on an international scale."

* * *

○ انجمن اردو (لندن) نے غالب کی صد سالہ برسی کو شاہان شان طریق پر منانے کے لیے ایک تفصیلی پروگرام وضع کیا ہے ، جس کے مطابق غالب کی زندگی ، اُن کے کلام اور اُن کے عہد پر ایک سمپوزیم ہوگا ، نیز ایک "کل برطانیہ" مشاعرہ منعقد کیا جائے گا ۔

۱ ۔ پندرہ روزہ "برٹش ریویو" کراچی نے اپنی اشاعت ۱۵ - فروری ۱۹۶۹ء (صفحہ ۱۲) میں "جی سی کے غالب ہفتے" کے تحت ان تقریبات کی تفصیل پیش کی ہے ۔

۲ ۔ جناب رائف ۔ رسل حال ہی میں مختصر قیام پر پاکستان شریف لائے تو ان مضامین کا میزبان اُن کے ساتھ تھا ۔ یہ مجموعہ مضامین بہت جلد کتابی صورت میں شائع ہو رہا ہے ۔ رسل صاحب نے انگلستان روانہ ہوتے ہوئے ۲۸ - فروری ۱۹۶۹ء عکس لاہور ٹیلیویژن پر پروایسر سید وفار عظیم صاحب سے غالب پر بڑی ستھری گفتگو بھی کی ۔

ان تقریبات کا آغاز ۱۴ - فروری ۱۹۶۹ء کو ایک سمپوزیم سے ہوگا جس کی صدارت ، شعبہٴ اردو، مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ کے استاد ڈاکٹر غورشید الاسلام کریں گے ۔ اس سمپوزیم میں برطانیہ اور پاک و ہند کے جو غالب شناس حصہ لے رہے ہیں ان میں جناب رالف ۔ رسل (صدر شعبہٴ اردو ، لندن یونیورسٹی) ڈاکٹر سید شاہ علی (شعبہٴ اردو، کراچی یونیورسٹی) ، ایس ۔ ایم امیرامام (سراج الدولہ کالج، کراچی) اور ڈاکٹر سید اطہر عباس رضوی (آسٹریلیا نیشنل یونیورسٹی، کینیبرا) کے اہماء قابل ذکر ہیں ۔

۱۵ - فروری کو لندن کے کنوے ہال ہال بورن میں ”انجمن اردو“ کے تحت ”شامِ غزل“ منائی جائے گی جس میں برطانوی اور پاکستانی آرٹسٹ شرکت کریں گے ۔

۱۶ - فروری کو ڈاکٹر سید شاہ علی صاحب کی صدارت میں کل برطانیہ اردو مشاعرہ (all-Britain Urdu mushaira) ہوگا جس میں برطانیہ کے سبھی اردو شاعر حصہ لیں گے ۔ بی بی سی اور ٹیلی ویژن سے ان تقریبات کو پخش کیا جائے گا ۔

[بحوالہ : مارٹنک نیوز ، کراچی، سنگل ۱۲ - فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۸]

آکسفرڈ :

○ "سینٹ الٹنی کالج آکسفرڈ کی ایک ریسرچ اسکالر مس زیتون عمر ، غالب کی چند غزلوں اور شعروں کو عام فہم انگریزی زبان میں منتقل کرا کے شایع کریں گی۔ اس منصوبے کا طریق کار یہ ہے کہ پہلے غالب کے اشعار کا لفظی ترجمہ ، آردو داں حضرات سے کرایا جا رہا ہے۔ اس کے بعد برطانیہ کے چند شعرا اس ترجمے کو پیش نظر رکھ کر غالب کے اشعار کا مفہوم ، انگریزی اشعار میں ادا کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں دو باتوں کو خاص اہمیت دی جا رہی ہے :

○ پہلی یہ کہ ، غالب کے افکار منتقل ہو جائیں ، اگر بعض الفاظ کے تراجم چھوٹ جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

○ دوسری یہ کہ ، انگریزی ترجمے کی زبان خوب صورت ہو ، تاکہ انگریزی داں لوگ اس سے محظوظ ہو سکیں۔

مس زیتون عمر نے بعض تراجم مجھے پیرس میں دکھائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب مقبول ہوگی۔"

[آغا افتخار حسین ، صحیفہ ، لاہور ، جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۸۲]

۱۔ اس ترجمے سے تین اشعار ، صحیفہ لاہور ، شمارہ جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۷۷ - ۳۷۸ میں شائع ہوئے ہیں۔

اٹلی :

○ ”مشہور اطالوی مستشرق پروفیسر باؤسانی^۱ کا ایک مقالہ ”اردو اور ہند فارسی شاعری کی تاریخ میں غالب کا مقام“ کے عنوان سے مغربی جرمنی کے رسالہ ’Der Islam‘ شمارہ ستمبر ۱۹۵۹ء میں شائع ہوا ہے۔ اٹھائیس صفحات پر مشتمل یہ مقالہ دو وجوہ سے نہایت اہم ہے ، ایک تو یہ کہ غالب کی شاعری پر کسی یورپین مستشرق کا غالباً یہ پہلا مقالہ ہے^۲۔ دوسرے یہ کہ اس مقالے میں پروفیسر صاحب نے نہ صرف غالب کی چند غزلیات اور اشعار کا ترجمہ اور تشریح کی ہے بلکہ اردو فارسی شاعری کی بہت سی تلمیحات اور تصورات کی مغربی نقطہ نظر سے تفسیر اور وضاحت بھی کی ہے ... (اس) بنا پر یہ مقالہ مغرب میں مشرق ادب کے تعارف اور تفہیم کے لیے ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے...

۱۔ اطالوی مستشرق پروفیسر الکزیندر باؤسانی ، دیوان غالب کو اطالوی زبان میں منتقل کر رہے ہیں۔“

[سببا لکھنوی ، انکار ، کراچی ، فروری مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۳۸]

۲۔ پروفیسر باؤسانی نے ڈاکٹر آغا انصاری حسین کے نام ایک حالیہ خط (اوائیل ۱۹۶۶ء) میں اس خیال کی تائید کی ہے۔

۳۔ دیوان غالب اردو ، نسخہ عرش پر عالمانہ تبصرہ کرتے ہوئے (باقی حاشیہ اگلے صفحے پر)

غالب کی مشہور غزل—جس کا پہلا مصرع یہ ہے :
 سب کہاں ، کچھ لالہ و کل میں نمایاں ہو گئیں
 کے ہر شعر کی مفصل شرح کی گئی ہے اور... غالب کی
 دیگر غزلیات میں سے چیدہ چیدہ اشعار کا ترجمہ اور شرح
 پیش کی گئی ہے (غالب پر بیدل کے اثرات پر بحث کرتے ہوئے)
 پروفیسر باؤسانی نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ غالب کو ایک نئے
 اسلوب کا موجد قرار دینے کے مقابلے میں یہ کہنا زیادہ صحیح

(پچھلے صفحے کا ہفتہ حاشیہ)

ڈاکٹر اقتدا حسن نے غالب اور بیدل پر ، اسی مقالے کے
 بشمول ، پروفیسر باؤسانی کے دو یادگار مقالات کے خصوصی
 مطالعے کی طرف توجہ دلائی ہے I

“For a study of Mirza Bedil and his intellectual
 disciple Ghalib, two excellent articles from Prof. A.
 Bausani are recommended :

1. *Notes su Mirza Bedil (1644-1721),
 Annali dell' IUO di Napoli, N.S. VI (1954-55)
 pp 163-99 ; and :*
2. *The position of Ghalib in the History of Urdu
 and Indo-Persian Poetry, Der Islam of Berlin,
 Band 34 (Sept. 1959, pp. 99-127*

which I think are the sole exclusive studies coming out
 from Europe on these two of the most important pro-
 tagonists of the Indian School of Persian poetry.”

[IQTIDA HASAN, “Annali,” *Journal of the Istituto
 Universitario Orientale, Naples (Italy), N. S. Volume
 XI 1962 pp. 153]*

ہوگا کہ غالب نے ہندوستانی اسلوب اور بیدل کے اسلوب کو درجہ کمال تک پہنچایا۔ اس کے بعد فاضل مقالہ نگار نے جدید اردو شعرا پر غالب کے اثرات کا جائزہ لیا ہے اور یہ دکھانے کی کوشش کی ہے کہ مغربی اسلوب بیان کو خوب صورتی کے ساتھ اردو شاعری میں سمونے کے لیے غالب کا اسلوب ہی بہترین وسیلہ بن سکتا ہے۔۔۔“

[آغا انتخار حسین ، یورپ میں تحقیقی مطالعے ، صفحہ ۲۵۴ و ۲۵۵ بعد]

* * *

○ ”ڈاکٹر سولیر نو ، جو کراچی میں اطالوی کلچرل سنٹر کے ناظم تھے ، اردو زبان کے بڑے رسا تھے۔ انھوں نے پاکستان میں زہ کر اردو سیکھی اور یہیں شادی کی۔ ۱۹۶۴ء میں وہ اٹلی واپس چلے گئے۔ دیگر تصانیف کے علاوہ انھوں نے اردو شاعری کی مختصر بیاض شائع کی جس میں مشہور اردو شعرا کے کلام کا اطالوی زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب کا نام ”Antologia della Poesia Urdu“ ہے ، اور یہ اٹلی کے مشہور شہر میلان سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی۔

۱۔ غالب پر پروفیسر احمد علی (کراچی) کی ایک انگریزی کتاب جال ہی میں اطالیہ روم سے شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب کا اطالوی ایڈیشن بھی شائع ہو گیا ہے۔ اطالوی زبان میں پروفیسر پاؤسانی کی کتاب بھی غالب پر شائع ہو چکی ہے۔
[کوثر انصاری ، انکار ، کراچی ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۳۴]

اس کتاب کے مقدمے میں ڈاکٹر سولیرنو نے اردو شاعری کی مختصر تاریخ اور اس کی خصوصیات بیان کی ہیں۔ بعض تلمیحات اور تشبیہات کے معانی کی وضاحت اور اردو ادب کی روایات پر مختصراً اظہار خیال کیا ہے۔ غالب کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر سولیرنو لکھتے ہیں کہ :

”وہ خود اعلیٰ خاندان سے تھے اور انھوں نے اپنی خاندانی نجات کی روایات سے اپنی شاعری کو متاثر کیا۔ انھوں نے خاندان مغلیہ کا زوال اور حکومتِ برطانیہ کا عروج اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ وہ اس المیے سے متاثر ہوئے لیکن انھوں نے محض اس کی نوحہ خوانی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ شاعری کے لیے ایک نئی فضا تخلیق کی جس میں شاعر نئے دور کے تقاضوں اور تجربات کی عکاسی کر سکے۔ غالب کے ساتھ اردو شاعری کا کلاسیکی دور ختم ہو گیا۔۔۔“

[یورپ میں تحقیقی مطالعے ، صفحہ ۲۵۸]

فرانس :

○ فرانسیسی مستشرق گارسین دتسی^۱ (۱۷۹۳ء-۱۸۷۸ء) کی "تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی"^۲ اردو زبان کے اہم تذکروں میں سے ہے۔ اس تذکرے میں اردو اور ہندی شعراء اور اہل قلم کے حالات کے علاوہ ان کے منتخب، کلام کا نہایت شستہ فرانسیسی زبان میں ترجمہ شامل ہے۔

"تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی" طبع دوم^۳ (پریس ۱۸۷۰ء) جلد اول میں (صفحہ ۳۷۴ و ۳۷۵ بعد) دتسی نے سات صفحات پر

1. Garcin De Tassy.

2. "Histoire de la Litterature Hindouiet Hindoustanie"

۳۔ دو جلدوں میں اس کتاب کا پہلا ایڈیشن رائل ایشیائک سوسائٹی آف گریٹ برٹن اینڈ آئرلینڈ کے زیر اہتمام پریس سے ۱۸۳۹ء کا ۱۸۴۷ء میں شائع ہوا۔ (پہلی جلد ۶۳۶ صفحات اور دوسری ۶۴۰ صفحات پر مشتمل تھی)۔ ۷۱ - ۱۸۷۰ء میں پریس ہی سے اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن تین جلدوں میں شائع ہوا (کل صفحات ۱۸۳۷)۔ ان تینوں جلدوں کا اردو میں ترجمہ ہو چکا۔ طویل دیباچے کے علاوہ ان تین جلدوں میں تقریباً (باقی حاشیہ اگلے صفحے پر)

مشتعل غالب کی زندگی کے مختصر حالات اور بموقعہٴ کلام کا فرانسیسی ترجمہ پیش کیا ہے۔

○ پروفیسر ڈاکٹر خواجہ احمد فاروق صاحب (سیکرٹری انٹرنیشنل آرگنائزنگ کمیٹی جشن صد سالہ غالب) نے حال (۱۹۹۸ء) میں، فرانس میں جن حضرات سے رابطہ قائم کیا، ان کے نام یہ ہیں :

- ۱۔ پروفیسر آندرے گمیرے تیر، پروفیسر اردو، انٹرنیشنل سکول آف اورینٹل لینگویجز، پیرس
- ۲۔ کاؤنٹ ہنری ڈی لا باستیڈ ڈھسٹ، پروفیسر آف

(پہلے صفحے کا باقی حاشیہ)

تین ہزار شعرا اور مصنفین کا ذکر آیا ہے۔ ان میں سے دو ہزار آٹھ سو آٹھ مصنفین و شعرا اردو سے تعلق رکھتے ہیں۔ ایک فرانسیسی خاتون لیلیان نذر نے اس حصے کو ڈاکٹر ابوالیث صدیقی صاحب کی زیر نگرانی اردو میں منتقل کر دیا ہے۔ لیلیان نذر نے تنقیدی حواشی و مقدمے کے ساتھ ان جلدوں کا ترجمہ کر کے ۱۹۹۱ء میں کراچی یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ اس کا غیر مطبوعہ نسخہ ڈاکٹر ابوالیث صدیقی صاحب صدر شعبہٴ اردو، کراچی یونیورسٹی کے ذاتی کتب خانے میں محفوظ ہے۔

[فرمان فتح پوری، نگار، تذکروں کا تذکرہ نمبر، ۱۹۹۶ء صفحہ ۱۳۷]

۱۔ تفصیل کے لیے دیکھیے :

یورپ میں تحقیقی مطالعے، آغا انصاری حسین، صفحہ ۲۵۰-۲۵۱

ویسٹ سولیزیشن ، اسکول آف اورینٹل لینگویجز
پیرس

۴۔ ڈاکٹر ایم۔ لاکومب ، ڈائریکٹر آف دی
انسٹی ٹیوٹ آف انڈین سولیزیشن ، پیرس

۵۔ موسیو ایم۔ پے لا ، ڈائریکٹر ، انسٹی ٹیوٹ آف
اسلامک اسٹڈیز ، پیرس

طے پایا کہ پروفیسر گمبرے تیر ، جشن غالب کی فرانسیسی
قومی کمیٹی کے سیکرٹری ، اور ڈاکٹر لاکومب ، صدر
ہوں گے۔ پروفیسر گمبرے تیر ، غالب کی دس غزلوں کا
ترجمہ فرانسیسی میں کر رہے ہیں۔ ان کا نام یونیسکو نے منظور
کر لیا ہے۔ غالب سے متعلق جن امور کی طرف یونیسکو کے
ارباب حل و عقل کو توجہ دلائی گئی ہے ، ان میں سے بعض
یہ ہیں :

○ یونیسکو کے ہارٹ سی پشن پروگرام کے تحت
غالب پر ایک بین الاقوامی سیمینار منعقد
کیا جائے۔

○ اس سیمینار میں پڑھے جانے والے مقالات ، غالب
پر ایک یاد کار جلد کی شکل میں شائع ہوں۔

۱۔ حال میں لئیق باہری صاحب ، صدر شعبہ فرانسیسی گورنمنٹ
کالج ، لاہور ، نے غالب کے دس اشعار کا فرانسیسی میں ترجمہ
کیا ہے۔ دیکھیے :

[دی پاکستان رابو ، لاہور، فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۷۸ - ۸۰]

○ یونیسکو ، دنیا کے دو ممتاز عالموں کے لیے
فیلوشپس منظور کرے تاکہ وہ یورپ کی اہم
زبانوں میں غالب کی تخلیقات کا ترجمہ کر سکیں ۔
○ یونیسکو ، غالب کی تحریروں اور تصویروں کے
عکس پر مشتمل ایک ”غالب الیم“ کی اشاعت
میں امداد کرے ۔

○ یونیسکو ، ایک ایسی کتاب کی تیاری کے لیے
امداد دے ، جس میں دو سو صفحات کے اندر ،
غالب کی زندگی اور ان کے کلام کا جائزہ ہو ۔
یہ کتاب عام پڑھنے والوں کے لیے ہو گی اور
دنیا کی تمام زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو گا ۔

○ یونیسکو ، غالب اور ان کے عہد سے متعلق
ایک ایسے ادبی میوزیم کے قیام کے لیے مدد کرے
جس میں کتابوں کے عکس ، مائیکرو فلم ،
مخطوطات ، لباس ، قلمی تصویریں ، اصل خطوط ،
اور غالب اور ان کے معاصرین کی تخلیقات کے
پہلے ایڈیشن رکھے جائیں ۔

○ لی آن ، میں مندرجہ ذیل حضرات کو خواجہ احمد فاروقی
صاحب کے اعزاز میں ایک لنچ پر مدعو کیا گیا :

۱۔ پروفیسر جین ٹیلر ڈاکٹر (کذا) ، ریکٹر آف
ہائر ایجوکیشن و ڈین فیکلٹی آف لیٹرز ،
یونیورسٹی لی آن

- ۲ - پروفیسر ویر براس ، ایضاً ، پروفیسر الگریزی
 ۳ - ڈاکٹر مانڈری ، ایضاً ، پروفیسر سنسکرت
 ۴ - ڈاکٹر وباریر ، ایضاً ، پروفیسر چینی زبان
 ۵ - ڈاکٹر اجین ، ایضاً ، پروفیسر فارسی
 ۶ - ڈاکٹر ای - سیف ، ایضاً ، پروفیسر مسلم تہذیب
 و تمدن

- ۷ - ڈاکٹر اے لیر ، ایضاً ، پروفیسر جاپانی زبان
 ۸ - مسٹر سولا ، ریکٹر کی کابینہ کے صدر

یہ طے پایا کہ یونیورسٹی آف لی آن میں صد سالہ جشن
 غالب کمیٹی ، زیر صدارت ڈاکٹر ٹیلر ڈاٹ تشکیل کی جائے ۔
 [قومی زبان ، کراچی، جون ۱۹۶۸ء صفحہ ۵-۸]

امریکہ :

○ ”ہیں ، دہلی یونیورسٹی کے نمائندے کی حیثیت سے ، مستشرقین کی بین الاقوامی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے اگست ۱۹۶۷ء میں این آربر (مشی گن ، امریکہ) گیا تھا ۔ اس موقع سے فائدہ اٹھا کر میں نے دلیا کے ممتاز مستشرقین اور علماے اردو سے جشنِ صد سالہ غالب کے سلسلے میں تبادلہٴ خیالات کیا ۔ یہاں ۔ ۔ ۔ ایک قومی کمیٹی کی تشکیل عمل میں آئی ، جس کے صدر پروفیسر نارمن براؤن ، سیکریٹری چودھری محمد نعیم اور اراکین میں پروفیسر کینٹ ول اسٹہ ، پروفیسر عبد الرحمان بارکر ، پروفیسر راین سن اور پروفیسر داؤد رہبر وغیرہ شامل ہیں ۔ امریکہ میں جشنِ غالب کے سلسلے میں مندرجہ ذیل پروگرام بنایا گیا ہے :

○ غالب کی ایک بلیوگرافی مرتب کی جائے ۔

○ غالب سے متعلق تنقیدی نگارشات کا ایک انتخاب مرتب کیا جائے ۔

○ ۱۹۶۹ء (سالِ جشن) میں ہندوستان یا پاکستان کے کسی عالم کو اردو ادب پر کام کرنے کے لیے مدعو کیا جائے ۔

[خواجہ احمد فاروق ، قوسی زبان ، کراچی ، جون ۱۹۶۸ء

صفحہ ۵ و ۶]

○ امریکہ میں ”غالب صدی“ کے لیے پروگرام طے ہوا ہے اس کے مطابق غالب کی منتخب غزلوں کا امریکی شعراء کی مدد سے انگریزی میں ترجمہ کیا جا رہا ہے ۔ نیز غالب پر تنقیدی مقالوں کی ایک کتاب مرتب کی جا رہی ہے اور خطوط غالب بھی انگریزی میں شائع کیے جائیں گے ۔

[ڈاکٹر گوپی چند نارنگ ، قومی زبان، کراچی، جنوری ۱۹۶۸ء صفحہ ۸۲]

○ غالب کی بیس غزلوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے گا جس میں ماہرینِ اردو ، امریکی شعرا کی مدد کریں گے ۔ غالب پر شائع ہونے والے مضامین کا انگریزی میں ترجمہ کیا جائے گا اور اسے انگریزی داں دنیا کے لیے شائع کیا جائے گا ۔ شکاگو یونیورسٹی سے شائع ہونے والا انگریزی ادبی رسالہ ”محفل“ اسی سال ایک غالب نمبر بھی شائع کرے گا ۔

[قومی زبان ، کراچی ، اگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۹۸]

○ امریکہ کی ایشیا سوسائٹی نے جشنِ غالب کی صد سالہ برسی کے پیشِ نظر ڈاکٹر داؤد رہبر کو خطوط غالب ، مرتبہ غلام رسول مہر کے انگریزی ترجمے پر مامور کیا ہے ۔ ڈاکٹر داؤد رہبر ہوسٹن یونیورسٹی میں پروفیسر تاریخِ ادیان کے عہدے پر فائز ہیں ۔ ڈاکٹر رہبر نے مولانا مہر کے مرتب کردہ مجموعے کے پہلے حصے کا ترجمہ مکمل کر لیا ہے اور اب دوسرے حصے کے ترجمے میں مشغول ہیں ۔ یہ دونوں حصے

ایشیا سوسائٹی شایع کرے گی جو ۱۹۹۹ء تک اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہی ہے ۔

[قومی زبان ، کراچی ، نومبر ۱۹۹۸ء صفحہ ۷۷]

* * *

○ نیویارک ، ایشیا سوسائٹی کے ایشیائی ادب کے پروگرام کے تحت غالب کی شاعری کے ترجمہ کا اہتمام کیا گیا ہے ۔ ایشیائی ادب کے پروگرام کی ڈائریکٹر مسز ہونی کراؤن نے کہا کہ انگریزی میں غالب کی شاعری کا ترجمہ کرتے ہوئے جو سب سے اہم واقعہ ہوا ہے ، وہ یہ ہے کہ اس کا امریکی شاعروں پر براہ راست اثر پڑا ہے ۔ انہوں نے اسے ایشیائی ادب پروگرام کا ”اہم ترین اور انتہائی ولولہ خیز منصوبہ“ قرار دیا ۔

مسز کراؤن متعدد برسوں تک ایسے شخص کی تلاش میں رہیں جو غالب کی شاعری کو اردو سے انگریزی میں ترجمہ کرتے ہوئے اس کے ساتھ پورا پورا انصاف کر سکے ۔ بالآخر انہیں اعجاز احمد صاحب ملے جو لاہور کے رہنے والے ہیں اور اردو انگریزی دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں ۔ وہ آج کل نیویارک کی سٹی یونیورسٹی میں پڑھا رہے ہیں ۔

اعجاز احمد صاحب کے ترجمے اور ان کی شرح ، محاوروں اور مخصوص معنی کے بارے میں نوٹس امریکی شاعروں کے حوالے کیے گئے ۔ مسز کراؤن نے کہا کہ ان شاعروں کا کام یہ تھا کہ وہ غالب کی شاعری کی صحیح اشاریت ، کیفیت اور معنی کو انگریزی ترجمے میں پیش کریں ۔ اس پراجیکٹ

نے امریکی شاعروں میں اس قدر دلچسپی پیدا کی جو حیران کن تھی۔ ہم نے ہندوہ یس شاعر تلاش کیے، جن میں سات کو منتخب کیا جنہوں نے دستیاب مواد پر کام کیا۔ مسز کراؤن نے کہا کہ ان شاعروں نے غزلوں کو جدید انگریزی شاعری میں منتقل کرنے میں نہایت عمدہ کام کیا ہے۔

جن امریکیوں نے غالب پراجیکٹ کے سلسلے میں کام کیا ہے ان میں ایڈرین رج، ڈیوڈ رے، ولیم ہنٹ، ڈبلیو۔ ایس مردن، ولیم شیفرڈ، تھامس فٹنر سمٹس اور مارک شریئر شامل ہیں۔ مسز کراؤن نے کہا کہ انہوں نے بہت اچھے اشعار کہے ہیں۔

[ماہنامہ کتاب، لاہور، مارچ ۱۹۹۹ء صفحہ ۶۰]

○ شکاگو یونیورسٹی (امریکہ) میں غالب کی یاد منانے کے لیے ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جنوب مشرقی زبانوں کے شعبے میں غالب کی صد سالہ برسی منانے کے انتظامات کرنے کے لیے ایک انجمن قائم کی گئی ہے۔ انجمن کے تحت مارچ کے آخری ہفتے میں ”غالب: شاعر اور انسان“ کے موضوع پر مذاکرہ ہوگا جس کی صدارت ڈاکٹر اپنے میری شمل کریں گی۔ امریکہ میں رہنے والے تین اردو فلاسفر مقالے پڑھیں گے۔ ان میں پروفیسر داؤد رہبر اور پروفیسر گوپی چند نارنگ بھی شامل ہوں گے۔ والس آف امریکہ سے اس ضمن میں خصوصی پروگرام نشر کیے جائیں گے۔

[اخبار جہاں، کراچی، ۲۹۔ فروری ۱۹۹۹ء صفحہ ۴]

جرمنی :

○ ”ڈاکٹر ابن میری شمل ، جو گذشتہ تین برس سے ہارورڈ یونیورسٹی میں مشرقی علوم کی ہندو مسلم ثقافت کے خصوصی حوالے سے تدریس میں مصروف ہیں ، غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلے میں پاکستان آئی ہیں اور غالب پر جرمن زبان میں ایک کتاب لکھ رہی ہیں ۔ غالب پر یہ تعارفی کتاب ایک معروف جرمن ناشر کی طرف سے عنقریب شایع ہونے والی ہے ۔ اس کے علاوہ جرمنی کے ایک مشہور اخبار لیوز زیشر زائی ٹونگ میں اس اتوار کو غالب کے بارے میں ڈاکٹر شمل کا مضمون چھپا ہے جس سے جرمن قارئین غالب کی زندگی سے بخوبی متعارف ہو جائیں گے ۔ ڈاکٹر شمل کا کہنا ہے کہ جرمنی میں غالب سے اب دل چسپی بڑھتی جا رہی ہے ۔“

[غالب اور مستشرقین از محمود شام ، اخبار جہاں ، کراچی

۲۶ - جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۱۰]

۱ - ڈاکٹر شمل (Dr. Anna Marie Schimmel) نے ۱۲ - نوری

۱۹۶۹ء کی شب دس بجے کے قریب ”غالب کی ایجری“ پر

کراچی ٹیلیوژن سے ایک لیکچر دیا جسے دل چسپی کے ساتھ سنا گیا ۔

کینیڈا :

○ پروفیسر خواجہ احمد فاروق ، مئٹریل کے ادارہ علوم اسلامیہ ، کینیڈا گئے اور "چشم غالب" کے سلسلے میں :

۱ - پروفیسر عبد الرحمان بارکر ، صدر شعبہ علوم اسلامیہ میک گل یونیورسٹی ، اور

۲ - پروفیسر عزیز احمد ، یونیورسٹی آف ٹورنٹو

کا تعاون حاصل کیا۔ یہ دو اصحاب کینیڈا میں غالب کی صد سالہ برسی کے سلسلے کی تقریبات کا پروگرام مرتب کریں گے۔

[قومی زبان ، کراچی ، جون ۱۹۶۸ء صفحہ ۵ و ۶]

چیکوسلوواکیہ :

○ ”۔۔۔۔۔ چیک زبان ، ہندوستانی ادبیات بالخصوص ہندوستانی شاعری کے ترجموں سے مالا مال ہے ۔۔۔۔۔ اردو کے کلاسیکی ادب سے استفادہ کرنے کے لیے ہماری نظر انتخاب سب سے پہلے دیوانِ غالب پر گئی اور اس کے منظوم ترجمے کا فیصلہ کیا گیا ۔ اس راہ کی مشکل وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جنہیں ایسے کام سے سابقہ رہا ہو۔۔۔۔۔ کلامِ غالب کے ترجمے کا کام ایک لوجوان چیک خاتون ڈاکٹر ملے ناہیشمانووا (Hubschmannova) نے شروع کر دیا ہے ۔۔۔

پہلے پہل یہ کام دشوار معلوم ہوا ۔ ایک تو تجربے کی کمی تھی ، دوسرے ترجمے کے لیے ، مناسب بحر وغیرہ کا انتخاب کرنا تھا ۔ ہمارے ہاں عام طور پر آزاد نظم لکھی جاتی ہے اور ہم فارسی اور اردو کی طرح ردیف ، قافیے کا التزام نہیں کرتے ، کیوں کہ یہ کچھ تصنع سا معلوم ہوتا ہے ۔ پھر ابھی ملے ناہیشمانووا نے غالب کی چند غزلوں کا ترجمہ ردیف قافیے کی پابندی سے کیا اور انہیں کامیابی بھی ہوئی ۔ یہ منظوم تراجم اور ٹینٹل انسٹی ٹیوٹ پراگ کے ہر دل عزیز چیک ماہنامہ ”نووی اورلینٹ“ (مشرقِ جدید) میں شائع ہوئے ہیں ۔ قارئین نے ان کی حد درجہ تعریف کی ہے ۔ لہذا یہ طے پایا ہے کہ انتخابِ دیوانِ غالب کو کتابی شکل میں شائع کیا جائے ۔

سب سے بڑی دشواری مناسب اور موزوں زبان کا استعمال ہے۔ ترجمے کی زبان عام فہم، صاف، سلیس، پرتائیر اور شگفتہ ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اصل کا حسن ذرہ برابر بھی کم نہ ہو۔ غالب کے بعض اشعار کی روح ٹک پہنچنا بھی آسان نہیں۔ گو عرشی اور جعفری کے عمدہ ایڈیشنوں نے کلامِ غالب کے مطالعے کی بڑی سہولتیں فراہم کر دی ہیں لیکن پھر بھی ملے ناہیش مانووا کو کبھی کبھی ہندوستانی اساتذہ اور طلباء سے مشورہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ بعض اوقات تو مختلف شارحین میں، اس قدر اختلاف پایا جاتا ہے کہ خود مترجم ہی کو فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس ترجمے میں کچھ غلطیاں رہ جائیں لیکن وسطیٰ یورپ کی زبان میں، یہ دیوانِ غالب کا پہلا ترجمہ ہوگا۔

۔۔۔۔۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ غالب سے ہمیں اس قدر شدید محبت کیوں ہوگئی؟ اس کا واحد جواب ہمارے پاس یہ ہے کہ غالب کی عظیم شخصیت اور اس کے وجدِ آفرین اشعار نے ہمارے دل و دماغ پر جادو سا کر دیا۔ غالب زندگی کے حقائق سے آنکھیں چار کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ان کے کلام میں نشاط اور اہم کی سچی تصویریں ملتی ہیں۔۔۔۔۔

جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے انگریزی، فرانسیسی یا جرمن زبان میں بھی دیوانِ غالب کا ترجمہ آج تک نہیں ہوا۔ چیک ترجمہ، ہرآگ میں ۱۹۹۱ء کے آغاز میں

شائع ہو جائے گا۔ دیوان غالب کے ترجمے سے چیکو سلوواکیہ کے عوامِ اردو کلاسیکی شاعری کے ایک ممتاز نمائندے سے متعارف ہو سکیں گے۔“

[ڈاکٹر یان ماریک (Jan Marek) استادِ اردو، اورلینٹل انسٹی ٹیوٹ (Akademie Orientalni Ustav) براگ، چیکو سلوواکیہ۔]
[اردوئے معلیٰ، دہلی، فروری ۱۹۹۰ء صفحہ ۱۵۶-۱۶۰]

* * *

○ چیکو سلوواکیہ میں غالب کی صد سالہ برسی کی کمیٹی قائم ہوئی ہے جس کے صدر پروفیسر یان مارک۔۔۔۔ نے مطلع کیا ہے کہ تقریب کے موقع پر غالب کی شاعری سے متعلق متعدد مضامین چیک زبان میں شائع کیے جائیں گے۔

۱۔ یہ ترجمہ اوائل فروری ۱۹۹۶ء تک شائع نہیں ہو پایا تھا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر آغا افتخار حسین صاحب لکھتے ہیں :

”۔۔۔ میں نے مادام ہیش سنوا سے ۔۔۔ معلومات فراہم کیں ، ۱۱۔ فروری ۱۹۹۶ء کے ایک خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے غالب کی چالیس پینتالیس غزلوں کا ترجمہ تقریباً دس سال پہلے کیا تھا اور مسودہ ایک ناشر کے حوالے کر دیا تھا۔ ناشر نے مجھے بتایا تھا کہ مسودہ اشاعت کے لیے منظور کر لیا گیا ہے لیکن آج تک اس کی اشاعت کی نوبت نہیں آئی لیکن پروفیسر یان مارک کی تحریر کے مطابق یہ ترجمہ براگ سے شائع ہو رہا ہے۔۔۔۔“

[یورپ میں تحقیقی مطالعے، صفحہ ۲۶۳]

○ لروری کی ایک شام کو محفلِ موسیقی منعقد ہو گی جس میں غالب کے اشعار کا ترجمہ چیک زبان میں سنایا جائے گا اور کلامِ غالب کو موسیقی کے ساتھ پیش کیا جائے گا ۔

○ ریڈیو اور ٹیلیویژن پر بھی غالب کی زندگی اور شاعری سے متعلق تقاریر وغیرہ ہوں گی ۔

[ڈاکٹر آغا انتخار حسین، صحیفہ، لاہور، جنوری ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۸۳]

روس :

○ غالب کی شاعری کا ایک اچھا جائزہ ایک کتاب میں ملتا ہے جو حال ہی میں تاجکستان سے شائع ہوئی ہے اس کتاب کا نام "Hayatva Godiyat-e-Mirza Asadullo Golib" (حیات و ایجادیاتِ مرزا غالب) ہے ، اور اس کے مصنف عبداللہ جان غفوروف (Abdullajan Gafforov) ہیں - ۱۵۲ صفحات کی یہ کتاب ۱۹۶۵ء میں شائع ہوئی - اس کی ترتیب یہ ہے :

مقدمہ	صفحہ ۳
زمانِ غالب	۱۶
حیاتِ غالب	۴۳
ایجادیاتِ غالب	۷۵
خاتمہ	۱۳۶
ملحقات	۱۳۸
ادبیاتِ استفادہ	۱۴۸

[کئی جملے خاتمے پر ہیں]

۱ - ترتیب کی یہ تفصیل رسالہ افکار، کراچی، فروری مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۳۳۹ سے ماخوذ ہے -

چیکو سلوواکیہ کے شہر پراگ کے مشرقی ادارے
(Akademie Orientalni Ustav) میں پروفیسر جان مارک
کے بقول آج کل یہی کتاب طالب علموں کو تجویز کی جاتی ہے۔
[یورپ میں تحقیقی مطالعے، صفحہ ۲۶۲]

* * *

○ تاشقند کی ایک خبر منظر ہے کہ تاجیک اکیڈمی آف
سائنسز نے مرزا غالب کے کلام اور زندگی پر ایک کتاب شائع
کی ہے۔ کتاب کے مصنف ادبیات مشرق کے اسکالر جناب ۔۔۔
غفوروف ہیں۔ انہوں نے کتاب میں لکھا ہے کہ مرزا غالب
کا کلام تاجیک، فارسی اور اردو ادبیات کو ایک دوسرے
کے قریب کر لے آیا ہے۔ جناب ۔۔۔۔۔ غفوروف، مرزا غالب
کے ادبی ورثے کا مطالعہ کرنے کے لیے بھارت کا دورہ کرچکے
ہیں۔ ان کی تصنیف مرزا غالب کے کارناموں پر روس میں
چھپنے والی پہلی کتاب ہے۔

[نومی زبان، کراچی، ستمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۰]

* * *

○ روس کی اکیڈمی آف سائنسز کے ”شعبہ“ ایشیائی لوگ“
میں محققین کی ایک جماعت بھی غالب کے فن اور زندگی پر کام
کر رہی ہے۔ غالب پر لکھی جانے والی کتابیں تاجیک،
ازبک اور جارچی زبانوں میں شائع کی جائیں گی۔۔۔۔۔
ایک مشہور زبان دان، این۔ گلیبوف نے ”اردو ادب کا جائزہ“
کے عنوان سے ایک تحقیقی مقالے میں، اردو ادب کے آغاز سے

لے کر، اب تک کے ادب کا جائزہ پیش کرتے ہوئے غالب سے اسی بحث کی ہے۔

[سنلے کوہستان، لاہور، ۸ - اکتوبر ۱۹۶۷ء صفحہ ۱۷]

○ تاشقند یونیورسٹی کے طالب علم رفیق محمد جائف رحمان بیروی نے غالب کے کلام کو ازبکی زبان میں منتقل کیا ہے۔ رحمان بیروی، اردو زبان پر کامل عبور رکھتے ہیں۔

[انکار، کراچی، فروری مارچ ۱۹۶۶ء صفحہ ۲۳۸]

○ تاشقند: دو ماہ پہلے مرزا غالب کے اردو کلام کا انتخاب (اور مرزا رسوا کا ناول ”آسراؤ جان ادا) تیس ہزار کی تعداد میں شائع ہوا تھا۔ کلام غالب کا ترجمہ محمد جائف رحمان بیروی نے کیا ہے۔۔۔۔۔ مقدمہ ڈاکٹر قمر رئیس نے لکھا ہے جو دہلی یونیورسٹی کے استاد ہیں۔

[کتاب دنیا، کراچی، جون ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۷]

○ ”روس میں جب سے۔۔۔ غالب کے کلام کا ترجمہ ہوا ہے، ان کے مداحوں کی تعداد بڑھ رہی ہے۔“

[قومی زبان، کراچی، نومبر ۱۹۶۸ء صفحہ ۹۷]

○ ظ۔ انصاری صاحب نے غالب کے فارسی کلام پر روسی زبان میں ایک مفصل کتاب لکھی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ:

”۔۔۔۔ ہم نے غالب کے تمام فارسی کلام کو سمجھنے اور اپنی بساط بھر سمجھانے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ فارسی میں اُن کے اشعار کی تعداد دس ہزار سے اوپر ہے۔ اس کا تفصیلی مطالعہ کرنے وقت ۱۹۵۸ء کے شروع میں جو لوٹ جمع ہو گئے، اُن سے ایک مفصل کتاب تیار ہو گئی ہم نے اُس کا نام غالب شناسی رکھا اور حسب طلب روسی زبان میں ترجمہ کر کے اشاعت کھر کے حوالے کر دیا۔ لیکن اس کی اشاعت کا معاملہ غالب کی پنشن کا مقدمہ ہو گیا، جس کی داد تو برابر ملتی رہی، فیصلہ ہونے میں اتھارہ برس لگ گئے۔“

[غالب شناسی (۱)، بمبئی ۱۹۶۵ء صفحہ ۲۰]

* * *

○ ”پہلے دنوں یو۔ ایس۔ آر۔ اکاڈمی آف سائنس کی انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل سٹڈیز کے ہندی لسانیات کے شعبے کے صدر یوگینی چیلشو کا ایک مضمون سووٹ ایجنسی کی طرف سے نشر کیا گیا تھا جس میں اُس کام پر روشنی ڈالی گئی تھی

۱۔ ”ظ۔ انصاری کو روسی زبان میں غالب کی شخصیت و فن پر تخلیقی کتاب لکھنے پر ماسکو یونیورسٹی نے ڈاکٹریٹ کی ڈگری دی ہے۔ روسی زبان میں غالب پر یہ پہلی کتاب ہے اور اب تک اس کی ایک لاکھ جلدیں فروخت ہو چکی ہیں۔“

[کوثر انصاری، افکار، کراچی، غالب سہر ۱۹۶۹ء صفحہ ۳۲۵]

جو غالب پر سووٹھ عقین نے کیا ہے“ تفصیل کے لیے دیکھیے :

[غالب اور سووٹھ محقق ، از گوہار منل ، تحریک ، دہلی
اپریل مئی ۱۹۶۱ء صفحہ ۶-۸]

* * *

○ حال ہی میں لاہور کے انگریزی روزنامہ پاکستان ٹائمز کی اشاعت ۲۳ فروری ۱۹۶۹ء میں ”Ghalib-rarest gem of world literature“ کے عنوان سے ایک فاضل روسی صاحبِ قلم ابن کلیوف (N. GLEBOV) کا قیمتی مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ جائزہ روس میں غالب کی مقبولیت کے اسباب اور مطالعہ غالب کی رفتار و روداد کے موضوع پر بنیادی مآخذ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس اہمیت کے پیش نظر اسے من و عن پیش کیا جاتا ہے :

“ON February 15, 1969 the major cultural centres of the world celebrated the centenary of the death of that great poet, who wrote in Urdu and Farsi, Mirza Asadullah Khan Ghalib.

It has long been a tradition in the Soviet Union to mark memorable dates associated with men of science and Art of all countries and people of the world.

Continuing this remarkable tradition, the Soviet public has now turned its attention to one of the East's outstanding poets and thinkers Mirza Ghalib. In the Soviet Union for over a year now a preparatory jubilee committee has been functioning, which was set up under the supervision of academician B. G. Ghafurov, Director of the the Institute of

Oriental Peoples of the USSR Academy of Sciences. This committee includes scientists of Moscow, Tashkent and Dushanbe, engaged in studying the life and work of Mirza Ghalib, many prominent poets and men of letters, including the Uzbek poetess Zulfia and the Tajik poet Mirzo Tursun-Zade.

The jubilee committee has worked out an extensive programme for commemorating Mirza Ghalib's centenary in our country.

PUBLICATIONS

In 1969, Ghalib's jubilee year, Moscow, Tashkent, Samarkand and Dushanbe will publish collections of articles by Soviet and foreign scientists, writers and poets, dedicated to the life and work of Mirza Ghalib. The poet's best ghazals, written in Urdu and Persian over a hundred years ago, have been translated into Russian, Tajik and Uzbek. The first academic edition of selected poetry by Ghalib, including, in addition to Russian translations, over 2,000 *betts* in the original Urdu and Persian will be Published in Moscow in many thousands of copies. The title of the collection has been taken from one of Ghalib's vivid images "hundred-blossom spring".

By this memorable date there will also be published another collection of articles devoted to the life and work of the poet, which has been compiled by a large group of Soviet and foreign poets and writers. This book of over 500 Pages includes original studies of the ideology of his epoch, his poetic and epistolary heritage and the style

and imagery of Ghalib's verse. I would like to use this occasion to note the enormous value of the articles by Pakistani authors. Studies by Moulana Ghulam Rasul Mehr, one of the best scholars of Ghalib's poetry, on the humanistic ideals of the poet, by the Pakistani scientist Prof. Shaukat Sabzvari on the artistic personification by Ghalib of the ideals of love and beauty, and the notes by Faiz Ahmad Faiz on the significance of Ghalib's creative heritage for modern Urdu literature open up many new pages in the multi-volume "Yadgra-e-Ghalib" that was begun back in the last century by Altaf Hussain Hali.

This book will contain for the first time articles on the life and work of Ghalib by many well-known Soviet orientalists. Prof. A. Dyakov examines Ghalib's composition "Dastanbu" a diary of the days of the national rebellion of 1857-58. Prof. L. Gordon-Polonskaya has devoted her article to a study of the philosophical ideals of Ghalib. Extremely interesting are the articles by G. Aliyev on the Persian language poetry of Ghalib, N. Prigarina's article "Ghalib and Iqbal" and A. Sukhachev's "Hali and Ghalib".

Many Soviet scientists will make their reports to the scientific conference of the Institute of Asian Peoples of the USSR Academy of Sciences that is to be held in Moscow in February 1969.

FESTIVAL

At the present time the Soviet Ghalib Jubilee Committee is making preparations of the literary-artistic festival that

is planned to be held in May 1969 in Central Asia, possibly, in the homeland of Ghalib's ancestors, in Samarkand. It is planned to invite to this festival scientists, artists, poets and cultural workers from many countries, including Pakistan.

A traditional Mushaira is to be held during the festival, when in a friendly poetic competition poets of many lands will honour the memory of the Great Ghalib with their composition.

These days many Soviet magazines and newspapers are carrying articles and notes on Ghalib, cinemas in many cities and also television are showing the film "Mirza Ghalib".

What has occasioned the truly enormous interest in the poet? Such large-scale preparations for Ghalib's centenary in the USSR have become possible simply because the Soviet people have been acquainted with the work of the poet long before this event. Back in 1924 the prominent translator and orientalist Klyagina-Konratyeva published an article on the life and work of Ghalib, as well as translations of a number of his ghazals. A number of articles about Ghalib were written by one of the founders of the Soviet School of Orientalism academician A. Barannikov. After 1947 there was a marked increase in the Soviet Union in interest for the literature of the Eastern countries that had gained their independence. Scientists of Moscow and Leningrad Universities write various articles on the life and works of Ghalib, often quoting his ghazals translated from Urdu and Persian.

There is a marked interest in the poet in Soviet Tajikistan and the other Central Asian republics, where there are many admirers of Ghalib's poetry. It is precisely in the libraries of Dushanbe, Tashkent and Samarkand that one can find vast stocks of manuscript books by oriental poets including various editions of Ghalib's "Divan". Abdulah Jan Ghafarov of Tajikistan has made his study the Persian language works of Ghalib, while Sbaraf Jan Pulatova, also of Tajikistan has made her study the poet's epistolary heritage; both of them were the first in the Soviet Union to defend theses on the works of the poet.

Ghalib is certainly an exception. Great people, great talents and great ideas have always been the subject of controversy. The peoples of the world rever the memories of great poets not because they had once been recognized as geniuses, but because their heart-felt and truthful words appeal today. Now, when the works of Ghalib have been translated into many languages of the world, when the number of admirers of his poetry is increasing with every year, when the poet's name has been recognized as one of the rarest gems in world literature, mankind sees in Ghalib one of those poet-thinkers who have in all times promoted the progress of culture and civilization, a poet-champion imbued with the best qualities of man, in the noblest meaning of the world whom Ghalib himself characterized in the following words :

*The free in spirit know but momentary sorrow,
From lightning they ignite the lamp in house of sorrow.*

Ghalib lived at a time when feudalism was on its way out

and all his life and works belong to this transient period. He was able to overstep the narrow limits of the sentiments of the times, to foresee and reveal for his contemporaries, and posterity the incipient hopes and aspirations, to express emotionally those vague aspirations and ideals which he called "yearning for creation" which, probably, were the leit motif of his poetry.

When we talk about the ideological-thematic wealth of poetry, it is just these motifs that distinguish Ghalib from the majority of poets of the first half of the 19th century and enable us to regard his work as one of the most vivid and significant phenomena in the history of Urdu literature.

The majority of Soviet Ghalib scholars, despite their different attitudes towards various aspects of the poet's life and work, are united in their high appraisal of his poetic heritage.

The greatness of Ghalib is not restricted to the inimitable and vivid world of the images created by his artistic genius, it is primarily determined by the lofty humanistic aspirations which are based on his conception of the unity of the world, society and man and form the pathos of all his forward-striving poetry.

Soviet scholars value highly the poetic heritage of Mirza Ghalib, regarding him as a herald of the new ideals, that form the basis not only of the Muslim enlightenment movement at the turn of the 20th century but to this day serve as an inexhaustible source for the development of modern Urdu poetry. In the book "Essays on Urdu Literature", by N. Glebov and A. Sukhochov we read :

"Ghalib's work became a turning point in the history of Urdu literature. Ghalib carefully collected the gems of ancient cultural traditions which had absorbed the wisdom of the ages and generously passed them on to posterity. Lifebringing humanism, a ceaseless search for the new, struggle for man, faith in his creative reason—such is the essence and the value of Mirza Ghalib's poetry".

The prominent Soviet Uzbek writer Hamid Gulyam, speaking several years ago at a Ghalib jubilee, said :

"My heart overflows with joy, when I think of Ghalib, for he is dear to me not only because he was a great poet of the East, but also because his ancestors lived in my native land, in fair Samarkand. Mirza Ghalib's ghazals form yet another vivid and impressive page in the beautiful book of poetry of the East. The natural wisdom, wealth of experience, broad out-look and poetic intuition of Ghalib enabled him to rise high above his surroundings and look so far into the future that a century later he can justly be called our contemporary". In these words the Uzbek poet seems to unfold anew Mirza Ghalib's wellknown lines :

*I sing the joy and happiness in the recesses of my mind,
I am a nightingale that sing midst roses of a future park.*

A hundred years have passed since the death of Ghalib, but his vivid poetry has not faded. Today it sounds just as if Ghalib is addressing man of the later 20th century. A whole world unfolds before those who read Ghalib's poetry, especially in the original, for it resurrects the spirit of the epoch

when the poet lived and wrote. Ghalib's profoundly lyrical *belts* are illumined by the light of philosophic meditations. He wrote :

O God, the tongues of thorns are parched because of everlasting thirst,

May one whose feet are blistered sore come to the desert full of thorns.

He who has eyes will see beyond these lines not only the personal suffering and discontent of the poet but also the suffering of all mankind. And Ghalib was one of those who with his life and labour strove to alleviate this suffering :

It was so hard—all blistered were the soles,

How easy now, with thorns upon the road.

Humanism, boundless faith in man—that is the true creative exploit of Ghalib, which brought immortality to his poetry and glory to his name throughout the ages."

—(APN).

[*The Pakistan Times, Lahore, Sunday, February 23, 1969*

pp. III]

* * *

○ "... سویت یونین میں اور خاص طور پر وسطی ایشیائی جمہوریاؤں میں غالب ہمیشہ سے پسندیدہ شاعر رہا ہے لیکن گذشتہ دس برسوں میں یہ دلچسپی اور بھی بڑھ گئی جب کہ تاشقند اور دوشانبے میں ان کی شاعری کا مجموعہ شائع ہوا ، روسی میں ترجمے کی مختصر سی کتاب شائع ہوئی

اور غالب کے متعلق عبداللہ غفوروف اور شرف جان ہلا تودا کے مجموعے شائع ہوئے۔

روسی زبان میں غالب کی شاعری کا بڑا مجموعہ پہلی مرتبہ حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ یہ ترجمہ نکولائی گابیوف اور غنٹر علیٹف نے کیا ہے۔ لیکن میرے خیال میں سب سے بڑا حصہ، مضامین کے ایک ضخیم مجموعے کا ہے جو حال ہی میں سوویت یونین کی اکیڈمی آف سائنس کے ایشیائی قوموں کے انسٹی ٹیوٹ میں مکمل ہوا ہے۔ یہ مجموعہ (روس) اور دوسرے ملکوں کے اسکالروں کے ایک بڑے گروہ نے مرتب کیا ہے جس میں ہندوستان اور پاکستان کے اسکالر بھی شامل ہیں۔

... غالب کے متعلق اس نئے مجموعے میں غالب کے دور کے تاریخی معاملات اور شاعر کے ادبی ماحول کا تجزیہ اور ان کے فلسفیانہ تاریخی و جہالباتی خیالات کا مطالعہ کیا گیا ہے۔ مجموعے کے آغاز میں پروفیسر وائی۔ پی۔ چیلیشیف کا ایک مضمون^۱ ہے جس میں انھوں نے اس وقت کے تاریخی اور تہذیبی حالات سے تعارف کروایا ہے۔ انھوں نے شاعر کے ادبی ماحول کا بھی جائزہ لیا ہے اور اسی سوویں صدی کے ابتدائی نصف میں ہندوستانی ادب کے بنیادی رجحانات کی نشاندہی کی ہے۔ اس مضمون کا مرکزی خیال یہ ہے کہ عہدِ وسطیٰ کی عوام سے الگ تہلک شاعری ہے، نئی روشن خیال شاعری تک (جس کے

۱۔ دیکھیے مضمون: ایک عظیم شاعر اور انسان دوست، از پروفیسر

وائی۔ چہلیشیف، نروخ آردو، لکھنؤ، مارچ ۱۹۶۹ء، صفحہ ۱۶-۱۸

آردو ادب میں سب سے ممتاز نمائندے الطاف حسین حالی تھے (منتظی میں ، غالب ایک منطقی اور ضروری عنصر تھے ۔

اس مجموعے میں اہل - آر - ہولو نسکایا، علی سردار جعفری میکش اکبر آبادی اور محمد مجیب نے شاعر کے فلسفے کا تفصیل سے تجزیہ کیا ہے ۔ ان مضامین میں غالب کے متعلق مختلف رویہ اختیار کیا گیا ہے ۔ جیسے ہولو نسکایا اور سردار جعفری نے عمومی کردار پر روشنی ڈالی ہے جب کہ محمد مجیب نے ”غالب کے تصور“ یا عابد حسین نے ”غالب انسان دوست کی حیثیت سے“ میں کسی ایک مخصوص پہلو کا جائزہ لیا ہے ۔ لیکن ان سب کا ایک بات پر اتفاق ہے کہ گوشت پوست کا انسان اپنی تمام خوبیوں اور خرابیوں کے ساتھ ، غالب کی شاعری کا محور تھا ۔ غالب کی شاعری میں انان دوستی کے پہلو کا جائزہ پاکستانی ادیبوں شوکت سبزواری (غالب کی شاعری میں حسن و محبت کا تصور) اور فیض احمد فیض (غالب کے بارے میں انٹرویو) نے لیا ہے ۔

سوویت مصنفین نکولائی گلیبوف (مرزا غالب کی زندگی اور تخلیقات) اور محضنفر علییف (اسد اللہ خان غالب اور ہندوستان کے فارسی ادب کی روایات) نے اپنے مدلل مضامین میں انیسویں صدی کے ممتاز شاعر کی حیثیت سے غالب کی تصویر کشی کی ہے ۔

ایک حصہ مضامین میں ، غالب اور ان کے پیش روؤں لیز آن کے بعد کے شاعروں کی شاعری کے تعلق کا جائزہ لیا

کیا ہے ۔ جیسے اے ۔ ہاؤسانی کے مضمون ”یدل اور غالب“
 ابن ۔ ہرکارینا کا مضمون ”غالب اور اقبال“ اور اے ۔ سکاچیف
 کا مضمون ”غالب اور حالی“ ظ ۔ انصاری نے اپنے مضمون
 ”غالب اور ہشکن“ میں دو سچے شاعروں کے درمیان تقابل
 کیا ہے ۔ غالب اور دوسرے شعراء کی شاعری کے اس تقابلی
 جائزے سے ، اردو ادب کی تاریخ میں نیز ہندوستان کے فارسی
 ادب میں غالب کے مقام کا صحیح تعین کرنے میں اور انہوں
 نے ان زبانوں کی صدیوں پرانی شاعرانہ روایات میں جو جدتیں
 پیدا کیں ، ان کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ۔

تاریخ کے متعلق غالب کے خیالات کا تجزیہ کرنے پر بھی کافی
 توجہ دی گئی ہے ۔ جیسے پروفیسر اے ۔ ایم ۔ ویاکوف اور
 پروفیسر کے ۔ ایم ۔ اشرف کے مضامین ۔ اس مختصر سے مضمون میں
 اس مجموعے کے تمام مضامین کا جائزہ لینا مشکل ہے ۔ دوسرے
 مضمون نگاروں میں خواجہ احمد فاروقی ، آل احمد سرور ،
 احتشام حسین اور خورشید الاسلام شامل ہیں ۔

غالبیات کے مطالعے کی تاریخ کی بھی خاطر خواہ نمائندگی
 کی گئی ہے ، جیسے مالک رام کا مضمون ”غالب کی فارسی
 تصنیفات جو ان کی زندگی میں شائع ہوئیں“ یا عبداللہ
 غفوروف کا مضمون ”عالمی ادب و تنقید میں غالب“ خطوط
 غالب کے متعلق چلا تودا کا مضمون بھی ماہرین کے لیے کافی
 دلچسپی کا حامل ہے ۔

اس مجموعے کا پیش لفظ ایشیائی اقوام کے انسٹی ٹیوٹ کے
 ڈائریکٹر اکیڈمیشین بی ۔ جی ۔ غفوروف نے لکھا ہے ۔ انہوں

نے غالب کی شاعری کی عالمگیر اہمیت اور جدید اردو ادب میں اُن کے حصے پر روشنی ڈالی ہے ۔

غالب کے متعلق مضامین کا یہ مجموعہ ایک انسان کی حیثیت سے شاعر کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے ۔ اس سے اُن کے داخلی فکری عمل ، اُن کی جستجو و شبہات، خام خیالوں اور ہر مسرت دریافتوں ، مذہبی جنون و تعصب سے اُن کی نفرت ، آزادی کے لیے اُن کے پیار ، اُن کے مزاح ، (کسی حد تک رنجیدہ بے بسی کے باوجود) اُن کی رجائیت اور اُن کی عظیم انسان دوستی پر روشنی پڑتی ہے ۔“

[ایس۔ سکا چیف، فروغ اردو، لکھنؤ، مارچ ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۳۰۲]

○ سوویت یونین میں جہاں غالب بے حد مقبول ہیں، غالب کی صد سالہ برسی بڑے اہتمام سے منائی گئی :

“The Union of Soviet Societies of Friendship and Cultural Relations with Foreign Countries, the Writer's Union of the USSR, the Institute of the Peoples of Sciences and the All-Union State Library of Foreign Literature held a function on February 25, 1969 in Moscow to mark the 100th death anniversary of Mirza Ghalib.”

یہ تقریب فارن لٹریچر لائبریری میں منعقد ہوئی اور اس میں متعدد مستشرقین، ادبی نقاد، روسی، پاکستانی اور ہندوستانی طالب علم ، اور پاک و ہند کے سفارتخانوں کے افراد شریک ہوئے۔ روس میں پاکستان کے سفیر مسٹر سلمان احمد علی اور ہندوستانی سفیر مسٹر درکا پرشاد دھر معزز مہمان تھے ۔ بورڈ آف دی رائٹرز

یولین، روس کے سیکریٹری اور ”سوویت امن کمیٹی“ کے چیرمین نکولائی ٹیخونوف (Nikolai Tikhonov) نے اس شام کا افتتاح کیا۔ صدر شعبہ ادبیات، انسٹی ٹیوٹ آف دی ہیپلز آف ایشا Prof. Yevgeni Chelyshev نے غالب کی زندگی، ان کے تخلیقی کاموں، ان کے افکار اور ان کے شاعرانہ خیالات کا جائزہ لیا۔ موصوف نے حاضرین کو بتایا کہ :

“A book of works of Scholars of the USSR, Pakistan and India devoted to Ghalib and an anthology of his poetry are being prepared for publication.”

تاریخ کے استاد M. Natalya Prigarina نے اس امر پر روشنی ڈالی کہ سوویت قارئین غالب کو کیوں کر سمجھتے ہیں اور غالب کی شاعری کے بارے میں ان کا طرز فکر کیا ہے ؟ پاک و ہند کے متعلمین نے غالب کی غزلیں سنائیں جو بہت پسند کی گئیں۔ اس شام کے اخیر میں :

“.....poets Vera Potapova recited some poems by Ghalib in her own translation into Russian, which will be included in a book of verses of the immortal poet of the East, to be put out in Moscow.”

—ppl

[بحوالہ : پاکستان ٹائمز، لاہور، ۲۱ مارچ ۱۹۶۹ء صفحہ ۷]

ضمیمہ :

اضافات

[متعلق ہم تصانیف غالب]

اس حصہ کتاب میں تصانیف غالب سے متعلق وہ معلومات یک جا کی جارہی ہیں جو کتاب کے متعلقہ ابواب میں شامل ہونے سے رہ گئی تھیں۔
منجملہ دوسری پیش جا معلومات کے ”گل رعنا“ کے ایک نادر مخطوطے کا تعارف، جس سے پیش نظر ضمیمے کا آغاز ہوتا ہے، میرے نزدیک حاصل غزل، ہے۔

محمّد حسن

★ بسلسلہ باب اول تصانیفِ غالب (درحیات) :

گل رعنا (قلمی) بقطرِ غالب :

"(گل رعنا) غالب کے اردو اور فارسی کلام کا پہلا انتخاب ہے (جو آج تک کتابی صورت میں شائع نہیں ہوا) اور اب سے کچھ عرصہ پہلے تک قطعی ناپید رہا ہے۔ مولانا حسرت موہانی کے پاس اس کا ایک ناقص حصہ ضرور موجود تھا (جو ان کے کتب خانے کے ساتھ ضائع ہو گیا)۔ خوش قسمتی سے ۱۹۵۷ء میں "گل رعنا" کا ایک مکمل نسخہ دریافت ہوا۔ یہ واحد دستیاب خطی نسخہ مالک رام صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

[اشاریہ غالب، صفحہ ۳۲]

"اشاریہ" غالب" کا دو تہائی حصہ چھپ چکا تھا کہ خوبی قسمت سے "گل رعنا" کے دو مزید خطی نسخے میرے علم میں آئے۔ حکیم محمد بی سولدا صاحب (لاہور) کے مخزنہ نسخے کا ذکر ضمناً "اشاریہ" غالب" صفحہ ۲۶۶ پر آچکا ہے۔ اس مخطوطے کا کاتب مجہول الاسم ہے لیکن اس کی کتابت ہر طور معاصر ہے۔

یہاں "گل رعنا" کے ایک دوسرے اہم تر اور نادر و نایاب مخطوطے کی نشاندہی کی جاتی ہے جو خود غالب کے اپنے

ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور اس اعتبار سے اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ یہ بے ہا نسخہ جناب خواجہ محمد حسن (۴۸ ڈی آکٹوبرگ ۳۔ لاہور) کی ملکیت۔ ہے جنہیں کوئی نصف صدی سے اس نسخے کے مملک کا شرف حاصل ہے اور یہ تبرک انہیں اپنے نانا خواجہ احمد اللہ مرحوم سے ورثے میں ملا۔

”گل رعنا“ کا یہ قلمی نسخہ بخطِ غالب ہے اور یہ خصوصیت بجائے خود اس نسخے کو دیگر معلوم و معدوم نسخوں پر امتیاز بخشتی ہے۔ اس مخطوطے کی ایک دوسری وجہ امتیاز

۱۔ خواجہ محمد حسن صاحب بڑی خویوں کے بزرگ ہیں۔ وہ ۱۹۰۲ء میں پیدا ہوئے۔ تقسیم ہند کے وقت امرتسر سے ہجرت کر کے لاہور آئے اور مصروف کاروباری زندگی بسر کرنے کے بعد اب آرام کر رہے ہیں۔ لیکن ۶۷ برس کی عمر کے باوجود توانائی اور قوتِ عملی کے اعتبار سے ان کی زندگی آج کل کے نوجوانوں سے زیادہ بھرپور ہے۔ خواجہ صاحب کے تین صاحبزادے ہیں اور ماشاء اللہ انہوں نے عملی زندگی میں بڑے کامیاب ہیں۔ سب سے بڑے قجمل حسین مرچنٹ، انیر فورس میں ولنک کمانڈر ہیں۔ منجھلے خالد حسن، بہت اچھے آرٹسٹ ہیں اور مستقل لندن میں بس گئے ہیں۔ چھوٹے حسن طارق پاکستان کے مشہور فلم ڈائریکٹر ہیں اور لاہور ہی میں آباد ہیں۔

۲۔ خواجہ احمد اللہ مرحوم امرتسر میں کشمیری خالوں کے بہت بڑے سوداگر تھے اور اپنے اس کاروبار کے سلسلے میں ان کا اکثر دلی آنا جانا رہتا تھا۔ انہوں نے ۸۵ اور ۹۰ برس کے درمیان عمر پائی اور ۱۹۱۶ء میں انتقال کیا۔

یہ بھی ہے کہ اس سے پہلی بار اس انتخاب کی تاریخ معلوم ہوتی ہے، جو دیگر مآخذ میں ناقص رہ گئی ہے۔

”کل رعنا“ کے نسخے غزولہ مالک رام میں، مولانا امتیاز علی خاں عرشی کے بقول :

”سال انتخاب ناقص رہ گیا ہے۔ تاہم یہ یقینی ہے کہ وہ قیام کلکتہ کا کارنامہ ہے جو ۳۰ شعبان ۱۲۳۳ھ (۱۹-فروری ۱۸۲۸ء) سے شروع ہو کر ربیع الاول ۱۲۳۵ھ (ستمبر ۱۸۲۹ء) میں ختم ہوا تھا۔“

[دیوان غالب اردو، نسخہ عرشی، ۱۹۵۸ء صفحہ ۲۱]

اشارہ غالب، صفحہ ۳۲]

”کل رعنا“ کے زیر تذکرہ مخطوطے (غزولہ خواجہ محمد حسن) میں غالب نے دیباچے کے اخیر میں، غرہ ربیع الاول ۱۲۳۳ھ کی تاریخ درج کی ہے جو عیسوی ”شب و روز ماہ و سال“ کے مطابق منگل ۱۱-ستمبر ۱۸۲۸ء ہوتی ہے۔ اس طرح ”کل رعنا“ کی تاریخ تالیف پہلی بار سامنے آ رہی ہے اور یہ اطلاع ادب غالب میں قیمتی اضافے کی حیثیت رکھتی ہے۔

”کل رعنا“ کا یہ مخطوطہ (ایک ورق کے بقدر ناقص الاول) ۸۸ صفحات پر مشتمل ہے (سائز ”۷ x ۴“)۔ آخری ۶ صفحات میں بخط شکستہ ”مثنوی بادخالف“ درج ہے۔ ابتدائی ۵ صفحات میں غالب کا فارسی دیباچہ آیا ہے۔ دیباچے کے اخیر میں غرہ ربیع الاول ۱۲۳۳ھ کی تاریخ ثبت ہے۔ (اس تاریخ کے عکس کے لیے ملاحظہ کیجیے صفحہ ۴۰۳)

صفحہ ۶ سے ”یا اسد اللہ الغالب“ کا عنوان دے کر اردو اشعار کا انتخاب ہے۔ پہلی غزل، غالب کی وہی معروف غزل ہے جس سے ان کے اردو دیوان کا آغاز ہوتا ہے :

نقش فرہادی ہے کس کی شوخیِ تحریر کا
کاغذی ہے پیرین ہر پیکرِ تصویر کا

صفحہ ۶ سے شروع ہو کر صفحہ ۳۴ پر اردو اشعار کا یہ انتخاب اس مقطع پر تمام ہوتا ہے :

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوشِ اشک ہے
یٹھے ہیں ہم تہیہ طوفاں کیے ہوئے

اس شعر کے بعد ۵ سطریں فارسی نثر میں ہیں (دیکھیے عکس پر صفحہ ۴۰ م)۔ اس چند سطری گریز کے بعد فوراً (اگلے صفحے سے) فارسی اشعار کا انتخاب شروع ہو جاتا ہے، جس کا آغاز ”قصیدہ در مدح اسٹرننگ“ سے ہوا ہے (حصہ فارسی کے ایک صفحے کے عکس کے لیے دیکھیے صفحہ ۵۰ م)۔ اشعار فارسی کا یہ انتخاب صفحہ ۶۹ پر ختم ہوتا ہے۔ اس کے بعد بطور خاتمہ غالب کی ایک فارسی نثری تحریر ہے جو صفحہ ۸۳ کی ابتدائی تین سطروں پر تمام ہوتی ہے۔ آخر میں غالب نے بطور دستخط اپنا نام ”محمد اسد اللہ“ درج کیا ہے۔ اسی صفحے سے خنی قلم میں مثنوی بادِ مخالف شروع ہو جاتی ہے (عکس کے لیے ملاحظہ کیجیے صفحہ ۶۰ م)۔

”محمد“ کا لفظ ابتداً غالب کا جزو اسم تھا، لیکن بعد میں یہ موقوف ہوا۔ ۱۸۵۸ء میں تفتہ اور آرام وغیرہ کی زیر نگرانی

ہر گز ہر حرف سزا حلقہ دای بر جہاد و کلمہ از بحر تحریر در کتب ہر نقطہ
 ہشت دست بر زمین میگرد آتا خونگرمی اندازد ہر بانشین نامزد کہ آتش
 انورہ مرا شعلہ و شمع و خاک بن کبر مرا علم عانی غبار از آن داشت
 فرمان داد ہست کہ منتخبی از دیوان ریختہ و غزلہ چند از پاس در یک سفینہ
 با ہم در آہ بنرم و این پردہ دورکت و شیطانی بنیش نگار کبان بکرمک تو نیم
 از و بر زبان گفتنی و از من بجان ہر رفتنی بر دل سخن نہ بر سخن و ہر بر جہاد
 دیدہ و دان دانمند نہضت ممانا و کہ چون در آواز غار غار حکما و بی شوقم
 ہر صرف نگارش اشارہ از و زبان و در سبک این تحریر جز چنان جاہ
 گزارہ آمد و بہان را ہر پردہ کہ مباد سرشتہ از کف رود و کار از ہر کار
 ہر آئینہ این چہستان از و در و و بر و ہم کشودم نخستین و در آہ اشارہ
 کیو ہر آئودم در دم و چون آغوش شوق بر و از سیاہت و نام بن
 سفینہ زبان الا شناسان کلمہ معنا آہی این ملک رفا را کہ بوشہ و شاد
 قبول جاہی و ہر کہ این را کہی ہند سپاس از و بر من نہی آتہ بنی ماسو
 ہوس محرمہ مژدہ ربع الدول شہد ہجر

”گل رعنا“ کے دیباچے کا آخری صفحہ جس پر غالب نے
 تاریخ التخاب درج کی ہے -

خوش جاہانہ دی فرو کرد و سیر

نیز نوید سحران پر سید لطف انظار

بکریابی فنی است پندار بدار
کلی از بید بزیانی

جو در یک شوق نامرکز
کسب از دوازده سال خان

کسی سیر از خوشی یکبار
کسی سیر از خوشی یکبار

سیران خوشی شتی جزای
بیا که کش تو هم کی پرده دار

بنو از دست فنی نوی باله تاش
بجای بله مانده و شمع از اما

نکته جیب سیر و شوق
بجای بله مانده و شمع از اما

خوش آوارگی گرد و نوبه شوق بر بند

تبار دانه شیر از دشت بند

مطبع مفید خلائق ، آکرہ سے غالب کی مشہور کتاب ”دستنبو“ شائع ہوئی۔ تفتہ نے ہوجھا تھا کہ ”دستنبو“ کے سر ورق پر ”اسد اللہ خان“ کے بجائے ”محمد اسد اللہ خان“ کیوں نہ لکھا جائے ؟ غالب ، جواب میں لکھتے ہیں :

”سنو صاحب! لفظ مبارک م ، ح ، م ، د (محمد) کے ہر حرف پر میری جان نثار ہے۔ مگر چونکہ یہاں سے ولایت تک حکام کے ہاں یہ لفظ ، یعنی ”محمد اسد اللہ خان“ نہیں لکھا جاتا ، میں نے بھی موقوف کر دیا ہے۔۔۔“

”گل رعنا“ کے زیر بحث مخطوطے میں سراسر ”محمد“ موجود ہے۔

مولانا امتیاز علی خاں عرشی نے اپنے مرتبہ ، اردو دیوانِ غالب کے دیباچے میں ”گل رعنا“ کے بارے میں لکھا ہے کہ :

”اس کے حصہ“ فارسی میں تو صرف منتخب غزلیں درج کی گئی تھیں لیکن رشتہ میں سے دو چار غزلیں لیے کر باقی میں سے اچھے اچھے شعر چن لیے تھے۔“

[بحوالہ، اشاریہ غالب جلد ۱، ص ۳۱]

لیکن ”گل رعنا“ کے پیشِ نظر مخطوطے کے حصہ“ اردو میں صرف منتخب غزلیں ہیں جب کہ حصہ“ فارسی : غزل ، قصیدے اور مثنوی کے اشعار میں مبنی ہے۔

”گل رعنا“ کا یہ مخطوطہ (۱۸۲۸ء) ، نسخہ“ حمید یہ (۱۸۲۱ء) اور نسخہ“ شیرانی (۱۸۲۶ء) کے بعد ، اشعارِ غالب

کا قدیم ترین متن پیش کرتا ہے۔ یہ اب ہے، ایک سو چالیس سال سے بھی زیادہ پہلے کا لکھا ہوا ہے اور خود غالب کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، اس لیے اختلافِ نسخ ظاہر کرنے کے لیے بھی اس کی بڑی بنیادی اہمیت ہے۔

یہ محض چند اشارے ہیں۔ اس نخطوطے کا تفصیلی تعارف الشا اللہ کسی اگلی فرصت پیش میں کیا جائے گا۔

دیوانِ غالب فارسی (نسخۂ عرشی) :

”مولانا امتیاز خان عرشی، عرصے سے دیوانِ غالب کو اسی بیچ پر تاریخی ترتیب اور اختلاف نسخ کے ساتھ مرتب کرنا چاہتے ہیں جیسا وہ اردو دیوان کو نسخۂ عرشی کے نام سے شائع کر چکے ہیں لیکن دیگر مصروفیات کے باعث یہ کام ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے۔“

[اکبر علی خان، نقوش، لاہور خطوط نمبر ۱۹۶۸ء جلد ۲، صفحہ ۸۱]

عرشی صاحب کے پیش نظر سالہا سال سے یہ کام ہے لیکن موصوف کی دیگر مصروفیات نے اس کی تکمیل کا موقع نہیں دیا۔ اگرچہ اس کے مقدمے کے بعض مباحث مختلف رسائل

۱۔ مسعود عالم لدوی مرحوم کے نام عرشی صاحب کے اب سے کوئی ۲۸ برس پہلے کے ایک خط مورخہ ۲۵ - نومبر ۱۹۳۱ء میں اس دیوان کی ترتیب سے متعلق بعض حل طلب امور کا ذکر آیا ہے۔ (نقوش، لاہور، خطوط نمبر، جلد ۲، صفحہ ۸۰) سالانہ عرشی کے نام ۲۲ - نومبر ۱۹۵۸ء کے ایک خط میں بھی عرشی صاحب نے اپنے مرتبہ دیوانِ غالب فارسی کا ذکر کیا ہے (نقوش، لاہور، خطوط نمبر، جلد ۲، صفحہ ۸۳)

۲۔ مقدمہ کلامِ غالب کا مسودہ جو ضبط عرشی ہے اور جس کے اوراق کی تعداد ۹۷ ہے، غالب اکیڈمی، نئی دہلی میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ اس مقدمے میں عرشی صاحب نے غالب کی (بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

میں شائع ہو چکے ہیں۔ امید ہے کہ غالب کے فارسی کلام کا یہ جامع متن ہوگا جس میں نسخہٴ عرشی اردو کی طرح کلام کی تارضی ترتیب بھی ہوگی۔ عرشی صاحب کا ایک حالیہ بیان ہے کہ :

”ہر سوں سے غالب کے فارسی دیوان کی تصحیح و ترتیب کا کام پیشہ نظر ہے تا کہ فارسی کلام کا صحیح متن بلحاظ ترتیب تارضی اہل ذوق تک پہنچ سکے۔ ابھی یہ کام دوسرے ضروری کاموں کی وجہ سے تکمیل کو نہیں پہنچا۔ نیز تین چار سال ہونے معلوم ہوا کہ جناب مالک رام کے زیر کار بھی ترتیب کلام فارسی ہے اس لیے بقی فی الحال یہ کام ملتوی کر دیا گیا۔“

[لقنوی، لاہور، غالب نمبر، فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۴۹۲]

(پچھلے صفحے کا حقہ حاشیہ)

شعر گوئی (اردو و فارسی) اور اس کے دونوں زبانوں کے دواوین سے بحث کی ہے۔ اس مقالے کے مباحث کا وہ حصہ جس میں فارسی کلام کی تدوین و طباعت سے بحث کی گئی ہے، رسالہ لقنوی، لاہور، غالب نمبر، فروری ۱۹۶۹ء (صفحہ ۴۹۲-۳۰۲) میں شائع ہوا ہے اور اس کا زمانہ تحریر ۱۹۶۹ء بتایا گیا ہے۔

کلیاتِ غالب (فارسی) :

○ ”ابھی کچھ دن ہوئے ، میں غالب کے فارسی دیوان کی ترتیب و تحشیہ سے فارغ ہوا ہوں ۔ اس کے لیے میں نے گیارہ نسخے استعمال کیے ہیں ۔ نو مخطوطات اور دو آن کی زندگی کے مطبوعہ نسخے...“

[مالک رام ، نقوش ، لاہور، شمارہ ۹۷ ، مارچ ۱۹۶۳ء صفحہ ۲۱]

○ مالک رام کے ہاں تحقیقی و تذکرہ کی کیفیت یک جا ہو جاتی ہے ۔ اس لیے اُن کے تحقیقی کام سے پڑھنے والا اکتانا نہیں غالب کے شاگردوں کا تذکرہ ترتیب دینے کے بعد اب الھوں نے ”فارسی کلیات“ کو پھر سے تاریخ وار ترتیب دیا ہے اور اس طرح ڈاکٹر عبداللطیف کے خواب کی جزوی تعبیر اور شیخ محمد اکرام کی کوشش کی تکمیل ہو گئی ہے“

[ظ - انصاری ، غالب شناسی (۱) ، بمبئی، ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۰]

○ ”مالک رام آج کل غالب کا کلیات فارسی مرتب کر کے اس کے چھپوانے میں مصروف ہیں۔“

[علی جواد زیدی ، آج کل ، دہلی ، اگست ۱۹۶۷ء صفحہ ۶۸]

○ کلیات غالب فارسی (مغزلیات)

[تحقیقی ایڈیشن]

مرتبہ : سید وزیرالحسن عابدی
متعدد قیمتی اشاریوں ، اور تحقیقی گوشواروں کے ساتھ
غالب کی فارسی مغزلیات کی لازمی تدوین :

”یہ ایک کتاب گویا کئی کتابوں پر مشتمل ہے ۔ فارلین
مرتبہ کی دیدہ ریزی اور ژرف نگاہی کی داد دیے بغیر
نہیں رہ سکیں گے۔“

ضخامت : تقریباً ۶۰۰ صفحات

سائز : ۲۰ × ۲۶/۸

مطبوعہ : مکتبہ میری لائبریری ، لاہور ، ۱۹۶۹ء

○ ”شمشاه ایران (نجد رضا شاہ پہلوی) نے غالب کی فارسی

کلیات شائع کرنے کے لیے اپنی جیب خاص سے امداد دی ہے ۔
طباعت کی لگرائی ایران کی وزارت فرهنگ و ہنر کے سپرد کی
گئی ہے“

[کوئٹہ انصاری ، انکار ، کراچی ، غالب نمبر ۱۹۶۹ء صفحہ ۵۲۳]

مہر نیمروز :

○ ”مہر نیمروز“ کے تعارف (اشارہ* غالب ، صفحہ ۵۲-۵۳) کی اشاعت کے بعد مجھے جناب خلیل الرحمن داؤدی (لاہور) کے ہاں مہر نیمروز کے ایک خطی نسخے^۱ کو دیکھنے کا موقع ملا۔ یہ نسخہ ۶۶ اوراق پر مشتمل ہے (بقدر قلیل ناقص الآخر)۔ کاغذ بہت خستہ ہے جس سے کہنگی کے آثار ظاہر ہیں۔ چمڑے کی جلد ہے جسے دیمک نے بہت کچھ چاٹ لیا ہے۔ تاریخ کتابت شروع اور اخیر میں کہیں درج نہیں۔ ایک دیمک زدہ کاغذ کے پرزے پر موجود اندراج ہے ، جو جلد کے اندرونی رخ چسپاں ہے ، یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ اس کی کتابت معاصر ہے۔ اندراج یہ ہے :

[”فرد انتخاب معانی موضع جہرام پور کہ وہاں علاقہ جگداری ضلع انبالہ بابت سال ۱۸۵۱ء۔“]

اس نسخے کے خط ایک سے زیادہ ہیں لیکن کسی کاتب کے نام کا سراغ نہیں ملتا۔ ابتدائی حصہ ، خصوصیت سے صفحہ اول کے حواشی بخط غالب معلوم ہوتے ہیں۔ ان حواشی کی

۱۔ ”مہر نیمروز“ کے ایک مخطوطے کا تعارف حال میں

سید قدرت نقوی صاحب نے کرایا ہے ، دیکھیے :

ماہ نو ، کراچی جنوری فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۲۶۶-۲۷۱

عبارتیں مطبوعہ سے مختلف ہیں۔ ایک حاشیہ، مطبوعہ کے مقابلے میں زیادہ ہے، یعنی مہر نیمروز (مطبوعہ) میں یہ سرفے سے موجود ہی نہیں۔ اس لیے یہاں ان حواشی کو داؤدی صاحب کے شکریے کے ساتھ درج کیا جاتا ہے :

۱۔ جیفہ جیفہ کردن : نوع از آرائش است کہ تارہای زریں را ریز ریز کردہ بر ہر دو ابروی نشانند۔

۲۔ انگارہ : نقش نا تمام را گویند و آنرا در ہندی خاکا نامند۔

۳۔ ستاک : سین مکسور، ہندی آن کو لیل۔

۴۔ شیدستان : شید یروزن عید بمعنی نور و شیدستان بمعنی نورالانوار۔

۵۔ قدر انداز : آنکہ تیرے خطا نکندہ۔

۱ تا ۴۔ ”مہر نیمروز“ (مطبوعہ) میں علی الترتیب حاشیے کے الفاظ یہ ہیں :

۱۔ ”جیفہ جیفہ کردن ابرو آنست کہ تارہای زریںہ ریزہ ریزہ کردہ برابر و نشانند۔“

۲۔ انگارو، نقش نا تمام ہندی آن خاکا۔

۳۔ ستاک شاخ نورستہ ہندی کو لیل۔

۴۔ شیدستان بمعنی نورالانوار۔

۵۔ ”مہر نیمروز“ (مطبوعہ) میں یہ تو ضیحی عبارت موجود نہیں۔

۶۔ تیر دو کالہ : تیرے کہ خطا کند و بہ ہدف لرسد ابط

* * *

○ ”سہر نیمروز“ کے بارے میں مالک رام صاحب کے حوالے سے اس خیال کا اظہار کیا جا چکا کہ :

”یہ کتاب غالب کی زندگی میں الگ سے ایک ہی مرتبہ چھپی۔“

[اشارہٴ غالب ، صفحہ ۵۳]

لیکن اب مجھے اس میں شبہ ہے۔ مولانا غلام رسول سہر کے حوالے سے میں نے ”سہر نیمروز“ کی ضخامت سے متعلق یہ کوائف درج کیے ہیں :

”۱۱۶ صفحات..... کتاب صفحہ ۱۱۳ پر ختم ہو گئی ہے۔ صفحہ ۱۱۴ پر دو کالمی صحیح نامہ ، اغلاط کتاب ، اور صفحہ ۱۱۵ ، ۱۱۶ پر تیر رخشاں کی منظوم تقریظ اور تاریخ۔“

[اشارہٴ غالب ، صفحہ ۵۳]

پنجاب یونیورسٹی لائبریری (آزاد کلکشن) میں مندرجہ بالا کوائف پر مبنی سہر نیمروز کا ایک نسخہ موجود ہے (دیکھئے کیشلاک نمبر: APCI 28)۔ لیکن یونیورسٹی لائبریری ہی کے شیرانی کلکشن میں ”سہر نیمروز“ کا ایک مختلف نسخہ

۱۔ ”سہر نیمروز“ (مطبوعہ) میں حاشیے کے الفاظ یہ ہیں :

”تیر دو کالہ تیری را گویند کہ بر ہدف نشید و خطا کند ۱۱۳۔“

(کیٹلاگ نمبر S Pe I 13) ، آزاد کلکشن کے نسخے سے اچھے اور روشن خط میں موجود ہے۔ اس کا متن صفحہ ۱۱۲ پر ختم ہو گیا ہے۔ صفحہ ۱۱۳ کا مذکور ہی نہیں۔ صفحہ ۱۱۴ پر ”غلط نامہ“ ہے جس کی پشت (صفحہ ۱۱۵) بالکل خالی ہے۔ یعنی نیر رخشاں کی منظوم فارسی تاریخ انطباع شامل نہیں ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ”غلط نامہ“ مندرجات کے اعتبار سے ہو بہو وہی ہے جو آزاد کلکشن والے ایڈیشن میں شامل ہے !

دونوں نسخے ، سرورق کی اطلاع کے مطابق : ”در فخر المطابع بہ اہتمام بندہ درگاہ حافظ عبداللہ بہ پیرایہ انطباع جلوہ گردش“۔۔۔ دونوں نسخوں کے سرورق پر ”سہر دفتر خاص ولیعہد بہادر ۱۲۶۸ھ“ چھپی ہوئی ہے۔ لیکن سرورق کی جدولیں مختلف ہیں گو مصور (خدا بخش نامی) ایک ہی ظاہر کیا گیا ہے۔ سرورق کی پشت سے اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے۔ شیرانی کلکشن کے نسخے کا پہلا صفحہ پیلدار جدولوں سے مرصع ہے لیکن آزاد کلکشن کے نسخے میں یہ اہتمام نہیں ہے۔ میرا قیاس یہ ہے کہ ”سہر نیمروز“ کا پہلا ایڈیشن حدود تعداد میں چھپا اور جلد لکل گیا۔ ”اطراف و جوانب“ کی فرمائشیں پوری کرنے کے لیے فوراً بعد اسے بھر چھاپنا پڑا۔ ایک صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ غالب کی زندگی ہی میں ان کی اجازت کے بغیر یا ما بعد کسی دوسرے مطبع سے سہر نیمروز کا جعلی ایڈیشن شائع کیا گیا اور اسے ”بمطابق طبع اول“ رکھنے کی کوشش کی گئی ، لیکن پوری طرح اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔

برہان کا مباحثہ :

- ”قاطع برہان“ ، سوالات عبدالکرم ، لطائف غیبی ،
نامہ غالب اور تیغ تیز ، ایک ساتھ بنام قاطع برہان و
رسائل متعلقہ طبع ہوئے ہیں۔“

[قاضی عبدالودود، نقوش، لاہور، غالب نمبر، فروری ۱۹۶۹ء صفحہ ۶، ۷]

دیوان اُردو (غالب) :

دیوان غالب (اُردو) کی دو حالیہ ، اہم اور خوب صورت
اشاعتیں :

- مرتبہ : مولانا حامد علی خان

بہ اہتمام : مجلس یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور

۱۹۶۹ء

- مرتبہ : مالک رام

بہ اہتمام : صد سالہ یادگار غالب کمیٹی ، دلی ، فروری

۱۹۶۹ء

قادر نامہ غالب :

ایک نئی ، اہم اور قابل ذکر اشاعت :

- ترتیب ، تصحیح ، مقدمہ : ڈاکٹر محمد باقر

بہ اہتمام : مجلس یادگار غالب ، پنجاب یونیورسٹی ، لاہور

۱۹۶۹ء

★ سلسلہ باب دوم

تصانیفِ غالب (تعارفاتِ مابعد) :

غالب کے فارسی خطوط :

”اشاریہ غالب“ کے دوسرے باب کی پہلی فصل ”مرتبات و مطبوعات مابعد“ (ص ۹۵-۱۳۳) کے تحت غالب کی نگارشاتِ نظم و نثر پر مشتمل ایسے بارہ، تیرہ مجموعوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو غالب کی وفات کے بعد شائع ہوئے اور جن میں غالب کی نئی چیزیں شامل ہیں۔ ”غالب کے فارسی خطوط“ (Persian Letters of Ghalib) کے نام سے غالب اکوڑسی نئی دہلی نے ۱۸ × ۲۲/۸ سائز کے تقریباً ۱۹۲ صفحات پر مشتمل ایک نیا مجموعہ شائع کیا ہے جس میں غالب کے بیشتر ایسے فارسی خط شامل ہیں جو اب تک کبھی شائع نہیں ہوئے تھے۔ یہ سارے خط غالب کے قیامِ کلکتہ کی یادگار ہیں اور اب نیشنل آرکائیوز آف انڈیا، نئی دہلی میں محفوظ ہیں۔

خطوں کا یہ مجموعہ نیشنل آرکائیوز آف انڈیا کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر جناب ایس۔ اے۔ آئی۔ ترمذی نے مرتب کیا ہے۔ فاضل مرتب نے خطوں کے اصل فارسی متن کے ساتھ ساتھ انگریزی میں ان خطوں کی تلخیص بھی پیش کی ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے ایک مفید تعارف بھی لکھا ہے۔

غالب کی معدوم تصنیفات :

”اشاریہ غالب“ کے دوسرے باب کی تیسری فصل (صفحہ ۱۵۵-۱۷۹) میں جن چار تحریروں کا ذکر ہوا، وہ شخصیات کے اعتبار سے کتاب کے حجم کی رہی ہوں گی۔ ان چار تصانیف کے علاوہ غالب کے خطوں میں ان کی بعض دیگر مختصر نگارشات کا ذکر بھی ملتا ہے، جو اب معدوم ہیں اور دو ورق کے پھیلاؤ سے زیادہ کی نہ رہی ہوں گی۔ ذیل میں اس طرح کی دو معدوم تحریروں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے :

۱۔ سنینِ فارسیہ کا حال (۱۸۹۰ء) :

”سنینِ فارسیہ“ کے بارے میں خلیفہ احمد علی صاحب احمد رامپوری کے نام ایک خط میں جو جنوری سے مارچ

۱۔ اس موقع پر ان بہت سی معدوم نگارشات کا نام مقصود نہیں جنہیں عرف عام میں ”خط“ کہا جاتا ہے۔ مثلاً یوسف مرزا کے نام غالب کے موجود خطوں میں سے چلے خط کا جملہ یہ ہے :
 ”..... میان، میں نے کل خط تم کو بھیجا ہے مگر تمہارے ایک سوال کا جواب رہ گیا ہے، اب سن لو۔۔۔۔۔“

[خطوط غالب، مالک رام، صفحہ ۷۲]

لیکن ”کل“ والا خط اب دستیاب نہیں ہوتا۔ اس طرح کی متعدد مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن یہاں خطوط سے قطع نظر، صرف دیگر نگارشات سے بحث ہے۔

۲۔ خلیفہ شیخ احمد علی صاحب احمد نخلص، والد شیخ نادر علی تقریباً ۱۲۱۹ھ (۱۸۰۵ء) میں پیدا ہوئے۔ رام پور کے اکثر (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۱۸۹۰ء تک کے دوران میں کسی وقت لکھا گیا ، غالب کہتے ہیں کہ :

”...قتیر شب کوہ آپ کا منتظر رہا ۔ آپ تشریف نہ لائے ۔
لچار تقریر کو تحریر کا پیرایہ دے کر ، آپ کی جناب
میں بھیجتا ہوں ۔ سنیں فارسیہ کا حال بسبیلِ اِجال ایک
دو ورقہ پر مندرج ہے ، بنظرِ اصلاح مشاہدہ ہو۔“

[مکاتیب غالب ، مرتبہ عرشی ، صفحہ ۱۱۳]

غالب کے اس خط کی بات اور سنیں فارسیہ سے متعلق ان

(پچھلے صفحے کا بقیہ حاشیہ)

فارسی ادب کے علماء کا سلسلہ ان تک مستہی ہوتا ہے ۔ نواب
خلد آشیان اور نواب عرش آشیان طالبِ ثرابی کی استاد کی بھی
شرف حاصل تھا ۔ خلیفہ صاحب نے جمعرات کے دن ۲۹۔ رمضان
۱۳۰۹ ہجری (۲۸۔ اپریل ۱۸۹۲ء) کو ۹۰ سال کی عمر میں
اپنے مکان واقعہ محلہ ہنگہ آزاد خاں (رام پور) میں انتقال کیا ۔
ان کی فارسی نظم و نثر کا ایک چھوٹا سا مجموعہ ، کتاب خانہ
عالیہ رام پور میں محفوظ ہے ۔“

[عرشی ، مکاتیب غالب ، صفحہ ۱۱۳]

۲۔ ”میرزا غالب رام پور تشریف لائے اور خلیفہ صاحب سے ملاقات
ہوئی تو موخر الذکر نے اثنائے گفتگو میں عرفی کے کلام پر
نکتہ چینی کی۔۔۔ میرزا نے عرفی کی حیثیت کی ، لیکن اس وقت
بھٹ ناتمام رہی اور یہ طے پایا کہ خلیفہ صاحب شب کو
آ کر گفتگو کریں گے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس رات کو
تشریف نہ لے جا سکے ۔ اس لیے میرزا صاحب نے اپنے دلائل
لکھ کر ان کی خدمت میں بھیج دیے۔“

[عرشی ، مکاتیب غالب ، صفحہ ۱۱۳]

کی نگارش کے بارے میں مولانا استیاز علی خاں صاحب عرشی فرماتے ہیں :

”میرزا صاحب کا یہ خط مولوی عبدالحکیم خاں صاحب مدرس فارسی ، مدرسہ عالیہ ، رامپور سے مبلغ ۲۵ روپے میں خریدنا کیا تھا ۔ خیال تھا کہ سنینِ فارسی کی کیفیت پر مشتمل دو ورقہ بھی موصوف الذکر بزرگ کے پاس ہوگا لیکن باوجود تلاش دستیاب نہ ہو سکا ۔“

[حواشی ، مکاتیب غالب ، صفحہ ۱۸۰]

* * *

۲۔ سولہ شعراء کے تراجم (۱۸۶۳ء) :

غالب نے قائم مقام ڈپٹی کلکٹر شہر دہلی مسٹر ریشنگ کی فرمائش پر اپنے سولہ واقفِ حال ہم عصر شعراء کا مختصر حال قلم بند کیا تھا اور جس طور پر قلم بند کیا تھا ، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ ساری تفصیل ایک دو ورق میں آگئی ہوگی ۔ لیکن یہ نگارش ، اب معدوم ہے ۔ منشی ہرکوپال لختہ کے نام غالب کے ایک خط ، روز جمعہ ۹ دسمبر ۱۸۶۳ء سے اس کا سراغ ملتا ہے ۔ غالب لکھتے ہیں کہ بیماری و ناتوانی کے باعث :

”کمشنر و ڈپٹی کمشنر وغیرہ حکام شہر سے ترکِ ملاقات ہے ۔ مگر ڈپٹی کمشنر سے ، کہ وہ مستعم خزانہ ہے ، ہر مہینے ایک بار ملنا ضرور ہے ۔ اگر نہ ملوں تو مختار کار کو تنخواہ نہ ملے ۔ ڈاکرودر صاحب ڈپٹی کلکٹر

چھ مہینے کی رخصت لے کر چھاڑ ہو گئے۔ ان کی جگہ ریشیکن صاحب' مقرر ہوئے۔ ان سے ناچار ملنا پڑا۔ وہ تذکرہ شعرائے ہند' کا انگریزی میں لکھتے ہیں۔ مجھ سے بھی انہوں نے مدد چاہی۔ میں نے سات کتابیں، بھائی

۱۔ اپنے اسی خط مورخہ ۹۔ دسمبر ۱۸۶۳ء کے اخیر میں غالب لکھتے ہیں کہ :

”ریشیکن صاحب، اب عدالت خلیفہ کے جج ہو گئے۔ ڈاکرودر صاحب چھاڑ سے آ گئے۔ اپنا کام کرنے لگے۔ ریشیکن صاحب شہر سے باہر دو کوس کے فاصلے پر جا رہے۔“
نفتہ ہی کے نام ۱۲۔ فروری ۱۸۶۵ء کے ایک خط میں غالب اطلاع دیتے ہیں کہ :

”ریشیکن صاحب پنجشنبے کے دن، ۱۹۔ جنوری سنہ حال کو..... پنجاب کو آئے۔ ملتان یا پشاور کے ضلع میں کہیں حاکم ہوئے ہیں۔ میں اپنی ناتوانی کے سبب ان کی ملاقات تودیع کو نہیں گیا۔“

ریشیکن صاحب لاہور میں بھی ”حاکم“ رہے۔ چنانچہ یہاں ریشیکن روڑ، ان ہی سے منسوب ہے۔

۲۔ تذکرۃ الشعراء کے تعارف میں رجوع کیجیے، مضمون ”میرزا غالب کی خود نوشت۔ مواخ عمری کا ایک ورق“ متعارفہ :

۱۔ مولوی عبدالحق، رسالہ اردو، اورنگ آباد، جولائی

۱۹۲۸ء صفحہ ۳۲۷-۳۲۸

۲۔ اظہار الحق ملک، احوال غالب (آرزو) علی گڑھ

۱۹۵۳ء صفحہ ۲۸-۲۴

۳۔ سعیدہ اویسی، آج کل، دہلی، فروری ۱۹۵۵ء صفحہ

ضیاء الدین صاحب سے مستعار لے کر ، ان کے پاس بھیج دیں ۔ پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ جن شعراء کو اچھی طرح جانتا ہے ، ان کا حال لکھ بھیج ۔ میں نے سولہ آدمی لکھ بھیجے ، بہ قید اس کے ، کہ اب زندہ موجود ہیں اور اس سواد کی صورت یہ ہے :

نواب ضیاء الدین احمد خان بہادر رئیس لوہارو :

فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں ۔ فارسی میں نیر اور اردو میں رخشاں تخلص کرتے ہیں ۔ اسد اللہ خان غالب کے شاگرد ۔

نواب مصطفیٰ خان بہادر ، علاقہ دار جمالگیر آباد :

اردو میں شیفہ اور فارسی میں حسرتی تخلص کرتے ہیں ۔ اردو میں سومن خان کو اپنا کلام دکھاتے تھے ۔

منشی ہرکوپال معزز قالون گو سکندر آباد کے :

فارسی میں شعر کہتے ہیں ۔ قفہ تخلص کرتے ہیں ۔ اسد اللہ خان غالب کے شاگرد ۔

— اصل یہ ہے کہ تذکرہ الکریزی زبان میں لکھا جاتا ہے ۔

اشعار ہندی اور فارسی کا ترجمہ شامل نہ کیا جائے گا ۔

صرف شاعر کا اور اس کے استاد کے نام اور شاعر کے مسکن

و موطن کا نام مع تخلص درج ہوگا ۔“

غرض ، اس انداز پر غالب نے سولہ شاعروں کا حال لکھا ۔

تین کے کوائف بطور نمونہ غالب نے مذکورہ خط میں درج

کہے ، یہ محفوظ رہ گئے ۔ بقیہ تیرہ کے اساء و احوال کی کیفیت کسی اور ذریعے سے معلوم نہیں ہوئی، لیکن غالب قیاس یہ ہے کہ بقیہ تیرہ اصحاب ، غالب ہی کے شاگرد ہوں گے اور ان کے حال میں بھی محض نام ، تخلص ، استاد کے نام اور مسکن و وطن کی صراحت ہوگی ۔

انڈیکس

صفحہ	
۴۲۷	۱ - اسماء الرجال
۴۴۶	۲ - دیوانِ غالب (اردو) مطبوعہ ایڈیشن ، خطی نسخے
۴۴۸	۳ - قصائدِ غالب (مستقل)
۴۵۰	۴ - قصائدِ غالب (متفرق)
۴۵۳	۵ - اسماء الکتاب (علاوہ غالب)
۴۵۷	۶ - رسائل
۴۶۵	۷ - اخبارات
۴۶۷	۸ - مطابع ، ادارے ، انجمنیں ، کتب خانے
۴۷۴	۹ - اسماء اللسان
۴۷۷	۱۰ - اماکن
۴۸۳	۱۱ - اسماء الکتاب (انگریزی)
۴۸۵	۱۲ - اخبارات و رسائل (انگریزی)

"Index-learning turns no student pale,
Yet holds the eel of Science by the tail."

[POPE *The Dunciad. By*, l, 1.279]

اسماء الرجال

آزاد، محمد حسین : ۱۷، ۱۷

۲۸۱، ۳۱۵، ۳۱۶ -

آسی، عبدالیاری : ۲۱۶،

۲۱۸ -

آشوب، دیکھیے : پیارے لال -

آغا الطغtar حسین، ڈاکٹر :

۳۱۷، ۳۲۵، ۳۵۳

۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۲

۳۶۵، ۳۷۷، ۳۷۸ -

آغا حسین، سید : ۲۲۷ -

آغا حیدر حسن : ۱۳۳ -

آغا محمد باقر : ۲۳۵، ۲۷۱ -

آغا محمد حسین : ۱۳۶ -

آغا محمد طاہر دہلوی : ۹۳،

۲۶۳، ۲۶۵ -

آفاق، آفاق حسین دہلوی :

۱۲۳، ۱۲۴، ۱۳۶

۱۳۸، ۲۲۷ -

آل احمد، دیکھیے : سرور

آندوے کے برے تیر، پروفیسر:

۳۶۵ -

الف محدودہ

آذر زوی : ۲۶۹

آرام، شیو لرائی : ۴۹، ۵۵،

۵۷، ۸۳، ۱۲۳، ۱۶۴،

۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷

۱۷۹، ۳۰۲ -

آرہی، اے۔ جے، پروفیسر:

۳۵۴ -

آرزو، مختارالدین احمد، ڈاکٹر:

۱۰۲، ۱۱۱، ۱۳۴

۱۳۵، ۱۷۱، ۱۷۴،

۱۹۹، ۲۰۶، ۲۰۷

۲۱۰، ۲۲۳، ۲۲۵

۲۲۶، ۲۲۷، ۲۳۹

۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۸

۲۵۳، ۳۲۲ -

آزاد، ابوالکلام : ۱۹۹

۲۰۰، ۲۰۵، ۲۶۳

۳۲۶ -

آزاد خان : ۴۲۰ -

احمد علی ، خلیفہ : ۳۱۹ ،
- ۳۲۰

احمد نواز ، ملک : ۲۲ ،
- ۱۶۹

اختر حسین رالہوری ، ڈاکٹر :
- ۳۳۰

ادیب رضوی ، دیکھیے : مسعود
حسن رضوی ، ادیب -

اسپیئر ہرسپول ، ڈاکٹر : ۳۵۴ ،
- ۳۵۶

استاد دامن : ۳۱۰ -

اسٹرانگ : ۳۰۲ -

اسد ملتان : ۲۰۱ -

امیر : ۱۲ -

ایے لیر ، ڈاکٹر : ۳۶۸ -

اشرف علی ، منشی : ۴۶ -

اشرف ، کے - ایم ، پروفیسر :
- ۳۹۳

اشک ، محمد ہادی علی ، مولانا :
- ۳۶

اصغر علی ، شیخ : ۴۱ -

اظہر عباس رضوی ، ڈاکٹر
سید : ۳۵۸ -

اظہر باہوڑی : ۲۲۸ -

اظہارالحسن رضوی ، سید : ۲۲ ،

اظہار الحق ملک : ۲۴۸ ،
- ۳۲۲

آکرلھی ، پرمناکور : ۲۸۹ ،
- ۲۹۱

الف مضمومہ

ابراہیم حنیف ، پیرزادہ : ۲۶۹ -
ابوالقاسم خان ، سرزا : ۱۱۸ ،

- ۱۱۹

ابوالکلیث صدیقی ، ڈاکٹر : ۳۶۵ -
ایو محمد ، سید : ۲۴۵ -

اثر ، محمد علی خان رامپوری :
- ۲۲۸

اجمل خان ، حکیم : ۲۶۶ -

اجین ، ڈاکٹر : ۳۶۸ -

احتشام الدین دہلوی : ۲۰۱ ،
- ۲۴۵

احتشام حسین : ۲۲۸ ، ۲۴۰ ،
- ۳۹۳ ، ۳۱۶

احسان دالیش : ۲۰ ، ۳۱۰ -

احسن ، عبدالشکور ، ڈاکٹر :
- ۵۸ ، ۵۴ ، ۲۳

احسن ساہوڑوی : ۱۷۱ ،
- ۲۷۱

احمد بخش خان (نواب) : ۴۶ -
احمد سعید : ۳۳۰ -

احمد علی احمد ، شیرازی (آغا) :
- ۷۳ ، ۷۴ ، ۷۵

احمد علی ، پروفیسر : ۳۲۱ ،
- ۳۶۲ ، ۳۲۹

- اظہر ، ظہور احمد ، پروفیسر :
۲۰ -
اظہر علی ، ڈاکٹر : ۵۱ -
اعجاز احمد : ۳۷۱ -
اعجاز جاوید : ۲۸۶ -
افتخار احمد صدیقی ، ڈاکٹر :
۲۰ -
السر اسروہوی ، صدیقی :
۲۰۲ -
افضل صدیقی : ۲۰۲ -
اقبال (علامہ) : ۳۳۵ ، ۳۳۱ ،
۳۸۵ ، ۳۹۳ -
اقبال احمد خان ، پروفیسر :
۲۰ ، ۲۱ -
اتحاد حسن ، ڈاکٹر : ۳۲۶ ،
۳۶۱ -
اکبر ، جلال الدین : ۵۳ -
اکبر حیدری ، سر : ۲۶۲ -
اکبر علی خان : ۱۹ ، ۵۱ ،
۶۱ ، ۶۵ ، ۱۰۸ ، ۱۱۷ ،
۱۳۹ ، ۱۴۲ ، ۱۵۳ ،
۱۹۲ ، ۲۰۲ ، ۲۶۵ ،
۲۷۸ ، ۳۰۹ -
اکرام ، شیخ محمد : ۱۰۳ ، ۱۰۷ ،
۱۲۲ ، ۲۰۰ ، ۲۰۲ ،
۲۶۷ ، ۲۶۸ ، ۳۱۱ -
الکن ، لارڈ : ۳۰ ، ۳۱۳ ،
- الیاس بیگ : ۳۱۶ -
امام زین العابدین (حضرت) :
۳۳ -
امجد علی ، ایس : ۳۴۹ -
امداد صابری : ۵۰ -
امو جان : ۷۹ ، ۸۲ -
امیر امام ، ایس - ایم : ۳۵۸ -
امیر نمر : ۵۳ -
امین خراسانی : ۳۳۰ -
انوارالحق پرواز : ۲۰ -
انوارالحق ، مفتی محمد : ۱۰۱ ،
۱۰۲ -
انیس فاروقی : ۳۲۷ -
ایڈورین ریچ : ۳۷۲ -
ایس۔ اے۔ الیون : ۱۰ -
ایل - کارڈن پولواسکیا : ۳۸۵ ،
۳۹۲ -
ایم۔ اے۔ شاہ (مسز) : ۱۸۳ ،
۱۹۳ -
ایم۔ حسن : ۳۳۵ -
ایمزہ ہریکارنا : ۳۸۵ ، ۳۹۳ ،
۳۹۵ -
ایمزہ کلیوٹ : ۳۳۸ ، ۳۸۰ ،
۳۸۳ ، ۳۸۸ ، ۳۹۱ ،
۳۹۲ -
ای۔ سیف ، ڈاکٹر : ۳۶۸ -
اے۔ اے۔ حمید : ۳۲۸ -

بلوچ ، ایس ۔ کے : ۳۳۰

- ۳۳۱

بھاری لال : ۶۸ -

بی بی رشیدہ بھوپالی : ۱۰۱ -

بیٹاب : ۲۵۰ -

بے خبر ، خواجہ غلام غوث :

- ۱۴۳ ، ۱۴۳

بیدل : ۱۲ ، ۳۶۱ ، ۳۶۲

- ۳۹۳

بیدلنیر (Baidelaire) : ۳۳۵ -

پ

پاگڑی ، ستر مادھوراؤ : ۳۱۵ -

پرتھوی چندر : ۱۵۳ ، ۲۶۹

- ۳۱۳

پرسبول اسپئر ، دیکھیے :

اسپئر پرسبول.....

پریم جوہری (سن) : ۳۴۲ -

پشکن : ۳۹۳ -

پیارے لال (آدوب) : ۵۹ ،

- ۲۳۶

پے لا ، ایم ۔ موسیو : ۳۶۶ -

ت

تاہان ، نواب شجاع الدین احمد

خان : ۲۶۳ -

تھیل حسین مرچنٹ : ۳۰۰ -

تھین سروری : ۳۱ ، ۸۳

- ۲۲۹ ، ۲۳۶

اے۔ ہارینخوف : ۳۸۶ -

اے۔ ہاؤسانی : ۳۵۷ ، ۳۶۰

- ۳۶۱ ، ۳۶۲ ، ۳۹۳ -

اے۔ دیباخوف : ۳۸۵ -

اے۔ سکاچف : ۳۸۵ ، ۳۸۸

- ۳۹۳ ، ۳۹۳

ب

بارکر ، عبدالرحمان : ۳۶۹

- ۳۷۳

باتر علی خان : ۸۵ -

ہاؤسانی ، دیکھیے :

اے۔ ہاؤسانی -

بجنوری ، عبدالرحمان : ۱۳

- ۱۰۱

بخش الدین مارہروی ، شیخ :

- ۴۸

برکاتی ، منظور الحسن : ۲۴۶ -

برقی ، ضیاء الدین احمد : ۲۲۹ -

بریان ، محمد حسین تبریزی :

- ۳۴۹ ، ۶۳

بشیر حسین شہای (علیگ) : ۲۰

- ۲۱

بشیر ، مرزا محمد : ۱۸۳

- ۱۸۷

بلگرامی ، شیخ لطیف احمد :

- ۹۳

جلیل الصاری : ۳۳۳ -
جنون ، عبدالجلیل ، قاضی :

- ۵۶

جوان بخت : ۲۵۹ -

جون ڈون : ۳۴۰ -

جون کلانو روم : ۳۳۳ -

جویر ، جواہر سنگھ : ۶۸ -

جوہر (جوہر) مدعلی ، مولانا : ۱۲۱ -

۱۴۶ ، ۲۰۰ ، ۲۰۲ -

جہاں بانو بیگم نقوی : ۲۰۳ -

جیلانی کامران : ۳۲۶ -

ج

جنر جی سونی کمار : ۲۸۷ -

جغتائی ، عبدالرحمن : ۱۳ -

- ۲۶۸

چھج مل ، دیکھوے : کھنری ،

چھج مل -

چیلشیف ، وای۔ پی : ۳۸۲ -

- ۳۹۱ ، ۳۹۵ -

ح

حارث ، ایم۔ اے : ۳۲۵ -

حالی ، الطاف حسین : ۶ ، ۷ ، ۸ -

۱۳ ، ۱۷ ، ۳۷ ، ۷۳ -

۹۲ ، ۱۷۶ ، ۱۷۸ ، ۱۷۹ -

۲۰۳ ، ۳۳۷ ، ۳۳۸ -

- ۳۸۵ ، ۳۹۲ ، ۳۹۳ -

حسین ، محمد حسین خان : ۷۹ -
ترمذی ، ایس۔ اے۔ آی :

- ۳۱۸

تسلیم ، امیر اللہ : ۳۶ ، ۶۴ -

تقد ، منشی برگویال : ۵۵ ،

۵۶ ، ۵۷ ، ۱۶۳ ، ۱۶۶ -

۳۰۲ ، ۳۰۷ ، ۳۲۱ -

- ۳۲۳

تفسیر النعیم (مس) : ۲۳۰ -

تفضل حسین خان ، خیر آبادی :

۱۵۹ ، ۱۶۱ -

تمکین کاظمی : ۲۶۷ -

تھامس ٹنٹر سنس : ۳۷۲ -

ٹ ، ث

ٹیکور ، راجندر ناتھ : ۲۹۰ -

ٹیلر ڈاٹ ، جین ، ڈاکٹر : ۳۶۷ -

- ۳۶۸

ٹائب ، (صحاب الدین مرزا) :

- ۳۱ ، ۳۵

ج

جان لازلی : ۳۰ -

جاوید امیر ، ایس : ۳۴۰ -

جلیل قدوائی : ۲۶۹ -

جلیل احمد ناخدا : ۳۲۰ -

جلیل الدین احمد : ۳۳۳ -

جلیل الدین ، سید : ۱۶۰ -

- حامد حسن ، دیکھیے : دادوی
حامد حسن -
حامد علی خان ، مولانا : ۳۱۷ -
حامد گلیام : ۳۸۹ -
ح. دارپوش : ۳۳۸ ، ۳۳۷ -
حزین الدھیالوی : ۳۳۲ -
حسام الدین حیدر خان بہادر :
۳۸ -
حسرت موہانی : ۳۲ ، ۲۰۳ ،
۲۲۹ ، ۲۹۹ -
حسن طارق : ۳۰۰ -
حسن نظامی : ۱۸۳ ، ۱۸۶ ،
۲۰۳ -
حسن یحوی : ۳۳۲ -
حسین علی خان : ۸۵ -
حسین مرزا : ۱۹۷ -
حقیق عباسی : ۲۳۶ -
حقیق ہوشیار پوری : ۲۷۷ -
حقیر ، منشی نبی بخش : ۵۵ ،
۵۷ ، ۱۲۳ ، ۱۲۳ -
حمید احمد خان ، پروفیسر : ۸۷ ،
۱۰۳ ، ۳۳۲ -
حنیف رامے : ۲۶۹ -
- خ
- خالد حسن : ۳۰۰ -
خاور ، عبد اللہ : ۳۲۳ -
خدا بخش (پشہ) : ۳۳ -
- خدا بخش (مصور) : ۳۱۶ -
خلیق العجم : ۵۰ ، ۷۹ ، ۹۰ ،
۱۲۹ ، ۲۲۵ ، ۲۲۶ ،
۲۲۷ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹ ،
۲۳۰ ، ۲۳۱ ، ۲۳۲ ،
۲۳۳ ، ۲۳۴ ، ۲۳۵ ،
۲۳۶ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ،
۲۵۱ ، ۲۵۲ ، ۲۵۳ ، ۲۵۴ -
خلیل ، مجد ابراہیم : ۲۰۳ -
خواجہ احمد اللہ : ۳۰۰ -
خواجہ ایم۔ آصف : ۳۳۳ -
خواجہ بدرالدین خان (خواجہ
امان دہلوی) : ۱۱۱ -
خواجہ حسن نظامی ، دیکھیے :
حسن نظامی -
خواجہ مجد حسن : ۳۰۰ ،
۳۰۱ -
خورشید الاسلام ، ڈاکٹر :
۳۵۳ ، ۳۵۶ ، ۳۵۸ ،
۳۹۳ -
خورشید زہرا : ۲۲ ، ۲۶۹ -
خیر چوہدری : ۱۸۷ -

د

- داؤدی ، خلیل الرحمن : ۲۰ ،
۶۱ ، ۶۹ ، ۷۲ ، ۷۶ ،
۱۳۱ ، ۲۰۶ ، ۲۱۷ -

- ۲۳۱ ، ۲۳۵ ، ۲۳۷
۲۳۹ ، ۲۵۱ ، ۲۵۳
۲۵۳ ، ۲۶۶ ، ۲۳۲
۳۱۳ ، ۳۱۴
داؤد رہبر ، ڈاکٹر محمد : ۲۳۰
۳۶۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۲
دناسی ، دیکھیے : گزین دناسی
درکا پرشاد : ۳۹۴
درویش (شری) : ۲۸۸ ، ۲۹۰
۲۹۱
دستوی ، شیرالحق : ۲۰۴
دلشاد کلانچوی : ۳۰۰
۳۰۱ ، ۳۵۲
دینا ناتھ : ۳۲۰
ڈ ، ڈ
ڈبلیو۔ ایس۔ مردن : ۳۷۲
ڈکروڈر : ۳۲۱ ، ۳۲۲
ڈیوڈرے : ۳۷۲
ڈاکٹر حسین ، ڈاکٹر : ۲۶۸
ڈکا ، حبیب اللہ ، منشی : ۱۳۷
۱۳۳ ، ۱۳۴
ڈکا ، خوب چند : ۱۹۹
ڈکی : ۲۵۲
ذوق : ۸۱ ، ۸۲ ، ۲۰۸
۲۵۹
ر
راین سن ، پرویسر : ۳۶۹
راشدی ، پیر حسام الدین : ۱۹
راقم (دہلوی) : ۲۳۸
والف رسل : ۳۵۳ ، ۳۵۴
۳۵۵ ، ۳۵۶ ، ۳۵۷
۳۵۸
رام موہن رائے ، راجہ : ۲۸۹
رتن ، ہنس راج ، دیکھیے :
ہنس راج رتن
رحمن پرووی ، دیکھیے :
محمد جانف
رحمت علی ، خان چادر ، سید :
۲۵۴
رحیم بیگ میرٹھی ، مرزا : ۷۰
رخشداد کلیم : ۳۳۸
رنا ہمدانی ، سید محمد اسماعیل :
۱۳۲
رسل دیکھیے : والف رسل
رشید احمد صدیقی : ۱۳۵
رشید انور : ۳۱۱ ، ۳۱۲
رشید حسن خان : ۲۷۹
رشیدہ - ٹیم سیمیں : ۳۱۰
رضا ہمدانی : ۲۸۵ ، ۳۰۸
رضوان (میرزا شمشاد علی بیگ)
۳۱ ، ۶۶ ، ۶۸
رعنا ، محمد مردان علی خان :
۳۶ ، ۲۳۷
رغمت حسن ، ڈاکٹر : ۳۳۹

- رعت ، مبارز الدین : ۲۳۰ -
 رفیع الدین ہاشمی : دیکھیے :
 ہاشمی ، رفیع الدین -
 رفیق خاور : ۲۸۲ ، ۳۴۳ -
 رؤفہ شیخ : ۳۱۱ ، ۳۱۲ -
 ریاض ، سجاد احمد : ۲۸۴ -
 ریڈ کتب ، جین (مس) : ۳۵۵ -
 ریڈ ، ہنری اسٹورٹ : ۱۶۳ ،
 ۱۶۵ ، ۱۶۶ ، ۱۶۷ ،
 ۱۶۹ ، ۱۶۹ -
 ریشیگن : ۳۲۱ ، ۳۲۲ -

ز

- زاہد ، مختار احمد : ۳۰۸ -
 زاہدہ امجد علی ، ڈاکٹر : ۳۴۱ -
 زرنہ بلوچ : ۳۰۹ -
 زلفیہ : ۳۸۳ -
 زور ، عی الدین قادری :
 ۲۷۱ -
 زیدی ، بشیر حسین : ۱۱۶ -
 زیتون عمر : ۳۵۹ -
 زین العابدین خان ، سید : ۱۱۳ -
 "زینو" (ZENO) : ۳۳۲ -

س

- سالک : ۶۹ ، ۴۱ -
 سامین ڈکھی : ۳۵۵ -
 ست گنگولی : ۲۸۷ ، ۲۸۸ ،
 ۲۹۴ ، ۲۹۴ -
 ستیش ، گجہل : ۳۲۷ -
 سٹین ، ایس۔ سی : ۳۵۵ -
 سجاد باقر رضوی ، پروفیسر :
 ۲۳ -
 سجاد مرزا : ۹۳ -
 سخی احمد ہاشمی ، ڈاکٹر :
 دیکھیے : ہاشمی ، سخی احمد -
 سراج الدین احمد ، مولوی :
 ۱۱۸ ، ۳۱ -
 سراج الدین علی خان : ۱۵۰ -
 سرخوش ، شیر محمد : ۹۳ ،
 ۲۲۹ -
 سر سید ، دیکھیے : سید احمد
 خان ، سر -
 سرفراز حسین ، میر : ۳۶ -
 سرور (تذکرہ عملہ) : ۱۹۹ -
 سرور ، آل احمد : ۱۵۳ ،
 ۲۵۳ ، ۳۹۳ -
 سرور ، وجب علی بیگ : ۱۱۱ -
 سرور ، عبدالغفور : ۵۳ -
 سروری ، عبدالقادر : ۲۶۹ -
 سری رام ، لالہ : ۲۱۵ -
 سعادت علی ، محمد : ۷۳ -
 سعادت علی (میر) منشی سید :
 ۳۱ ، ۶۸ ، ۷۱ ، ۱۲۱ -

سید چند ، منشی : ۱۱۳ -
سوتھن پری ، جارج ، پروفیسر : ۹ -

ش

شاد ، (عظیم آبادی) : ۲۳۳ -
شادان ہنگراسی : ۵۴ -
شادان ، کاظم علی : ۲۲۵ -
شاکر ، مولوی عبدالرزاق :
۱۲ ، ۹۹ ، ۲۳۷ -
شائنی رحمن ، بھٹا چارہ :
۲۸۵ ، ۲۹۵ -
شاء علی ، ڈاکٹر سید : ۳۸۵ -
شرف جان پلا تووا : ۳۸۷ ،
۳۹۱ -
شروانی ، حکیم محمد مصیب عبدالرحمن ،
صدر بار جنگ : ۴۳ ،
۱۲۰ -
شمس ہریلوی : ۲۳۰ -
شمس علوی ، محمد حسین :
۲۷۲ -
شمل ، ڈاکٹر این ۔ میری :
۳۷۲ ، ۳۷۳ -
شمیم احمد : ۳۵۱ -
شمیم ، اے ، پرزادہ : ۳۴۰ -
شنوڑانی ، سید فضل عباس :
۳۳۱ -
شوق ، عبدالرحمن : ۲۷۱ -

سمدی ، شیخ : ۱۷۷ -
معید انیس : ۳۵۰ -
معیدہ اوہمی : ۳۲۲ -
مکسینہ ، رام بابو : ۳۳۹ -
سلطان محمد چادر : ۵ -
سلطان احمد علی : ۳۹۳ -
سلیم کاشر : ۳۱۰ ، ۳۱۱ ،
۳۱۲ -
سنتوش ، جی ۔ آر : ۳۲۷ -
سورق ، عبدالرحمن : ۲۹۸ -
سوزان : ۲۳۸ -
سولا : ۳۶۸ -
سولیر نو : ۳۶۲ ، ۳۶۳ -
سویدا ، حکیم محمد نبی جہاں :
۲۶۶ ، ۳۹۹ -
سہا ، مجددی (علیگ) ، مولانا :
۲۰۳ -
سہا ، محمد میران : ۱۴۳ -
سہیل اختر : ۳۴۳ -
سیاح ، میان داد خان : ۶۶ ،
۶۸ -
سیتھلی داس : ۵۱ -
سید احمد خان ، سر : ۶ ،
۲۹۰ -
سید حسن : ۳۴۹ -
سید سجاد ، ڈاکٹر : ۸۴ -
سید محمد خان چادر : ۷۷ -

- شوق قدوائی ، منشی احمد علی :
۲۶۲ ، ۲۶۳ ، ۲۶۴ -
- شوکت : ۱۲ -
- شوکت سبزواری ، ڈاکٹر : ۳۸۵ -
- ۳۹۲ -
- شہاب الدین رحمت اللہ : ۳۲۵ -
- شہاب الدین ، مرزا ، دیکھیے :
ثاقب -
- شہاب ، سمعد حسن : ۳۰۲ -
- شہابی ، انتظام اللہ ، مفتی :
۱۸۳ ، ۱۹۳ -
- شہر یار قوی ، ڈاکٹر : ۳۵۰ -
- شیدا : ۲۰۳ -
- شیر افکن : ۲۲ -
- شیفہ ، (نواب) مصطفیٰ خان
حسرتی : ۱۷ ، ۵۳ ، ۱۳۹ -
- ۳۲۳ -
- صدیق ، حبیب احمد : ۲۳۷ -
- صدیقی ، عبدالستار ، دیکھیے :
عبدالستار صدیقی ، ڈاکٹر -
- صفیر خان : ۱۸۹ -
- صفدر مرزا پوری : ۲۰۰ -
- ۲۰۳ ، ۲۳۱ ، ۲۳۷ -
- ۲۳۸ -
- صفیر بلگرامی : ۱۳۲ ، ۱۷۰ -
- ۱۷۱ ، ۱۷۳ ، ۲۳۱ -
- صلاح الدین خدا بخش : ۳۳۰ -
- صوفی تبسم ، غلام مصطفیٰ :
۳۱۰ -
- صوفی عبدالقدیر نیاز : ۳۲۵ -
- ۳۲۶ -
- صوفی منبری : ۱۳۲ ، ۱۳۳ -
- صوفیہ سعدیہ : ۳۲۵ ، ۳۳۱ -
- صہبا لکھنوی : ۳۹۰ -

ض

- ضہیر مرزا : ۲۷۸ -
- ضیا احمد رضوی : ۲۰ -
- ضیاء الدین احمد خان ، ڈاکٹر ،
مولوی : ۱۱۰ ، ۱۱۱ -
- ۱۱۲ ، ۱۳۰ ، ۱۳۱ -
- ضیاء الدین احمد خان ، نواب ،
دیکھیے : نیر بخشاں -
- ضیاء اللہ خان راسپوری : ۲۳۲ -
- ضوائی ، بشیر حسین (علیگ) ،

ص

- صابر ، اللہ تہ : ۳۱۱ -
- ۳۱۲ -
- صاحب عالم مارہروی : ۳۹ -
- ۱۷۰ ، ۱۷۱ -
- صادقین : ۲۶۹ -
- صالحہ عرشی : ۳۰۹ -
- صديق کلیم : ۳۳۰ -
- صدیقی ، ایچ۔ اے۔ : ۳۳۵ -

دیکھیے: بشیر حسین ضیائی۔

ضیغم حسین: ۲۱۔

ط، ظ

طالب دہلوی، ثواب عبداللہ

احمد خان: ۲۰۱، ۲۰۵

- ۲۶۳

طالع یار خان: ۱۶۰، ۱۶۱۔

طاہر فاروقی، دیکھیے: فاروقی،

پرویسر محمد طاہر۔

طہان، مرزا احمد بیگ خان:

- ۱۱۸

ظ - انصاری: ۲۸۰، ۳۸۱

- ۳۸۲، ۳۹۳، ۳۱۱۔

ظفر، بہادر شاہ: ۵۳۔

ظہور الدین علی، مولوی: ۶۲،

- ۱۶۲، ۱۶۰۔

ظہیر الدین احمد: ۲۰، ۲۱۔

ظہیر دہلوی، ظہیر الدین:

- ۸۱، ۸۲۔

ع

عابد حسین، ڈاکٹر: ۳۹۲۔

عابد، عابد علی، سید: ۳۷۔

عابدہ شاہ: ۳۱۹۔

عابدی، علی مصطفیٰ سامانی:

- ۱۰۵

عابدی، وزیرالحسن، سید: ۷۷

۳۹، ۳۳، ۵۱، ۷۷

۶۹، ۷۲، ۷۶، ۱۰۳

۱۰۵، ۱۰۷، ۱۵۹

۱۶۲، ۱۶۳، ۲۰۵

۲۱۳، ۲۳۲، ۲۶۶

- ۲۷۷، ۳۱۲۔

عارف شاہ گیلانی، سید، ڈاکٹر

- ۳۲۳، ۳۲۹۔

عارف لکھنوی، ثواب خاقان

حسین خان: ۱۳۷۔

عارفہ پروین: ۳۲۲۔

عالی ہمدانی، سید شاہ علی

حسین: ۱۳۲۔

عبادت بریلوی، ڈاکٹر: ۲۰،

- ۲۲۸، ۲۷۲۔

عباس بیگ، سہا: ۳۳۔

عبدالاحد، سوانوی: ۹۲۔

عبدالحق، مولوی: ۸۵،

۱۱۷، ۱۲۳، ۱۳۸

- ۲۳۲، ۲۳۳، ۳۲۲۔

عبدالحمید خان، مولوی: ۳۲۱۔

عبدالحمید حکیم: ۱۹۱، ۳۵۳۔

عبدالرحمن خان: ۳۲۹۔

عبدالرحمن، محمد: ۸۰۔

عبدالرزاق، محمد، مولوی:

- ۱۱۰، ۱۱۲، ۲۰۶۔

عبدالله انور نیک : ۳۲۸ / ۳۲۰ -
عبدالله ، حافظ : ۵۲ / ۳۱۶ -
عبدالله ، ڈاکٹر سید : ۲۶۶ /
۳۳۱ -

عتیق حدیقی : ۲۳۹ -

عثمانی ، شریف الحسن : ۲۵۰ -
عرشی ، امتیاز علی خان : ۵۰

۱۹ / ۳۱ / ۳۳ / ۳۵

۵۱ / ۶۵ / ۷۴ / ۸۶

۱۰۲ / ۱۰۸ / ۱۱۳

۱۱۳ / ۱۱۵ / ۱۱۶

۱۱۷ / ۱۲۵ / ۱۲۶

۱۲۷ / ۱۲۸ / ۱۲۹

۱۳۰ / ۱۴۲ / ۱۸۳

۱۹۱ / ۱۹۲ / ۲۰۰

۲۰۵ / ۲۰۷ / ۲۰۸

۲۰۹ / ۲۱۰ / ۲۱۱

۲۱۲ / ۲۵۰ / ۲۵۱

۲۵۲ / ۲۵۷ / ۲۵۹

۲۶۰ / ۲۶۵ / ۲۶۶

۲۶۷ / ۲۷۶ / ۳۰۷

۳۰۸ / ۳۰۹ / ۳۲۰

۳۲۱ -

عرفی : ۳۲۰ -

عزیز احمد ، پروایسر : ۳۷۳ -

عزیز ، سرزا یوسف علی خان :

۳۱ / ۶۸ -

عبدالصبار حدیقی ، ڈاکٹر : ۷۳

۷۴ / ۱۱۰ / ۱۱۱ / ۱۲۲

۱۳۰ / ۱۳۱ / ۱۳۲

۱۵۲ / ۲۰۶ / ۲۲۳

۲۳۳ / ۲۳۹ / ۲۷۱ -

عبدالشکور ، دیکھیے : احسن ،

عبدالشکور ، ڈاکٹر -

عبدالطیف ، ڈاکٹر : ۲۶۳

۲۶۷ / ۳۲۱ / ۳۲۸

۳۱۱ -

عبدالطیف ، منشی (ابن حقیر) :

۱۲۳ -

عبدالعزیز : ۳۲۸ -

عبدالعزیز ، دیکھیے : نجد

عبدالعزیز ، ڈاکٹر -

عبدالغفور ، چوڈری : ۸۷ -

عبدالغفور ، سید : ۷۷ -

عبدالقادر ، شیخ : ۲۶۸ / ۳۲۸

۳۲۹ -

عبدالموسى نقوی : ۲۰۷ -

عبدالوہید ، ڈاکٹر : ۳۳۱ -

عبدالودود ، قاضی : ۳۳ / ۵۰

۷۵ / ۸۵ / ۱۰۲ / ۱۲۰

۱۳۳ / ۱۳۹ / ۱۵۰

۱۵۱ / ۲۰۷ / ۲۲۵

۲۳۱ / ۲۳۹ / ۲۸۸

۲۸۹ / ۳۱۷ -

غلام اطراالدین : ۴۸ -

غلام نجف خان بہادر ، حکیم :

- ۴۹ ، ۴۶

غسکین : ۲۳۲ ، ۲۳۴ -

غوث علی شاہ قلندر : ۱۹۹ -

ف

فاروق ارگلی : ۲۵۲ -

فاروق ، سید محمد شاہ پوری :

- ۲۵۲

فاروق ، خواجہ احمد ، ڈاکٹر :

۲۰۸ ، ۲۰۹ ، ۲۱۰

۲۳۴ ، ۲۴۵ ، ۲۵۶

۳۶۵ ، ۳۶۷ ، ۳۶۹

- ۳۹۳

فاروق ، عباد اللہ : ۳۲۸ -

فاروق ، فضل اللہ : ۴۴ -

فاروق ، محمد طاہر ، پروفیسر :

- ۳۵۲

فاروق ، نثار احمد : ۱۸۳ ، ۱۸۸

- ۲۱۳ ، ۲۳۵

فاضل زیدی : ۲۱۳ -

فاضل ، عبدالرشید : ۲۷۸ -

فاضل لکھنوی ، سید مراد علی

حسین : ۲۰ ، ۳۶ ، ۳۷

۴۱ ، ۵۱ ، ۴۵

۸۸ ، ۹۱ ، ۱۷۳ ، ۲۱۳

- ۲۱۴ ، ۲۳۵ ، ۲۵۲

عسکری ، مرزا محمد : ۲۷۱ -

علائق ، علاؤ الدین احمد خان :

۷ ، ۱۸ ، ۶۵ ، ۱۷۷ -

”علم دوست“ : ۲۳۹ -

علی اصغر ، ڈاکٹر : ۳۴۷ -

علی بخش خان ، مرزا : ۴۶ ،

- ۳۸ ، ۴۷

علی بخش خان حبیب آبادی :

- ۱۴۶

علی جواد زیدی : ۴۱۱ -

علی سردار جعفری : ۲۶۹

۳۱۳ ، ۳۷۶ ، ۳۹۲ -

علی کرم اللہ وجہہ (حضرت) :

- ۴۴

علی ہاشم : ۲۳۴ -

غ

غالب ، (محمد) امدا تہ خان : ...

غضنفر علوشیف : ۳۸۵ ، ۳۹۱

- ۳۹۲

غفوروف ، ای - جی : ۳۸۳

- ۳۹۳

غفوروف ، عبداللہ جان : ۳۷۹

۳۸۰ ، ۳۸۷ ، ۳۹۱

- ۳۹۳

غلام بابا خان ، میر : ۶۶ -

غلام رضا خان ، حکیم : ۴۱ -

- قدسی : ۱۰۶ -
قدوائی ، دیکھئے : جلیل قدوائی -
قدیر رئیس ، ڈاکٹر : ۳۸۱ -
قیصر بھوپالی : ۱۰۱ -

ک

- کامل ، مرزا بانو علی خان : ۴۱ -
کاؤل ، جے۔ ایل : ۳۲۳ -
کاؤلٹ پٹری ڈی لا ہاسٹید ڈھسٹہ ،
برونہسر : ۳۶۵ -
کرامت ہمدانی ، سید شاہ کرامت
حسین : ۱۳۲ -
کراؤن ، مسز ہونی : ۳۷۱ -
۳۷۲ -
کریم الدین بانی بقی : ۲۶۶ -
کریم بخش ، مولوی محمد : ۱۶۹ -
کاب علی خان : ۱۱۳ ، ۱۱۴ -
۱۱۶ -
کلیا غینا کوثر الہیات : ۳۸۶ -
کوثر انصاری : ۳۶۲ ، ۳۸۲ -
۳۱۲ -

- کولن ڈیوڈ : ۳۲۵ -
کھتری ، چھج ملی : ۳۳ -
کوبرانان : ۳۵۵ -
کے۔ جے۔ احمد : ۳۳۸ -
کھنی ، احمد عزیز ، سید ؛
۲۳۱ -

- قائی : ۲۳۲ -
فخر الدین ، میر : ۳۰ ، ۶۸ ،
۹۰ -
فرابی ، ابونصر : ۸۵ -
فرخ جلالی : ۲۳۶ ، ۲۳۹ -
فرخ حیدر : ۲۳۶ -
فرخ مرزا ، نواب ، سر : ۱۳۷ ،
۲۷۸ -
فکری سلطان پوری : ۲۱۳ -
فرمان فتح پوری ، ڈاکٹر :
۲۰ ، ۲۱۳ ، ۳۶۵ -
فلپس ، سی۔ برونہسر : ۳۵۴ -
۳۵۵ -
فلر ، میجر : ۵۹ ، ۶۰ -
فوجدار محمد خان ، میان : ۱۰۱ -
فیاض نیازی : ۱۸۳ ، ۱۹۳ -
فیض احمد فیض : ۳۳۱ ،
۳۸۵ ، ۳۹۲ -
فیضان دالشی : ۲۱۳ -

ق

- قآنی : ۳۴۷ -
قادر ، حامد حسن : ۲۱۴ -
۲۶۸ -
قاسم علی : ۸۱ -
قادر بلگرامی : ۵ ، ۹۳ -
قندت نقوی ، سید : ۲۰ ، ۳۱۳ -

- لکشی پای : ۳۲۷ -
 لئیق بابری ، ڈاکٹر : ۳۳۸ -
 ۳۳۵ ، ۳۶۶ -
 لیلیان نذرد (سی) ۳۶۵ -

م

- مارک سٹریٹنگر : ۳۷۲ -
 مالک رام : ۵ ، ۳۲ ، ۳۳ -
 ۳۵ ، ۳۲ ، ۳۳ ، ۳۸ -
 ۵۰ ، ۵۳ ، ۵۷ ، ۶۳ -
 ۶۷ ، ۶۹ ، ۷۱ ، ۷۳ -
 ۷۷ ، ۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰ -
 ۸۳ ، ۸۵ ، ۸۶ ، ۹۷ -
 ۱۱۰ ، ۱۱۱ ، ۱۱۲ -
 ۱۱۵ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳ -
 ۱۳۳ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲ -
 ۱۳۳ ، ۱۳۵ ، ۱۵۲ -
 ۱۵۳ ، ۱۶۸ ، ۱۷۰ -
 ۲۰۰ ، ۲۰۸ ، ۲۱۵ -
 ۲۱۶ ، ۲۵۳ ، ۲۶۹ -
 ۲۷۱ ، ۳۹۳ ، ۳۹۹ -
 ۴۰۱ ، ۴۱۰ ، ۴۱۱ -

- ۴۱۵ ، ۴۱۷ ، ۴۱۹ -
 ماندوے ، ڈاکٹر : ۳۶۸ -
 مایا گیت : ۲۸۸ ، ۲۹۲ -
 مقین الرحمن مرتضیٰ : ۲۰ -

- کیفی ، دلتا ریم ، پنڈت : ۲۱۵ -
 ۲۵۲ -
 کیچین ، منہو : ۱۷۱ -
 ۱۷۳ ، ۱۷۴ -
 کینٹول اسٹو ، پروفیسر :
 ۳۶۹ -

ن

- نارین دتاسی : ۱۶۴ ، ۳۶۴ -
 نرجم بیلی : ۳۵۳ -
 نگرے تیر ، پروفیسر : ۳۶۶ -
 ننگور ، دیاکشن : ۳۱۴ -
 نوپال متل : ۲۷۹ ، ۳۸۳ -
 نوکل چند : ۵۱ -
 نوپر ہوشیارپوری : ۲۸۳ -
 ۲۸۴ -
 نیان چند ، ڈاکٹر : ۱۰۳ ،
 ۲۰۳ -
 کیٹے : ۲۹۰ -
 کیلانی ، اے۔سی۔ ایس۔ ڈاکٹر،
 دیکھے : عارف شاہ کیلانی -

ل

- لاکومب ، ڈاکٹر ، ایم :
 ۳۶۶ -
 لطیف الزمان خان ، پروفیسر :
 ۲۰ -

- مجموع تافلی : ۳۳۷ -
 محمود شام : ۳۷۳ -
 محمود علی خان : ۲۶۸ -
 مختار زمین : ۳۳۱ -
 مخلص : ۵۱ -
 محمود سعیدی : ۲۷۹ -
 مذبذب بدایونی : ۲۳۶ -
 مرتضیٰ حسین ، دیکھیے :
 فاضل لکھنوی -
 مرتضیٰ حسین ، ایس : ۳۳۱ -
 مرزا ادیب : ۲۷۲ -
 مرزا حدید : ۳۱۰ -
 مرزا رسوا : ۳۸۱ -
 مرزا ، لغزو ، مرزا فتح الملک
 غلام فطوالدین : ۵۲ -
 مرزا یوسف : ۳۸ ، ۳۱۹ -
 مرزو ترسنزاد : ۳۸۳ -
 مسعود امجد علی : ۳۳۶ -
 مسعود حسن رضوی ادیب :
 ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۱۲۱ ،
 ۲۱۶ -
 مسعود عالم ندوی : ۳۰۹ -
 مسلم ضیاء : ۳۳ ، ۲۳۷ -
 مشایخ فریدی : ۳۳۸ -
 مشرف انصاری ، پروفیسر : ۲۰ ،
 ۲۶۹ ، ۲۷۲ -
 مشفق خواجہ : ۲۰ -
 مجروح ، میر سہدی حسین : ۳۶ ،
 ۳۷ ، ۳۸ ، ۳۸ ، ۵۱ ،
 ۹۰ ، ۱۱۱ ، ۱۳۷ ، ۱۳۶ ،
 ۱۳۷ ، ۱۳۸ ، ۱۶۸ ،
 ۱۷۸ -
 مجنوں گورکھپوری : ۲۱۶ -
 جلالخوا : ۳۹۳ -
 محسن علی : ۳۳۶ -
 محسن لکھنوی : ۲۲۰ -
 محمد اسمعیل خان ، نواب : ۱۳۹ -
 محمد باقر ، ڈاکٹر : ۱۹ ، ۶۶ ،
 ۳۵۲ ، ۳۱۷ -
 محمد جالب رحمان پرووی :
 ۳۸۱ -
 محمد حسن میرٹھی ، حکیم :
 ۱۸۳ ، ۱۹۳ -
 محمد رضا شاہ چلوئی : ۳۱۲ -
 محمد طفیل (نقوش) : ۲۳۷ -
 محمد عبدالعزیز ، ڈاکٹر : ۲۰ -
 محمد عبدالغنی : ۳۶ -
 محمد علی خان : ۱۵۰ -
 محمد مجیب ، پروفیسر : ۳۲۳ ،
 ۳۲۴ ، ۳۹۲ -
 محمد سعید ، ڈاکٹر : ۶۳ ، ۶۵ ،
 ۶۹ ، ۷۱ ، ۳۹۳ -
 محمد مشور : ۳۳۶ -
 محمد نعیم ، چرندہری : ۳۶۹ -

- معراج الدین دھولپوری ، قاضی :
- ۲۰۵
معین الدین قزوینی : ۲۶۴
- ۳۲۱
معین الرحمن ، سید : ۲۳ ، ۶۰
۱۳۵ ، ۱۵۵ ، ۱۸۱
۲۳۷ ، ۳۱۰ ، ۳۹۷
مکلوذ ، لغتہ سر ڈائلگ : ۶۰
- ۱۱۲
ممتاز حسین : ۲۶۹
ممتاز ، شاہ نواز : ۳۴۲
ممتاز علی خان ، میان محمد : ۸۷
منشی نولکشور : ۳۵ ، ۶۳
منیر ، محمد منیر : ۲۷۱
مومن : ۸۱ ، ۸۲ ، ۲۰۸
۲۵۹ ، ۳۲۳
مومن سنگھ دیوانہ ، ڈاکٹر :
- ۳۳۶
مہاجر ، محمد عمر : ۲۷۸
مہر ، حاتم علی بیگ : ۵۵
۵۶ ، ۵۷
مہر ، غلام رسول ، مولانا :
۱۹ ، ۳۲ ، ۳۷ ، ۳۹
۵۲ ، ۶۷ ، ۶۸ ، ۷۱
۷۳ ، ۸۵ ، ۸۶ ، ۹۱
۱۳۰ ، ۱۹۷ ، ۲۰۰
۲۱۶ ، ۲۱۷ ، ۲۶۴

ن

- نادر علی ، شیخ : ۳۱۹
نادم حیناپوری : ۱۰۱ ، ۲۳۸
نارمن براؤن : ۳۶۹
نارنگ ، گوپی چند ، ڈاکٹر :
۲۳۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۲
نار : ۳۲۳ ، ۳۳۷
ناسخ ، شیخ : ۱۱۸
ناصر عابدی : ۱۸۳ ، ۱۸۹
ناصر نذیر فراق : ۲۱۷

قوی ، ایس ۔ اے ۔ ایچ :-

- ۳۳۹

نکولائی ٹیخوٹوف :- ۳۹۵ -

نکولائی گایوف ، دیکھیے : این۔

کلیوف ۔

نکیت جہان :- ۸۸ -

نورالحسن ہاشمی ، ڈاکٹر ،

دیکھیے : ہاشمی ، نورالحسن۔

نورالدین ، منشی ، (لکھنوی) :-

- ۷۸ ، ۳۹ ، ۳۶

نورانی ، امیر حسن ، سید :-

- ۲۷۷ ، ۲۳۰

نیاز ، ایس۔ اے۔ کیو، دیکھیے:

صوفی عبدالقدیر نیاز۔

نیاز فتح پوری :- ۲۱۸ ، ۳۱۳ -

نیر بخشان ، نواب ضیاءالدین

احمد خان :- ۱۳ ، ۳۳ ،

۳۵ ، ۵۲ ، ۶۳ ، ۶۵ ،

۷۳ ، ۷۷ ، ۷۸ ، ۸۰ ،

۱۹۷ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶ ،

- ۳۲۳

نیر ، حکیم چند ، ڈاکٹر :-

- ۲۱۸

نوکی ، برناب کمار :- ۲۸۷ -

و

ویاربر ، ڈاکٹر :- ۳۶۸ -

ناطق لکھنوی :- ۲۱۷ -

ناظر حسن زیدی ، ڈاکٹر :-

- ۳۳۸ ، ۳۳۸ -

ناظر حسین مرزا :- ۳۵ ، ۹۳ -

ناظر عالم :- ۲۰۶ -

ناظم الملک :- ۲۳۹ -

ناظم ، نواب ہوش علی خان :-

۱۱۳ ، ۱۱۳ ، ۱۳۶ ،

- ۲۳۷ ، ۲۵۰ -

نامی ، یعقوب بیگ مرزا :-

- ۲۷۸

نہف علی :- ۱۰۷ ، ۱۱۲ -

نجم الدین انبال :- ۳۳۷ -

نذیر احمد ، حافظ :- ۲۳۹ -

نذیر محل ، جد :- ۳۳۹ -

نیران ، لاندہ جی :- ۸۱ -

نسیم دہلوی :- ۲۳۷ -

نسیم ، مرزا جد اصغر علی خان :-

- ۳۶

نشاط :- ۳۳۷ -

نصیر الدین علوی ، ڈاکٹر :-

- ۲۱۷

نظامی بدایونی (وحیدالدین) :-

۱۸۳ ، ۱۸۵ ، ۲۶۰ ،

- ۲۶۳ ، ۲۶۲

نظیر صدیقی :- ۲۷۵ -

نظیر لدھیانوی :- ۲۲۱ ، ۲۶۹ -

- وجاہت علی سندیلوی : ۲۷۸ -
 وحید الدین مرزا : ۲۱۹ -
 وحید قریشی ، ڈاکٹر : ۲۶۵ -
 وحید قیصر لدوی : ۲۹۶ -
 وزیر محمد خان ، قواب ٹولک :
 ۱۵۹ ، ۱۶۱ ، ۱۶۲ -
 وصل بنگرامی : ۲۳۰ -
 وصی احمد بنگرامی ، سید :
 ۲۳۰ ، ۲۳۱ -
 وقار عظیم ، سید : ۱۹ ، ۳۵۷ -
 وکٹوریہ ، ملکہ : ۵۵ -
 ولایت علی ، میر : ۱۲۰ -
 ولید میر : ۱۸۸ -
 ولیم شیفورڈ : ۳۷۲ -
 ولیم ہنٹ : ۳۷۲ -
 ویاکوف ، اے۔ ایم ، پروفیسر :
 ۳۹۳ -
 ویرا کوٹوا پووا : ۳۹۵ -
 ویریراس ، پروفیسر : ۳۶۸ -
- ہاشمی ، سبطی احمد ، ڈاکٹر :
 ہاشمی فرید آبادی : ۲۱۹ -
 ہاشمی ، نورالحسن ، ڈاکٹر :
 ۲۱۸ -
 ہش مانووا ، ڈاکٹر ملے نا :
 ۳۷۵ ، ۳۷۶ ، ۳۷۷ -
 ہایون : ۵۲ ، ۵۳ -
 ہنس واج رتی : ۳۳۲ -
 ہورس نے : ۱۰ -
 ہیرا سنگھ کھتری ، منشی :
 ۱۰۵ -

ی

- یان مارک ، ڈاکٹر : ۳۳۵ -
 ۳۷۷ ، ۳۸۰ -
 یعقوب داداشی ، اے۔ ایم :
 ۳۳۱ -
 یوسف بخاری دہلوی : ۲۰۳ -
 یوسف حسین ، قاضی : ۲۸۳ -
 یوسف مرزا ، دیکھے : مرزا
 یوسف -
 یوسف علی خان ، دیکھے :
 ناظم ، یوسف علی خان ،
 قواب -
 یوگنی چیشو ، دیکھے :
 چیشیف ، وائی۔ بی -
- بارڈی ، ڈاکٹر بی : ۳۵۶ -
 ہاشمی ، رفیع الدین : ۲۱ -

دیوانِ غالب (اردو) ، مطبوعہ ایڈیشن ، خطی نسخے :

دیوان غالب (حسرت موہانی)

مع شرح : ۳۲ ، ۲۰۳ -

دیوان غالب ، طاہر ایڈیشن :

۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۱۹ ،

۲۶۳ ، ۲۶۵ ، ۲۶۸ -

دیوان غالب ، علی سردار

جعفری : ۲۶۹ ، ۳۱۳ ،

۳۷۶ -

دیوان غالب ، لطیف ایڈیشن :

۲۶۷ -

دیوان غالب ، مالک رام : ۵ ،

۷۸ ، ۷۹ ، ۸۰ ، ۸۳ ،

۱۱۰ ، ۱۳۱ ، ۲۰۰ ،

۲۰۱ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴ ،

۲۰۵ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱ ،

۲۱۲ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ،

۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۶۹ -

دیوان غالب ، غلام رسول

میسر : ۸۶ ، ۲۰۰ ،

۲۰۱ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴ ،

۲۰۷ ، ۲۱۰ ، ۲۱۶ ،

۲۱۷ ، ۲۱۸ ، ۲۶۹ -

ارغوان غالب (اکرام) : ۱۰۳ ،

۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲ ،

۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱ ،

۲۱۲ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ -

دیوان غالب (طبع اول) : ۳۰ ،

۷۷ ، ۷۸ ، ۲۶۶ -

دیوان غالب (طبع دوم) : ۷۸ ،

۲۶۶ -

دیوان غالب (طبع سوم) : ۷۹ ،

۲۶۶ ، ۸۰ -

دیوان غالب (طبع چہارم) :

۲۶۶ ، ۸۰ -

دیوان غالب (طبع پنجم) ،

دیکھیے : نگارستان سخن -

دیوان غالب (طبع ہشتم) :

۸۳ -



دیوان غالب : ۱۲ ، ۳۵۰ ،

۳۷۵ ، ۳۷۶ ، ۳۷۷ ،

۳۸۷ ، ۳۸۸ ، ۳۸۹ -

دیوان غالب ، نسخہ: عرشی :	مربع غالب (پرتھوی چندر) :
۱۸۳۱ ۵۰ ۳۲ ۳۱ ۲۵	۱۵۳ ۲۶۹ ۳۱۳
۱۸۶ ۱۰۲ ۱۲۵ ۱۲۶	۳۱۵ -
۱۲۷ ۱۲۸ ۲۰۰	مربع غالب ، نقش چغتائی : ۱۳
۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳	۲۶۸ -
۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶	نسخہ: ہدایوں : ۲۶۶ -
۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹	نسخہ: یہوہال : ۱۰۲ ۲۶۰
۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۵	۲۶۵ -
۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹	نسخہ: حیدرید : ۹۹ ۱۰۱
۲۲۰ ۲۵۰ ۲۶۶	تا ۱۰۳ ۱۲۵ ۲۶۱
۲۶۷ ۲۶۹ ۳۰۷	۳۰۷ ۲۶۸ ۳۰۷ -
۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰	نسخہ: واسپور : ۲۶۶ -
دیوان غالب ، نظامی الہدیشن :	نسخہ: شیرانی : ۱۲۵ ۲۶۱
۲۰۱ ۲۶۸ -	۲۶۵ ۳۰۷ -
○	نسخہ: مولوی عبدالکرم پانیپتی :
غالب کے دو شعر (حمود علی	۲۶۶ -
خان) : ۲۶۸ -	لکھنستان سخن : ۸۱ تا ۸۲
کلیات غالب (تظیر لدھیانوی) :	۲۰۸ ۲۵۹ ۲۶۶
۲۲۱ ۲۶۹ -	۲۶۷ -
گنجینہ: معنی ، دیوان غالب ،	نوائے سروش ، دیوان غالب: نسخہ:
نسخہ: عرشی ، حصہ اول :	عرشی ، حصہ دوم : ۱۷۲ -
۹۹ ۱۲۵ تا ۱۲۶ -	یادگار تالہ ، دیوان غالب ،
	نسخہ: عرشی ، حصہ سوم :
	۹۹ ۱۲۷ ۱۲۸ -

۱ - دیوان غالب (اردو) کی بعض دیگر قابل ذکر اشاعتوں اور انتخابات

کے لیے رجوع کیجیے صفحات ۲۶۸ تا ۳۷۰ ، نیز صفحہ ۳۱۷ -

تصانیف غالب (مستقل) :

1. **File** 2. **Edit** 3. **View** 4. **Tools** 5. **Window** 6. **Help**

فونش کلوبانی : ۳۰۶۶۰۰

فصلنامه علمی - پژوهشی : فصلنامه علمی - پژوهشی

1994 1995 1996 1997

Abstract

۵۱۰

(ط) طبع اول : ۱۹۹۶ء

— **W** —

(II) لفظ "قرش" : ۹۰۰۰

Age Group	Percentage
18-24	~10%
25-34	~25%
35-44	~40%
45-54	~55%
55-64	~70%
65+	~85%

(۱) طبع اول : ۲۹ : ۳۱

— 100 —

(۱۱) طبع قوم (ساکرام) :

— **1997** — **1998** — **1999** — **2000** — **2001** — **2002** — **2003** — **2004** — **2005** — **2006** — **2007** — **2008** — **2009** — **2010** — **2011** — **2012** — **2013** — **2014** — **2015** — **2016** — **2017** — **2018** — **2019** — **2020** — **2021** — **2022** — **2023** — **2024** — **2025** — **2026** — **2027** — **2028** — **2029** — **2030** — **2031** — **2032** — **2033** — **2034** — **2035** — **2036** — **2037** — **2038** — **2039** — **2040** — **2041** — **2042** — **2043** — **2044** — **2045** — **2046** — **2047** — **2048** — **2049** — **2050** — **2051** — **2052** — **2053** — **2054** — **2055** — **2056** — **2057** — **2058** — **2059** — **2060** — **2061** — **2062** — **2063** — **2064** — **2065** — **2066** — **2067** — **2068** — **2069** — **2070** — **2071** — **2072** — **2073** — **2074** — **2075** — **2076** — **2077** — **2078** — **2079** — **2080** — **2081** — **2082** — **2083** — **2084** — **2085** — **2086** — **2087** — **2088** — **2089** — **2090** — **2091** — **2092** — **2093** — **2094** — **2095** — **2096** — **2097** — **2098** — **2099** — **2100** — **2101** — **2102** — **2103** — **2104** — **2105** — **2106** — **2107** — **2108** — **2109** — **2110** — **2111** — **2112** — **2113** — **2114** — **2115** — **2116** — **2117** — **2118** — **2119** — **2120** — **2121** — **2122** — **2123** — **2124** — **2125** — **2126** — **2127** — **2128** — **2129** — **2130** — **2131** — **2132** — **2133** — **2134** — **2135** — **2136** — **2137** — **2138** — **2139** — **2140** — **2141** — **2142** — **2143** — **2144** — **2145** — **2146** — **2147** — **2148** — **2149** — **2150** — **2151** — **2152** — **2153** — **2154** — **2155** — **2156** — **2157** — **2158** — **2159** — **2160** — **2161** — **2162** — **2163** — **2164** — **2165** — **2166** — **2167** — **2168** — **2169** — **2170** — **2171** — **2172** — **2173** — **2174** — **2175** — **2176** — **2177** — **2178** — **2179** — **2180** — **2181** — **2182** — **2183** — **2184** — **2185** — **2186** — **2187** — **2188** — **2189** — **2190** — **2191** — **2192** — **2193** — **2194** — **2195** — **2196** — **2197** — **2198** — **2199** — **2200** — **2201** — **2202** — **2203** — **2204** — **2205** — **2206** — **2207** — **2208** — **2209** — **2210** — **2211** — **2212** — **2213** — **2214** — **2215** — **2216** — **2217** — **2218** — **2219** — **2220** — **2221** — **2222** — **2223** — **2224** — **2225** — **2226** — **2227** — **2228** — **2229** — **2230** — **2231** — **2232** — **2233** — **2234** — **2235** — **2236** — **2237** — **2238** — **2239** — **2240** — **2241** — **2242** — **2243** — **2244** — **2245** — **2246** — **2247** — **2248** — **2249** — **2250** — **2251** — **2252** — **2253** — **2254** — **2255** — **2256** — **2257** — **2258** — **2259** — **2260** — **2261** — **2262** — **2263** — **2264** — **2265** — **2266** — **2267** — **2268** — **2269** — **2270** — **2271** — **2272** — **2273** — **2274** — **2275** — **2276** — **2277** — **2278** — **2279** — **2280** — **2281** — **2282** — **2283** — **2284** — **2285** — **2286** — **2287** — **2288** — **2289** — **2290** — **2291** — **2292** — **2293** — **2294** — **2295** — **2296** — **2297** — **2298** — **2299** — **2300** — **2301** — **2302** — **2303** — **2304** — **2305** — **2306** — **2307** — **2308** — **2309** — **2310** — **2311** — **2312** — **2313** — **2314** — **2315** — **2316** — **2317** — **2318** — **2319** — **2320** — **2321** — **2322** — **2323** — **2324** — **2325** — **2326** — **2327** — **2328** — **2329** — **2330** — **2331** — **2332** — **2333** — **2334** — **2335** — **2336** — **2337** — **2338** — **2339** — **2340** — **2341** — **2342** — **2343** — **2344** — **2345** — **2346** — **2347** — **2348** — **2349** — **2350** — **2351** — **2352** — **2353** — **2354** — **2355** — **2356** — **2357** — **2358** — **2359** — **2360** — **2361** — **2362** — **2363** — **2364** — **2365** — **2366** — **2367** — **2368** — <

سوال: عبدالکريم : ۳۰، ۳۱

— 514 —

مودبندی : ۳۰ : ۴۰ : ۵۰ : ۶۰ : ۷۰ : ۸۰ : ۹۰ : ۱۰۰

● 1997年12月1日

WILEY

اردوئے معلیٰ (حصہ اول) :

1111 69. 67.

اردوئے معلیٰ (مع حصہ دوم) :

— 97 —

اردوئے معلیٰ (پر دو حصہ)

1. 77. 2. 78. 3. 79. 4. 80. 5. 81. 6. 82. 7. 83. 8. 84. 9. 85. 10. 86. 11. 87. 12. 88. 13. 89. 14. 90. 15. 91. 16. 92. 17. 93. 18. 94. 19. 95. 20. 96. 21. 97. 22. 98. 23. 99. 100. 101. 102. 103. 104. 105. 106. 107. 108. 109. 110. 111. 112. 113. 114. 115. 116. 117. 118. 119. 120. 121. 122. 123. 124. 125. 126. 127. 128. 129. 130. 131. 132. 133. 134. 135. 136. 137. 138. 139. 140. 141. 142. 143. 144. 145. 146. 147. 148. 149. 150. 151. 152. 153. 154. 155. 156. 157. 158. 159. 160. 161. 162. 163. 164. 165. 166. 167. 168. 169. 170. 171. 172. 173. 174. 175. 176. 177. 178. 179. 180. 181. 182. 183. 184. 185. 186. 187. 188. 189. 190. 191. 192. 193. 194. 195. 196. 197. 198. 199. 200. 201. 202. 203. 204. 205. 206. 207. 208. 209. 210. 211. 212. 213. 214. 215. 216. 217. 218. 219. 220. 221. 222. 223. 224. 225. 226. 227. 228. 229. 230. 231. 232. 233. 234. 235. 236. 237. 238. 239. 240. 241. 242. 243. 244. 245. 246. 247. 248. 249. 250. 251. 252. 253. 254. 255. 256. 257. 258. 259. 260. 261. 262. 263. 264. 265. 266. 267. 268. 269. 270. 271. 272. 273. 274. 275. 276. 277. 278. 279. 280. 281. 282. 283. 284. 285. 286. 287. 288. 289. 290. 291. 292. 293. 294. 295. 296. 297. 298. 299. 300. 301. 302. 303. 304. 305. 306. 307. 308. 309. 310. 311. 312. 313. 314. 315. 316. 317. 318. 319. 320. 321. 322. 323. 324. 325. 326. 327. 328. 329. 330. 331. 332. 333. 334. 335. 336. 337. 338. 339. 340. 341. 342. 343. 344. 345. 346. 347. 348. 349. 350. 351. 352. 353. 354. 355. 356. 357. 358. 359. 360. 361. 362. 363. 364. 365. 366. 367. 368. 369. 370. 371. 372. 373. 374. 375. 376. 377. 378. 379. 380. 381. 382. 383. 384. 385. 386. 387. 388. 389. 390. 391. 392. 393. 394. 395. 396. 397. 398. 399. 400. 401. 402. 403. 404. 405. 406. 407. 408. 409. 410. 411. 412. 413. 414. 415. 416. 417. 418. 419. 420. 421. 422. 423. 424. 425. 426. 427. 428. 429. 430. 431. 432. 433. 434. 435. 436. 437. 438. 439. 440. 441. 442. 443. 444. 445. 446. 447. 448. 449. 450. 451. 452. 453. 454. 455. 456. 457. 458. 459. 460. 461. 462. 463. 464. 465. 466. 467. 468. 469. 470. 471. 472. 473. 474. 475. 476. 477. 478. 479. 480. 481. 482. 483. 484. 485. 486. 487. 488. 489. 490. 491. 492. 493. 494. 495. 496. 497. 498. 499. 500. 501. 502. 503. 504. 505. 506. 507. 508. 509. 510. 511. 512. 513. 514. 515. 516. 517. 518. 519. 520. 521. 522. 523. 524. 525. 526. 527. 528. 529. 530. 531. 532. 533. 534. 535. 536. 537. 538. 539. 540. 541. 542. 543. 544. 545. 546. 547. 548. 549. 550. 551. 552. 553. 554. 555. 556. 557. 558. 559. 560. 561. 562. 563. 564. 565. 566. 567. 568. 569. 570. 571. 572. 573. 574. 575. 576. 577. 578. 579. 580. 581. 582. 583. 584. 585. 586. 587. 588. 589. 590. 591. 592. 593. 594. 595. 596. 597. 598. 599. 600. 601. 602. 603. 604. 605. 606. 607. 608. 609. 610. 611. 612. 613. 614. 615. 616. 617. 618. 619. 620. 621. 622. 623. 624. 625. 626. 627. 628. 629. 630. 631. 632. 633. 634. 635. 636. 637. 638. 639. 640. 641. 642. 643. 644. 645. 646. 647. 648. 649. 650. 651. 652. 653. 654. 655. 656. 657. 658. 659. 660. 661. 662. 663. 664. 665. 666. 667. 668. 669. 670. 671. 672. 673. 674. 675. 676. 677. 678. 679. 680. 681. 682. 683. 684. 685. 686. 687. 688. 689. 690. 691. 692. 693. 694. 695. 696. 697. 698. 699. 700. 701. 702. 703. 704. 705. 706. 707. 708. 709. 710. 711. 712. 713. 714. 715. 716. 717. 718. 719. 720. 721. 722. 723. 724. 725. 726. 727. 728. 729. 730. 731. 732. 733. 734. 735. 736. 737. 738. 739. 740. 741. 742. 743. 744. 745. 746. 747. 748. 749. 750. 751. 752. 753. 754. 755. 756. 757. 758. 759. 760. 761. 762. 763. 764. 765. 766. 767. 768. 769. 770. 771. 772. 773. 774. 775. 776. 777. 778. 779. 780. 781. 782. 783. 784. 785. 786. 787. 788. 789. 790. 791. 792. 793. 794. 795. 796. 797. 798. 799. 800. 801. 802. 803. 804. 805. 806. 807. 808. 809. 810. 811. 812. 813. 814. 815. 816. 817. 818. 819. 820. 821. 822. 823. 824. 825. 826. 827. 828. 829. 830. 831. 832. 833. 834. 835. 836. 837. 838. 839. 840. 841. 842. 843. 844. 845. 846. 847. 848. 849. 850. 851. 852. 853. 854. 855. 856. 857. 858. 859. 860. 861. 862. 863. 864. 865. 866. 867. 868. 869. 870. 871. 872. 873. 874. 875. 876. 877. 878. 879. 880. 881. 882. 883.

٩٧ : ١٤٢٦ هـ : ١٤٢٧ هـ



اردو نے معلیٰ (مکمل) بتاریخ

— **1999** — **2000** — **2001** — **2002** — **2003** — **2004** — **2005** — **2006** — **2007** — **2008** — **2009** — **2010** — **2011** — **2012** — **2013** — **2014** — **2015** — **2016** — **2017** — **2018** — **2019** — **2020** — **2021** — **2022** — **2023** — **2024** — **2025** — **2026** — **2027** — **2028** — **2029** — **2030** — **2031** — **2032** — **2033** — **2034** — **2035** — **2036** — **2037** — **2038** — **2039** — **2040** — **2041** — **2042** — **2043** — **2044** — **2045** — **2046** — **2047** — **2048** — **2049** — **2050** — **2051** — **2052** — **2053** — **2054** — **2055** — **2056** — **2057** — **2058** — **2059** — **2060** — **2061** — **2062** — **2063** — **2064** — **2065** — **2066** — **2067** — **2068** — **2069** — **2070** — **2071** — **2072** — **2073** — **2074** — **2075** — **2076** — **2077** — **2078** — **2079** — **2080** — **2081** — **2082** — **2083** — **2084** — **2085** — **2086** — **2087** — **2088** — **2089** — **2090** — **2091** — **2092** — **2093** — **2094** — **2095** — **2096** — **2097** — **2098** — **2099** — **2100** — **2101** — **2102** — **2103** — **2104** — **2105** — **2106** — **2107** — **2108** — **2109** — **2110** — **2111** — **2112** — **2113** — **2114** — **2115** — **2116** — **2117** — **2118** — **2119** — **2120** — **2121** — **2122** — **2123** — **2124** — **2125** — **2126** — **2127** — **2128** — **2129** — **2130** — **2131** — **2132** — **2133** — **2134** — **2135** — **2136** — **2137** — **2138** — **2139** — **2140** — **2141** — **2142** — **2143** — **2144** — **2145** — **2146** — **2147** — **2148** — **2149** — **2150** — **2151** — **2152** — **2153** — **2154** — **2155** — **2156** — **2157** — **2158** — **2159** — **2160** — **2161** — **2162** — **2163** — **2164** — **2165** — **2166** — **2167** — **2168** — **2169** — **2170** — **2171** — **2172** — **2173** — **2174** — **2175** — **2176** — **2177** — **2178** — **2179** — **2180** — **2181** — **2182** — **2183** — **2184** — **2185** — **2186** — **2187** — **2188** — **2189** — **2190** — **2191** — **2192** — **2193** — **2194** — **2195** — **2196** — **2197** — **2198** — **2199** — **2200** — **2201** — **2202** — **2203** — **2204** — **2205** — **2206** — **2207** — **2208** — **2209** — **2210** — **2211** — **2212** — **2213** — **2214** — **2215** — **2216** — **2217** — **2218** — **2219** — **2220** — **2221** — **2222** — **2223** — **2224** — **2225** — **2226** — **2227** — **2228** — **2229** — **2230** — **2231** — **2232** — **2233** — **2234** — **2235** — **2236** — **2237** — **2238** — **2239** — **2240** — **2241** — **2242** — **2243** — **2244** — **2245** — **2246** — **2247** — **2248** — **2249** — **2250** — **2251** — **2252** — **2253** — **2254** — **2255** — **2256** — **2257** — **2258** — **2259** — **2260** — **2261** — **2262** — **2263** — **2264** — **2265** — **2266** — **2267** — **2268** — **2269** — **2270** — **2271** — **2272** — **2273** — **2274** — **2275** — **2276** — **2277** — **2278** — **2279** — **2280** — **2281** — **2282** — **2283** — **2284** — **2285** — **2286** — **2287** — **2288** — **2289** — **2290** — **2291** — **2292** — **2293** — **2294** — **2295** — **2296** — **2297** — **2298** — **2299** — **2300** — **2301** — **2302** — **2303** — **2304** — **2305** — **2306** — **2307** — **2308** — **2309** — **2310** — **2311** — **2312** — **2313** — **2314** — **2315** — **2316** — **2317** — **2318** — **2319** — **2320** — **2321** — **2322** — **2323** — **2324** — **2325** — **2326** — **2327** — **2328** — **2329** — **2330** — **2331** — **2332** — **2333** — **2334** — **2335** — **2336** — **2337** — **2338** — **2339** — **2340** — **2341** — **2342** — **2343** — **2344** — **2345** — **2346** — **2347** — **2348** — **2349** — **2350** — **2351** — **2352** — **2353** — **2354** — **2355** — **2356** — **2357** — **2358** — **2359** — **2360** — **2361** — **2362** — **2363** — **2364** — **2365** — **2366** — **2367** — **2368** — **2369** — **2370** — <

پانچ سو سو: ۵۰۰

1179 1189 1199

TIPS

پاکستان (کراچی) : ۵۲ : ۵۳

تبع آنگ : ۴۹ : ۴۸ : ۴۷ : ۴۶ : ۴۵

177 178 179 180

416 J. L. L. Jacobs et al.

تاریخ: ۱۴۰۲/۰۵/۰۵

تصانیفِ غالب (متفرق) تراجم ، مرتبات و تعارفات مابعد :

- آثار غالب ، دیکھیے : مآثر
 غالب (قاضی عبدالودود) -
 آئین بیچ ہائی بالک : ۱۵۷ء
 ۱۵۹ء تا ۱۶۳ء
 ادبی خطوط غالب (میرزا محمد
 عسکری) : ۲۷۱ -
 اردو زبان کے ظہور کا حال :
 ۱۵۷ء ، ۱۶۰ء تا ۱۷۵ء -
 انتخاب غالب (عبدالرزاق) :
 ۹۹ء ، ۱۱۰ء تا ۱۱۲ء -
 انتخاب غالب (عرشی) : ۹۹ء ،
 ۱۱۵ء ، ۱۱۶ء تا ۱۱۷ء -
 ۲۶۷ -
 الشائے غالب (ڈاکٹر عبدالستار
 صدیقی) : ۱۳۷ء ، ۱۴۰ء تا
 ۱۴۱ -
 بیض غالب (اکبر علی خاں) :
 ۱۳۷ء ، ۱۵۳ -
 ترجمہ پنج آہنگ (محمد عمر
 مہاجر) : ۲۷۸ -
 ترجمہ خلاصہ دستیاب : ۲۷۸ -
- ترجمہ دستیاب : ۲۷۹ء ، ۲۸۰ -
 ترجمہ غزلیات غالب (آغا محمد
 باقر) : ۲۸۱ -
 ترجمہ مثنوی ابرگھر یار (ظہر
 انصاری) : ۲۸۰ -
 ترجمہ سہرنامہ روز (عبدالرشید
 فاضل) : ۲۷۸ -
 خطوط غالب (مالک رام) :
 جلد اول : ۱۱۱ء ، ۱۱۵ء ،
 ۲۶۸ء ، ۲۷۱ء ، ۳۱۹ -
 جلد دوم : ۱۳۷ء ، ۱۵۲ء تا
 ۱۵۳ -
 خطوط غالب (سہر ، غلام
 رسول) : ۱۳۰ء ، ۲۷۱ء ،
 ۲۷۲ -
 خطوط غالب ، جلد اول (مہیش
 پرشاد) : ۱۳۰ء ، ۲۷۱ -
 ریاضیات غالب مع ترجمہ (سید
 اسیر حسن نورانی) : ۲۷۱ -
 رقعات غالب (عبدالرحمن
 شوق) : ۲۷۱ -

غالب کے فارسی خطوط : ۱۸ - ۱۷
 غالب کے فارسی خطوط : ۱۶
 مجموعہ (قاضی عبدالودود) :
 ۱۳۷ ، ۱۵۰ ، ۱۵۱ -
 غالب کے لطیفے (مفتی انتظام
 اللہ شہابی) : ۱۸۳ ، ۱۹۳ -
 غالب و ذکاء کی مراسلت :
 ۱۳۷ ، ۱۳۳ -
 لہرنگ غالب (عرفی) : ۵۱ ،
 ۱۸۳ ، ۱۹۱ ، ۱۹۲ -
 قصہ کہانی کی کتاب : ۱۵۷ ،
 ۱۶۴ ، ۱۶۹ -
 نقد مکرور ، ترجمہ پنج آہنگ
 (اکبر علی خان) : ۲۷۸ -
 گنجینہ غالب (ڈاکٹر مختار الدین
 احمد آرزو) : ۱۳۷ ، ۱۳۵ -
 لطائف غالب (ایم۔ اے۔ شاہ ،
 مسز) : ۱۸۳ ، ۱۹۳ -
 لطائف غالب (حکیم محمد حسن ،
 میرٹھی) : ۱۸۳ ، ۱۹۳ -
 لطائف غالب (لیاض لیاڑی) :
 ۱۸۳ ، ۱۹۳ -
 مآثر غالب (قاضی عبدالودود) :
 ۱۵۰ ، ۱۶۹ ، ۱۲۰ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳ -
 ۲۰۷ ، ۲۳۹ -
 متفرقات غالب (سعود حسن
 رضوی) : ۱۱۸ ، ۱۹۹ ، ۱۱۹ -
 ۱۲۱ ، ۲۱۶ -

روح غالب (محی الدین قادری
 زور) : ۲۷۱ -
 سرگزشت غالب (سرزا مد بشیر) :
 ۱۸۳ ، ۱۸۷ -
 سرگزشت غالب (ناصر عابدی) :
 ۱۸۳ ، ۱۹۰ ، ۱۹۱ -
 سنین فارسیہ : ۳۱۹ ، ۳۲۰ ،
 ۳۲۱ -
 سولہ شعرا کے تراجم : ۳۲۱ -
 غالب دیان حزلان (دلشاد
 کلانچوی) : ۳۰۹ -
 غالب کی آپ بیتی (نثار احمد
 فاروقی) : ۱۸۳ ، ۱۸۸ -
 غالب کی کہانی ، خود اُس کی
 زبانی (صغیر خان) : ۱۸۹ -
 غالب کی نادر تحریریں (خلیق
 انجم) : ۷۰ ، ۷۹ ، ۹۰ ،
 ۹۹ ، ۱۲۹ ، ۱۳۰ ،
 ۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۲۲۷ ،
 ۲۲۸ ، ۲۲۹ ، ۲۳۰ ،
 ۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۳ ،
 ۲۳۴ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ،
 ۲۳۷ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ،
 ۲۴۰ ، ۲۴۱ ، ۲۴۲ ،
 ۲۴۳ ، ۲۴۴ ، ۲۴۵ ،
 ۲۴۶ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ،
 ۲۴۹ ، ۲۵۰ ، ۲۵۱ ،
 ۲۵۲ ، ۲۵۳ ، ۲۵۴ -
 غالب کے اشعار فارسی کا مجموعہ
 (قاضی عبدالودود) : ۱۳۷ ، ۱۳۹ -

مجموعہ: نثر غالب: اردو،
(خلیل الرحمن داؤدی): ۱۶۱
۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۶، ۱۹۹
۱۳۱، ۲۳۱، ۲۳۵
۲۳۷، ۲۳۹، ۲۵۱
۲۵۳، ۲۵۵، ۳۳۲ -
میرزا غالب کا روزنامہ (حسن
نظامی): ۱۸۳، ۱۸۶ -
مسودہ قاطع برہان (عرشی): ۶۵
۱۳۷، ۱۳۹ -
مکاتیب الغالب (احسن ماہروی):
۲۷۱ -
مکاتیب غالب اردو (عرشی):
۹۹، ۱۱۳ تا ۱۱۵
۱۵۲، ۲۰۵، ۳۲۰
۳۲۱ -
مکاتیب غالب فارسی (عرشی):
۱۳۷، ۱۳۲ -

اسماء الكتب (علاوہ غالب) :

- آب حیات : ۶ -
آثار الصنادید (سر سید) : ۷ -
۳۸ -
آثار غالب (اکرام) : ۱۲۲ -
۲۶۸ / ۲۶۷ -
آبد نامہ : ۸۵ -
آئین اکبری : ۲۲۰ -
آئینہ غالب : ۱۳۹ / ۲۱۹ -
۲۳۸ / ۲۳۶ / ۲۵۰ -
احوال غالب (آرزو) : ۱۳۳ -
۱۳۵ / ۱۷۱ / ۱۷۳ -
۱۹۹ / ۲۰۷ / ۲۳۸ -
۲۵۳ / ۳۲۲ -
اشاریہ غالب (سید معین الرحمن) :
۱۶ / ۱۸ / ۱۹ / ۲۰ -
۲۱ / ۳۹۹ / ۳۰۱ / ۳۰۷ -
۳۱۲ / ۳۱۵ / ۳۱۸ -
۳۱۹ -
امراؤ جان ادا : ۳۸۱ -
انشائے آئند وام (مخلص) : ۵۱ -
انشائے اردو (ضیاء الدین احمد
- خان) : ۱۱۲ / ۱۳۱ -
۲۳۵ -
بقرات غالب : ۷۸ / ۸۰ / ۸۳ -
بالک درا : ۳۰۳ -
برہان قاطع : ۶۳ / ۶۵ / ۶۹ -
۷۱ / ۷۳ / ۷۶ / ۸۵ -
۲۵۱ / ۳۳۹ -
بیاض طالب : ۲۰۱ -
بیاض مکتوبہ (۱۸۷۱ء) (مہزولہ
انڈیا آفس، دہلی) : ۲۰۸ -
۲۱۲ -
پیام مشرق : ۳۰۳ -
تاریخ ادبیات ہندوی و ہندوستانی
(دکاسی) : ۳۶۳ -
تحقیق نامہ باغ دو در (عابدی) :
۷ / ۱۰۵ / ۱۰۷ / ۱۶۲ -
۱۶۳ / ۲۰۵ / ۲۰۶ -
۲۱۳ / ۲۷۷ -
تذکرۂ اردو (ظہور علی) : ۶۲ -
تذکرۂ شعرائے ہند (روشنکن) :
۳۲۲ -

- تذکرۃ غوثیہ : ۱۹۹ - ذکر غالب (مالک رام) ، طبع
 تعزیرات ہند : ۷۷ - سوم : ۳۳ ، ۵۰ ، ۶۷
 تلامذۃ غالب (مالک رام) : ۶۹ ، ۷۳ ، ۷۷ ، ۷۸ ،
 ۱۳۳ ، ۱۴۰ - ۸۰ ، ۸۵ ، ۱۳۵ -
 جاوید نالہ : ۳۰۳ - ذوق ادب اور شعور (احتشام
 جلوۃ خضر (صفیر ہلکرامی) ، حسین) : ۲۲۸ -
 حصہ اول : ۱۴۰ ، ۱۴۱ ، حصہ اول : ۱۴۳ -
 جہانگیری (فرہنگ جہانگیری) : ۸۵ -
 حقایق الانتظار : ۱۱۱ - سراج المعرفت (رحمت علی) :
 حسن خیال (مفتخر مرزا پوری) : ۲۰۳ -
 حکیم فرزائے (اکرام) : ۱۷ - سفرنگ دسائیر (نجف علی) :
 حیات و ایجادیات مرزا غالب : ۱۲۱ ، ۱۰۷ -
 ۳۷۹ - ضرب کلیم : ۳۰۳ -
 خالق باری : ۸۵ - طلسم راز (تذکرہ) : ۳۸ ،
 خانہ و خواش (ذکا) : ۱۳۳ - ۶۲ -
 خم خانہٴ جاوید (لالہ سری رام) ، عمدۃ منتخبہ (سرور) : ۱۹۹ ،
 جلد اول : ۲۱۵ - ۲۶۱ -
 خطبات گارسین دتاسی : ۱۶۳ - عیار الشعراء (ذکا) : ۱۹۹ ،
 دیستان مذاہب : ۲۱۲ - ۲۶۱ -
 دری کشا (نجف علی) : ۱۰۷ ، غالب الہم : ۳۶۷ -
 ۱۲۱ - غالب (ذبا کشن گنجپور) :
 دیوان ریختہ ابواب حمام الدین : ۳۱۳ -
 حیدر : ۳۸ - غالب (عبیدالطیف ، ڈاکٹر) :
 ۲۶۳ ، ۳۲۱ -

- غالب (معین الدین قریشی) :
- ۳۲۱
- غالب ، (مہر ، غلام رسول) ،
طبع چہارم : ۳۲ ، ۵۲ ،
۶۷ ، ۶۸ ، ۷۱ ، ۷۳ ،
۸۵ ، ۸۶ ، ۹۱ ، ۹۱ ،
- ۲۶۳
- غالب شناسی ، (ظ - الصاری) :
- ۲۸۰ ، ۳۸۲ ، ۳۱۱
- غالب نام آورم (قادم مینا پوری) :
- ۲۳۸
- غالب نامہ (اکرام) : ۱۷ -
فارسی نامہ کلاں : ۸۶ -
فریاد دہلی : ۲۱۹ -
فکر غالب (پرتھوی چندر) :
- ۳۱۳
- فہرست مخطوطات المجمع (اردو) ،
جلد اول : ۲۰۲ -
کتابیات متعلقہ غالب (تفسیر
التعمیم) : ۲۳۰ -
گزار مرور : ۱۱۱ -
لال قلمی کی جھلکیاں : ۲۱۷ -
وشتوی پس چہ باید کرد... ۳۰۳ -
مجموعہ مضامین ابوالکلام آزاد :
- ۲۰۰
- مہرق قاطع برہان (معادت علی)
- ۶۸ ، ۷۱ -
- مخزن شعراء (تذکرہ) : ۲۳۲ -
"مرزا غالب برکو بیتا" (ست
گنگولی) : ۲۸۸ ، ۲۹۳ -
مرقع ادب (صفدر مرزا پوری) :
- ۲۳۱
- مشاطہ سخن (صفدر مرزا پوری) :
- ۲۳۷
- مطالب الغالب (سہا) : ۲۰۳ -
منتخبات اردو (ہند کریم پٹری) :
- ۱۶۹
- مولد برہان : ۷۷ ، ۷۳ ،
- ۷۳
- نذر عرشی (مالک رام ، ڈاکٹر
مختار الدین احمد آرزو) : ۶۵ ،
۱۰۸ ، ۱۱۵ ، ۱۳۹ ،
۱۳۲ ، ۱۹۲ -
نشاط غالب (وجاہت سندیلوی) :
- ۲۶۱
- نصاب العبدان (نراہی) : ۸۵ -
نظامی جفتری ۱۹۵۰ء : ۳۵ -
یاد غالب : ۳۱۲ -
یادگار غالب (حالی) : ۶ ، ۷ ،
۱۳ ، ۱۷۶ ، ۲۰۳ ،
- ۳۸۵

یورپ میں تحقیق، مطالعے (آغا
افتخار حسین) : ۳۵۳، ۳۶۲،
۳۶۳، ۳۶۵، ۳۷۷، ۳۸۵ -
ہد دلی ہے (یوسف بخاری) :
۲۰۳ -

—

رسائل :

- آج کل ، دہلی :
- جون ۱۹۵۳ : ۲۱۹ -
- پندرہ فروری ۱۹۵۷ : ۱۷ -
- ۲۰۵ ، ۲۲۸ ، ۲۳۹ -
- یکم جون ۱۹۵۷ : ۱۳۳ -
- پندرہ اگست ۱۹۵۷ : ۲۳۰ -
- نومبر ۱۹۵۹ : ۲۱۵ -
- جون ۱۹۵۰ : ۲۲۵ -
- مارچ ۱۹۵۱ : ۲۳۵ -
- ۲۵۲ -
- ستمبر ۱۹۵۱ : ۲۲۸ -
- فروری ۱۹۵۲ : ۲۲۸ -
- ۲۳۹ ، ۲۵۰ ، ۲۵۵ -
- مئی ۱۹۵۲ : ۲۲۶ -
- اگست ۱۹۵۲ : ۲۲۵ -
- ۲۳۱ -
- فروری ۱۹۵۳ : ۷۱ -
- اپریل ۱۹۵۳ : ۲۳۳ -
- فروری ۱۹۵۵ : ۲۲۶ -
- ۳۲۲ -
- جون ۱۹۵۵ : ۲۳۶ -
- فروری ۱۹۵۷ : ۲۵۵ -
- مارچ ۱۹۵۸ : ۱۳۹ -
- فروری ۱۹۵۹ : ۲۱۹ -
- فروری ۱۹۶۰ : ۲۳۶ -
- ۲۳۸ ، ۲۳۹ -
- مارچ ۱۹۶۳ : ۲۳۸ -
- فروری ۱۹۶۳ : ۲۱۳ -
- ۲۳۵ -
- مارچ ۱۹۶۷ : ۲۲۷ -
- اگست ۱۹۶۷ : ۲۵۵ -
- ۳۱۱ -
- آہنگ ، کراچی ، ۲۲ جنوری
- ۱۹۶۹ : ۲۹۷ ، ۳۰۸ -
- ۳۰۹ -
- ادب ، لکھنؤ ، دسمبر ۱۹۶۳ :
- ۲۳۶ -
- ادبی دنیا ، لاہور :
- سالنامہ ۱۹۶۱ : ۱۹۹ -
- ستمبر ۱۹۶۱ : ۳۲۰ -
- دسمبر ۱۹۶۹ : ۸۷ -

- دور ہنجم ، شمارہ یازدہم :
- ۲۳۵
- ادیب، المآباد، فروری ۱۹۱۳ء :
- ۲۵۲
- اردو ، اورنگ آباد ، دہلی ،
کراچی :
جولائی ۱۹۲۳ء : ۲۱۹ -
اکتوبر ۱۹۲۵ء : ۲۰۱ -
- ۲۱۹
- اپریل ۱۹۲۷ء : ۲۳۸ -
جولائی ۱۹۲۸ : ۲۳۸ -
- ۳۲۲
- فروری ۱۹۲۹ء : ۲۳۱ -
جولائی ۱۹۲۹ء : ۲۰۰ -
جولائی ۱۹۳۰ء : ۲۳۸ -
جولائی ۱۹۳۱ء : ۲۰۳ -
جنوری ۱۹۳۲ء : ۲۳۶ -
جنوری ۱۹۳۳ء : ۲۳۲ -
اکتوبر ۱۹۳۶ء : ۸۵ -
اپریل ۱۹۳۰ء : ۲۰۸ -
اپریل ۱۹۳۲ء : ۲۳۳ -
اکتوبر ۱۹۳۲ء : ۱۱۷ -
جولائی ۱۹۳۷ء : ۸۶ -
جنوری ۱۹۶۶ء : ۳۱ -
اپریل ۱۹۶۶ء : ۳۱ -
جولائی ۱۹۶۶ء : ۳۱ -
اکتوبر ۱۹۶۶ء : ۳۱ -
- جنوری ۱۹۶۸ء : ۳۳ -
اردو ادب ، علی گڑھ :
جنوری ، اپریل ۱۹۵۱ء :
- ۲۳۸
- شمارہ ۱ : ۱۹۵۲ء : ۲۳۷ -
جولائی ، دسمبر ۱۹۵۲ء :
- ۲۲۶
- اردو زبان ، سرگودھا :
مئی، جون ۱۹۶۸ء : ۲۸۳ -
جولائی ، اگست ۱۹۶۸ء :
- ۲۸۴
- اردو لسان ، کراچی :
شمارہ ۵ ، جولائی ، ستمبر
۱۹۶۱ء : ۲۳۶ -
شمارہ ۱۶ ، اپریل ، جون
۱۹۶۳ء : ۲۲۹ -
شمارہ ۳۰ ، جنوری ۱۹۶۸ء
- ۲۳۷
- اردوئے معلیٰ ، دہلی :
فروری ۱۹۶۰ء : ۳۳ ، ۱۰۲ ،
۲۰۳ ، ۲۰۹ ، ۲۱۰ ،
۲۳۳ ، ۲۳۹ ، ۲۵۱ ،
۲۳۷ ، ۲۳۹ ، ۳۷۷ -
فروری ۱۹۶۱ء : ۶۹ ، ۸۸ ،
۱۳۹ ، ۲۱۲ ، ۲۱۸ ،
۲۳۳ ، ۲۳۹ ، ۲۴۱ ،
۲۳۵ ، ۲۴۶ ، ۲۷۹ -

- اردوئے معلیٰ ، علی گڑھ :
اکتوبر ۱۹۰۳ء : ۲۳۳ -
جنوری ۱۹۰۷ء : ۲۳۷ -
دسمبر ۱۹۰۷ء : ۲۲۹ -
انکار ، کراچی :
غالب نمبر ۱۹۶۶ء : ۱۸۹
۱۲۱۵ ، ۲۲۸ ، ۲۳۱
۲۳۷ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸
۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۳۱
۳۶۰ ، ۳۷۹ ، ۳۸۰
غالب نمبر ۱۹۶۹ء : ۳۶۲
۳۸۲ ، ۳۱۲ -
انکارنو ، لاہور ، فروری ۱۹۶۱ء :
۲۱۳ -
البلاغ ، کلکتہ ، ۳۱ - مارچ
۱۹۱۶ء : ۲۰۵ -
الناظر ، لکھنؤ :-
ہکم مئی ۱۹۱۳ء : ۱۳۸ -
مارچ ۱۹۲۹ء : ۲۰۶ -
دسمبر ۱۹۳۳ء : ۲۱۶ -
الوعی (عربی) ، کراچی ، اکتوبر
۱۹۶۵ء ، جنوری ۱۹۶۶ء :
۲۹۸ -
الہلال (فارسی) ، کراچی :
نومبر ۱۹۵۲ء : ۳۳۷ -
نومبر ۱۹۵۳ء : ۳۳۸ -
اورینٹل کالج میگزین ، لاہور :
فروری ۱۹۳۷ء : ۲۳۰ -
فروری ۱۹۵۲ء : ۳۵ ، ۵۱
۸۱ ، ۲۱۳ ، ۲۱۳ -
۲۳۶ -
فروری ، مئی ۱۹۵۸ء : ۳۱ -
اگست ۱۹۶۰ء : ۱۰۳ -
اگست ۱۹۶۱ء : ۱۰۳ -
فروری ۱۹۶۳ء : ۲۳۲ -
ایشیا ، میرٹھ ، ۱۹۹ -
ایوان ، گورکھپور ، جنوری
۱۹۳۱ء : ۲۱۶ -
برہان ، دہلی ، فروری ، مارچ
۱۹۶۸ء : ۲۰۷ -
تاج محل (فارسی) ، دہلی ، اگست
۱۹۳۲ء : ۳۳۱ -
تحریک ، دہلی ، اپریل ، مئی
۱۹۶۱ء : ۲۰۷ ، ۲۵۱
۳۷۹ ، ۳۸۳ -
تحفہ ، حیدر آباد دکن :
جلد ۸ ، نمبر ۸ ، ۹ : ۲۰۶ -
اکتوبر تا دسمبر (نمبر ۱۰)
۱۱ ، ۱۲ : ۱۱۰ -
۱۱۲ ، ۲۵۳ -
تخلیق ، کراچی ، اکتوبر ۱۹۵۶ء :
۲۸۲ -

- تصویر جنہات، فروری ۱۹۲۳ء :
- ۲۳۱
- جامعہ، دہلی، مارچ ۱۹۳۲ء :
- ۱۳۳
- دہلی کالج میگزین، قدیم دہلی
کالج نمبر ۱۹۳۵ء : ۲۵۲ -
- دین و دنیا، دہلی : ۲۰۳
- ۲۳۱
- طخیرہ ہانگویند، الہ آباد،
ستمبر ۱۸۹۷ء : ۲۱۳ -
- رسالہ دہلی سوسائٹی :
تیسرا شمارہ ۱۸۹۶-۹۷ء :
- ۲۰۶
- شمارہ ۵۱۴ : ۲۵۲ -
- روح ادب، کراچی، سال ۲،
شمارہ ۳ : ۲۰۶ -
- زمانہ، کانپور :
جولائی ۱۹۱۳ء : ۲۰۰ -
- جولائی ۱۹۳۶ء : ۲۳۹ -
- فروری ۱۹۳۰ء : ۲۵۹ -
- جون ۱۹۳۹ء : ۲۳۷ -
- سب زمیں، حیدر آباد دکن :
مارچ ۱۹۳۲ء : ۲۱۳ -
- جون ۱۹۳۲ء : ۲۰۳ -
- سراج سخن، شاہ جہاں پور،
فروری ۱۸۹۳ء : ۲۳۶ -
- شاعر، بمبئی :
مئی ۱۹۵۹ء : ۲۵۰ -
- سالنامہ ۱۹۶۰ء : ۲۱۵ -
- صبح، دہلی، پہلا حصہ،
۱۹۶۲ء : ۲۱۳ -
- صحیفہ لاہور، جنوری ۱۹۶۹ء :
۲۱۸، ۲۶۵، ۳۲۵،
۳۲۶، ۳۵۶، ۳۵۹،
- ۳۷۸
- صلائے عام، دہلی :
دسمبر ۱۹۱۲ء : ۲۱۹ -
- ستمبر ۱۹۱۳ء : ۲۰۰،
- ۲۵۴
- مارچ ۱۹۱۷ء : ۲۵۳ -
- اپریل ۱۹۱۷ء : ۲۱۹ -
- نومبر دسمبر ۱۹۲۶ء : ۲۵۳ -
- طوفان، لوہاں شاہ :
اگست ۱۹۵۰ء : ۲۱۳ -
- جولائی ۱۹۵۱ء : ۲۱۳ -
- علی گڑھ میگزین، غالب نمبر
۱۹۵۹ء :
۵۰، ۶۹، ۸۵، ۱۱۱،
۱۲۲، ۱۳۳، ۱۹۹،
۲۰۶، ۲۰۷، ۲۱۰،
۲۲۵، ۲۳۵، ۲۳۹،
- ۲۵۳

- مروج اردو، لکھنؤ :
 غالب کبیر، ۵۵، مارچ ۱۹۶۸ء : ۱۰۱، ۱۱۲، ۱۲۳
 ۱۵۳، ۲۱۸، ۲۲۸، ۲۵۰، ۲۵۵، ۲۹۵
 مارچ ۱۹۶۹ء : ۳۹۱، ۳۹۳
 فطرت، ستمبر ۱۹۶۳ء : ۲۳۷
 فکر و نظر، علی گڑھ، اپریل ۱۹۶۶ء : ۱۵۹
 فنون، لاہور :
 شمارہ (۱) : ۲۲۸
 جولائی ۱۹۶۸ء : ۲۸۳
 قومی زبان، کراچی :
 یکم و سولہ مئی ۱۹۶۳ء : ۲۱۳
 مارچ ۱۹۶۳ء : ۲۰۲، ۳۵۱
 اپریل ۱۹۶۳ء : ۳۳۷
 ستمبر ۱۹۶۵ء : ۵۰، ۲۰۷، ۳۸۰
 اگست ۱۹۶۷ء : ۳۷۰
 جنوری ۱۹۶۸ء : ۳۷۰
 جون ۱۹۶۸ء : ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۳
 نومبر ۱۹۶۸ء : ۳۷۱، ۳۸۱
- جنوری ۱۹۶۹ء : ۱۶۹
 کتاب، لاہور :
 نومبر دسمبر ۱۹۶۲ء : ۳۳۰
 کتاب، لاہور :
 مارچ ۱۹۶۹ء : ۳۷۲
 کتابی دنیا، کراچی :
 جون ۱۹۶۶ء : ۳۸۱
 کمال، دہلی :
 جنوری ۱۹۱۰ء : ۲۰۵
 کلچر، سیٹا پور :
 اپریل، مئی ۱۹۱۷ء : ۲۵۳
 گلشن، لاہور :
 مارچ ۱۹۶۹ء : ۳۰۸، ۳۳۳
 گوہرِ تعلیم، بھوبال :
 اپریل ۱۹۶۷ء : ۲۰۳
 لسان العصر، لکھنؤ :
 جولائی ۱۹۱۰ء : ۲۲۰
 ماہ نو، کراچی :
 فروری ۱۹۶۹ء : ۹۱، ۹۲
 ۲۲۷
 فروری ۱۹۵۰ء : ۱۳۲
 ۲۰۱، ۲۳۵
 ستمبر ۱۹۵۰ : ۲۰۵
 فروری ۱۹۵۱ء : ۲۲۰
 فروری ۱۹۵۳ء : ۲۰۶
 ۲۵۵

- مقالات نمبر ۱۹۵۷ :
- ۲۲۵
معارف ، اعظم گڑھ :
دسمبر ۱۹۲۲ : ۲۳۲ -
مئی ۱۹۲۶ : ۲۳۹ -
مارچ ۱۹۲۷ : ۲۲۹ -
معاصر ، پٹنہ :
حصہ ۳ ، ۱۹۵۲ : ۷۲ -
حصہ ۱۲ : ۱۰۲ -
معیار ، بانکی پور :
مارچ ۱۹۳۶ : ۲۲۰ ،
۲۵۳ ، ۲۵۱ -
معیار ، پٹنہ :
جنوری ۱۹۴۳ : ۱۳۳ -
معیار ، لکھنؤ :
جنوری ۱۹۰۸ : ۲۱۷ -
ندیم ، گیا (پٹنہ) ، چار نمبر ،
۱۹۲۵ : ۲۳۰ -
نقاد ، آگرہ :
جون ۱۹۱۳ : ۲۰۰ -
نقوش ، لاہور :
مکالمات نمبر جلد ۱ ، ۱۹۵۷ :
- ۲۲۶
جون ۱۹۶۰ : ۲۶۰ ،
- ۲۶۶
دہ سالہ نمبر ، نومبر ۱۹۹۰ :
- ۲۲۷
- فروری ۱۹۵۳ : ۲۸۳ -
جولائی ۱۹۵۳ : ۲۶۶ -
فروری ۱۹۵۵ : ۱۳۸ -
فروری ۱۹۵۶ : ۲۱۳ -
فروری ۱۹۵۹ : ۲۵۵ -
فروری ۱۹۶۲ : ۱۵۰ ،
- ۱۵۱
فروری ۱۹۶۳ : ۲۲۱ ،
۲۸۳ ، ۲۲۳ -
فروری ۱۹۶۵ : ۲۸۲ ،
- ۲۳۳
مارچ ۱۹۶۵ : ۲۵۹ ، ۱۳۹ -
فروری ۱۹۶۷ : ۱۳۹ ،
- ۲۵۲
جنوری ، فروری ۱۹۶۹ :
- ۳۱۳
جملہ عنالیہ ، حیدر آباد دکن :
فروری ۱۹۲۷ : ۳۲۸ -
جون ۱۹۲۹ : ۸۳ -
عہد ، شکاگو ، امریکہ : ۳۷۰ -
غزن ، لاہور :
اپریل ۱۹۰۷ : ۲۰۳ -
جنوری ۱۹۳۹ : ۳۵۳ -
مربع ، لکھنؤ :
مارچ ۱۹۲۶ : ۲۳۰ -
مشرق ، کراچی :
فروری ۱۹۵۳ : ۲۰۲ -

- جنوری ۱۹۶۳ء : ۲۳۵ -
- مارچ ۱۹۶۳ء : ۲۱۶ -
- ۱۱۱ -
- آپ بیتی نمبر ، حصہ اول ،
- ۱۹۶۳ : ۱۸۸ : ۲۰۲ -
- ستمبر ۱۹۶۵ء : ۱۳۹ -
- ۲۵۱ -
- خطوط نمبر جلد ۳ : ۱۹۶۸ء
- ۴۷ ، ۴۶ ، ۱۰۲ -
- ۱۴۰ ، ۱۳۱ ، ۱۳۲ -
- ۱۰۱۵ ، ۲۰۶ ، ۲۳۷ -
- ۲۶۵ ، ۳۰۹ -
- غالب نمبر ، فروری ۱۹۶۹ء
- ۱۱۰ -
- نکار ، بھوپال :
- فروری ۱۹۶۳ء : ۲۰۳ -
- نکار ، لکھنؤ :
- فروری ۱۹۶۳ء : ۲۱۸ -
- مئی ۱۹۶۳ء : ۳۳ -
- اکتوبر ۱۹۶۳ء : ۲۵۰ -
- ستمبر ۱۹۶۳ء : ۲۱۷ -
- مئی ۱۹۶۷ء : ۲۲۷ -
- مارچ ۱۹۵۰ء : ۳۱۴ -
- مئی ۱۹۵۰ء : ۱۸۷ -
- جون ۱۹۵۰ء : ۲۳۵ -
- اپریل ۱۹۵۱ء : ۲۳۰ -
- جولائی ۱۹۵۲ء : ۲۲۵ -
- اپریل ۱۹۵۷ء : ۲۱۸ -
- جولائی ۱۹۶۰ء : ۳۲ -
- ۳۴ ، ۳۵ ، ۳۴ ، ۳۸ -
- ۵۳ ، ۵۷ ، ۶۳ ، ۱۲۲ -
- ۲۱۵ -
- نکار ، رامپور :
- جنوری ۱۹۶۳ء : ۱۵۳ -
- فروری ۱۹۶۳ء : ۲۲۸ -
- نکار ، پاکستان ، کراچی :
- فروری ۱۹۶۳ء : ۲۳۵ -
- جولائی ۱۹۶۳ء : ۲۱۳ -
- سالنامہ ۱۹۶۳ء : ۳۶۵ -
- نوائے ادب ، بمبئی :
- اپریل ۱۹۵۰ء : ۳۳ -
- جولائی ۱۹۵۵ء : ۱۶۰ -
- اپریل ۱۹۵۸ء : ۲۰۸ -
- ۲۰۹ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱ -
- ۲۱۲ -
- اکتوبر ۱۹۵۸ء (۱۹۵۹ء
- غلط) : ۳۱۶ -
- جنوری ۱۹۶۳ء : ۳۱۳ -
- نیا دور ، لکھنؤ :
- اگست ۱۹۵۷ء : ۲۳۶ -
- جمہوریت نمبر ۱۹۵۸ء :
- ۱۰۱ -
- جنوری ۱۹۶۵ء : ۱۳۹ -
- ۲۵۱ -

- لیرنگ ، دہلی :
 جنوری ۱۹۳۰ء : ۲۰۷-
 نووی اورٹنٹ ، ہراگ ،
 چکوسلوواکیہ : ۳۷۵-
 ہا اردو ڈائجسٹ ، دہلی :
 مارچ ۱۹۶۹ء : ۲۵۲-
 ۳۱۵ ، ۳۵۴-
 ہاری زبان ، علی گڑھ :
 ۲۲- جنوری ۱۹۶۰ء : ۲۰۷-
 ۸- اگست ۱۹۶۱ء : ۲۲۰-
 یکم اپریل ۱۹۶۲ء : ۲۰۵-
 ۲۲- اپریل ۱۹۶۳ء : ۳۱۵-
 ۸- جنوری ۱۹۶۵ء : ۲۰۵-
 ہائون ، لاہور :
 دسمبر ۱۹۲۹ء : ۳۴۰-
 مارچ ۱۹۳۲ء : ۲۳۶-
 اکتوبر ۱۹۳۸ء : ۲۳۱-
 اپریل ۱۹۳۹ء : ۲۰۳-
 جنوری ۱۹۳۱ء : ۱۹۹-
 اکتوبر ۱۹۳۱ء : ۲۲۷-
 جولائی ۱۹۳۲ء : ۲۳۳-
 فروری ۱۹۳۳ : ۳۳۲-
 جنوری ۱۹۳۵ء : ۳۳۲-
 جولائی ۱۹۵۰ء : ۲۲۵-
 اکتوبر ۱۹۵۰ء : ۲۰۱-
 اپریل ۱۹۵۱ء : ۲۳۵-
 ۲۵۲-
 جنوری ۱۹۵۳ء : ۲۳۹-
 ہندوستانی ، الم آباد :
 اکتوبر ، دسمبر ۱۹۳۳ء :
 ۲۳۳-
 جنوری ۱۹۳۳ء : ۲۳۳-
 اپریل ۱۹۳۳ء : ۲۳۹-
 جنوری ۱۹۳۵ء : ۲۵۳-

اخبارات :

- آفاق ، لاہور : ۱۷ - جون ۱۹۱۳ء : ۱۹۹ -
- ۱۳ - فروری ۱۹۵۵ء : یکم جولائی ۱۹۱۳ء : ۲۰۰ -
- ۲۱۷ - ۲۲ - جولائی ۱۹۱۳ء : آئند بازار پتھریکا (ہنگہ روزنامہ) : ۲۹۰ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : اخبار جہان ، کراچی : ۲۶ - فروری ۱۹۶۹ء : ۳۷۳ ، ۳۷۲ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : اخبار عالم ، میرٹھ : ۲۲ - اپریل ۱۸۶۹ء : ۸۸ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : اخبار منادی ، دہلی : ۲۰۳ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : اسعد الاخبار ، آگرہ : ۱۲ - مارچ ۱۸۵۹ء : ۲۰۷ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : اکمل الاخبار ، دہلی : ۱۷ - فروری ۱۸۶۹ء : ۱۷۸ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : الہلال ، کلکتہ : ۲۸ - فروری ۱۹۶۶ء : ۲۳۸ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : دور اول : ۲۶۴ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : جنگ ، کراچی : ۲۸ - فروری ۱۹۶۶ء : ۲۳۸ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : آفاق ، لاہور : ۲۲ - فروری ۱۹۵۳ء : ۲۰۶ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : انقلاب ، لاہور ، ہفتہ وار ایڈیشن : ۲۱۶ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : اودھ اخبار ، لکھنؤ : ۲۳ - اپریل ۱۸۶۲ء : ۲۴۰ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : ۲۴ - ستمبر ۱۸۶۲ء : ۲۴۰ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : ۱۳ - مئی ۱۸۶۳ء : ۳۵ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : ۲۰ - مئی ۱۸۶۳ء : ۳۵ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : ۳ - جون ۱۸۶۳ء : ۳۵ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : ۱۰ - اکتوبر ۱۸۶۵ء : ۷۰ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : ۱۷ - اکتوبر ۱۸۶۵ء : ۷۰ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : بھون کا اخبار ، لاہور : ۲۰۵ -
- ۳۱ - ایلیم سکندر ، کلکتہ : جون ۱۹۰۷ء : ۲۰۵ -

حریت ، کراچی :

- ۸ - مئی ۱۸۵۳ء : ۲۱۱ -
 ۲۲ - مئی ۱۸۵۳ء : ۲۱۱ -
 ۱۹ - جون ۱۸۵۳ء : ۲۱۱ -
 ۲۸ - اگست ۱۸۵۳ء :
 - ۲۱۲
 ۳ - دسمبر ۱۸۵۳ء : ۲۱۲ -
 کلریڈ ، دہلی : ۳۳۰ -
 کوہستان ، لاہور :
 ۸ - اکتوبر ۱۹۶۷ء : ۳۸۱ -
 ۱۶ - فروری ۱۹۶۹ء :
 - ۲۳۶ ، ۲۳۸ -
 مشرق ، لاہور :
 ۷ - فروری ۱۹۶۹ء : ۲۹۶ -
 ۱۶ - فروری ۱۹۶۹ء : ۲۱۸ -
 ملت ، لاہور :
 ۱۵ - فروری ۱۹۵۳ء :
 - ۲۲۰
 ندیم ، اہولال :
 ۵ - فروری ۱۹۵۶ء : ۱۰۱ -
 لیورڈز پبلشرز زانی ٹونگ ، جرمنی :
 - ۳۷۳
 پندرہ ، دہلی : ۲۰۰ -
- ۱۶ - نومبر ۱۹۶۸ء : ۲۷۷ -
 - ۲۷۹
 ۲۳ - نومبر ۱۹۶۸ء : ۲۸۰ -
 ۳۰ - نومبر ۱۹۶۸ء : ۲۸۰ -
 ۷ - دسمبر ۱۹۶۸ء : ۲۸۰ -
 ۱۳ - دسمبر ۱۹۶۸ء : ۲۸۰ -
 ۲۱ - دسمبر ۱۹۶۸ء : ۲۸۰ -
 ۲۸ - دسمبر ۱۹۶۸ء : ۲۸۰ -
 ۳ - جنوری ۱۹۶۹ء : ۲۸۰ -
 ۱۰ - جنوری ۱۹۶۹ء : ۲۸۰ -
 دہلی اردو اخبار ، دہلی :
 ۳۰ - مارچ ۱۸۵۱ء : ۲۰۸ -
 ۱۱ - مئی ۱۸۵۱ء : ۲۰۸ -
 ۲۸ - مارچ ۱۸۵۲ء : ۲۰۸ -
 ۱۰ - اکتوبر ۱۸۵۲ء :
 - ۲۰۹
 ۱۳ - فروری ۱۸۵۳ء : ۲۰۹ -
 ۶ - مارچ ۱۸۵۳ء : ۲۰۹ -
 ۳ - اپریل ۱۸۵۳ء : ۲۱۰ -
 ۱۷ - اپریل ۱۸۵۳ء : ۲۱۰ -
 ۲۳ - اپریل ۱۸۵۳ء : ۲۱۰ -

مطابع ، انجمنیں ، ادارے ، کتب خانے :

- آگما رام اینڈ سنز ، دلی : ۳۲۳-
آرٹ پریس ، امرتسر : ۲۷۰-
آزاد کتاب گھر ، دہلی : ۱۹۱-
آسٹریلیا نیشنل یونیورسٹی :
۳۵۸-
آصفیہ لائبریری ، حیدر آباد
دکن : ۷۹-
آکسفورڈ یونیورسٹی پریس :
۳۳۶-
آئینہ ادب ، لاہور : ۲۹۹-
ادارۃ تالیف و ترجمہ ، پنجاب
یونیورسٹی : ۲۰-
ادارۃ علوم اسلامیہ ، کھنڈا :
۳۷۳-
ادارۃ علوم شرقیہ ، لیئز ، اٹلی :
۳۲۶ ، ۳۶۱-
ادارۃ لادرات ، کراچی : ۱۴۳-
ادارۃ یادگار غالب ، کراچی :
۲۷۸-
اردو اکیڈمی ، لاہور : ۳۲۰ ،
- اردو مرکز ، لاہور : ۲۰ ،
۳۱۰-
اسٹیٹ لائبریری آف قارئین لٹریچر
روس : ۳۹۳-
اسکول آف اوپینٹل اینڈ افریکن
اسٹڈیز ، لندن : ۳۵۳ ،
۳۵۶-
اسکول آف اوپینٹل لینگویجز ،
پیرس : ۳۶۶-
اشاعت خانہ ، رامپور : ۱۹۱-
اطالوی کلچر سنٹر ، کراچی :
۳۶۲-
اعظم بک کارپوریشن ، کراچی :
۳۲۳-
اکل المطابع ، دہلی : ۳۰۰ ،
۶۶ ، ۶۷ ، ۶۸ ، ۷۱ ،
۷۳ ، ۹۰ ، ۹۱-
الکتاب ، کراچی : ۱۸۹-
الٹریشنل آرگنائزنگ کمیٹی
جشن صد سالہ غالب : ۳۶۵-

- انجمن آردو ، لندن : ۳۵۷ ،
۳۵۸ -
انجمن ترقی آردو ، (پاکستان) :
۳۳ ، ۲۷۸ -
انجمن ترقی آردو ، (ہند) : ۱۲۵ ،
۱۲۷ ، ۱۵۲ ، ۱۵۳ ،
۲۳۲ ، ۲۷۸ -
انجمن علمی ، لاہور : ۵۹ و
بد بعد -
انڈیا آفس ، دہلی : ۲۰۸ ،
۲۱۲ -
انڈیا آفس لائبریری ، انگلستان :
۲۵۵ -
انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز ،
پیرس : ۳۶۶ -
انسٹی ٹیوٹ آف انڈین سولیزیشن ،
پیرس : ۳۶۶ -
انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل اسٹڈیز
سوویت اکیڈمی : ۳۸۲ -
انسٹی ٹیوٹ آف اورینٹل بیبلز
آف سوویت اکیڈمی آف
سائنسز : ۳۸۳ ، ۳۹۳ -
انسٹی ٹیوٹ آف دی بیبلز آف
ایشیا ، روس : ۳۸۵ ، ۳۹۱ ،
۳۹۳ ، ۳۹۵ -
انسٹی ٹیوٹ آف دی بیبلز آف
سائنسز ، روس : ۳۹۳ -
- انقرہ یونیورسٹی : ۳۵۲ -
اودھ اخبار پریس ، لکھنؤ : ۳۵ -
اورینٹل انسٹی ٹیوٹ ، پراگ :
۳۷۵ ، ۳۷۷ ، ۳۸۰ -
اورینٹل کالج ، لاہور : ۱۰۳ -
اے۔ ای۔ این : ۳۹۰ -
ایڈنبرا یونیورسٹی : ۳۵۵ -
ایف۔ سی۔ کالج ، لاہور : ۲۰ ،
۲۳ -
بزم خیال ، انقرہ یونیورسٹی :
۳۵۲ -
بوسٹن یونیورسٹی : ۳۷۰ -
بی۔ ای۔ سی : ۳۵۷ ، ۳۵۸ -
بیکرز فیلڈ ، ڈاروین ، فٹین :
۳۲۵ -
بیورو آف ایجوکیشن ، لاہور :
۲۰ -
پنجاب یونیورسٹی ، لاہور : ۲۰ ،
۲۲ ، ۱۰۳ ، ۲۷۷ ، ۳۱۹ -
۳۲۲ ، ۳۱۷ -
پنجاب یونیورسٹی لائبریری :
۲۲ ، ۸۶ ، ۱۶۹ ، ۲۶۵ -
۳۱۶ ، ۳۲۳ ، ۳۱۵ -
پنجاب یونیورسٹی لائبریری ،
آزاد کلکشن : ۳۱۵ ، ۳۱۶ -
پنجاب یونیورسٹی لائبریری ،
شیرانی کلکشن : ۳۱۵ ، ۳۱۶ -

- بی۔ بی۔ آئی : ۳۹۵ -
بینکن کمپنیں آف اورینٹل
تحریر : ۳۵۳ -
راج آفس ، دہلی : ۲۶۹ -
تاجیک اکیڈمی آف سائنسز :
۳۸۰ -
تاشقند یونیورسٹی : ۳۸۱ -
ٹیلیویژن :
✱ برطانیہ ، ۳۵۸ -
✱ چیکوسلوواکیہ ، ۳۷۸ -
✱ کراچی ، ۳۷۳ -
✱ لاہور ، ۳۵۷ -
جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف
آرٹس ، کلچر اینڈ لنگویج ، سری
فکٹر : ۶۱ -
چشمہ ہریس ، دکن : ۱۱۰ ،
۱۱۲ -
حالی پبلشنگ ہاؤس ، دہلی :
۱۹۳ -
خان اکیڈمی ، لاہور : ۱۹۳ -
خدا بخش اورینٹل لائبریری ،
پشہ : ۳۳ -
دارالاشاء ، رامپور : ۱۱۳ -
دانش گدہ ، کراچی : ۲۶۹ -
دانش گاہ ، نیران : ۳۶۹ -
دکن لا رپورٹ ہریس : ۳۲۱ -
دلی کالج : ۱۱۱ ، ۲۵۲ -
دہلی سوسائٹی : ۲۵۲ -
دہلی یونیورسٹی : ۳۶۹ ، ۳۸۱ -
دین جہدی ہریس ، لاہور : ۱۱۰ ،
۱۱۲ -
رام لرائی لال پبلشر ، الہ آباد :
۳۳۹ ، ۹۱ -
رائٹرز یونین آف یو۔ ایس۔ ایس۔
آر : ۳۹۳ -
رائل ایشیائیک سوسائٹی : ۳۶۳ -
رضا لائبریری ، دیکھوے : کتاب
خانہ رضائیہ ، رامپور -
رقاء عام اسٹیم پریس ، لاہور :
۹۲ -
ریڈیو پاکستان :
✱ حیدر آباد ، ۳۰۹ -
✱ کوئٹہ ، ۳۰۸ ، ۳۰۹ -
✱ لاہور ، ۳۱۰ -
سابقہ اکیڈمی ، نئی دہلی :
۳۱۶ ، ۳۲۳ -
سٹی یونیورسٹی ، لیویارک :
۳۷۱ -
سراج الدولہ کالج ، کراچی :
۳۵۸ -
سنڈیکٹ کلکتہ یونیورسٹی :
۱۶۹ -
سوویت اسکول آف اوپینٹلزم :
۴۸۶ -

شکاگو یونیورسٹی : ۳۷۰ ،
- ۳۷۲

شمس المطایع ، دہلی : ۵۱ -
شیخ مبارک علی (ایڈٹ سنز) تاجر
کتب ، لاہور : ۳۶ ، ۵۴ ،
- ۸۸ ، ۹۳ ، ۳۲۹ -

مد سالہ یادگار غالب کمیٹی ،
دہلی : ۴۱۷ -

صفیر پریس ، لکھنؤ : ۴۵ -
عزیزی پریس ، آگرہ : ۱۸۷ -
غالب اکیڈمی ، نئی دہلی : ۱۹۱ ،

۳۱۵ ، ۳۲۷ ، ۴۰۹ ، ۴۱۸ -
غالب جوبلی کمیٹی ، روس :
۳۸۵ -

فخر المطایع ، دہلی : ۵۲ ،
- ۴۱۶ -

فرانسیسی ، قومی کمیٹی جشن
غالب : ۳۶۶ -

فیروز سنز ، لاہور : ۳۲۴ ،
- ۳۲۵ -

فیکٹی آف لیٹرز ، یونیورسٹی
لی آن : ۳۶۷ -

کاشانیہ ادب ، لکھنؤ : ۱۳۲ -
کتاب خانہ رضائیہ ، سرکار

رامپور : ۶۵ ، ۱۱۳ ،
۱۳۹ ، ۱۵۴ ، ۲۱۲ ،

- ۲۶۳ ، ۴۲۰ -

سوویت امن کمیٹی : ۳۸۵ -
سینٹ انٹنی کالج ، آکسفورڈ :
- ۳۵۹ -

سینٹ سٹیفنز کالج ، دہلی : ۸۱ -
شعبہ اردو :

☆ اسکول آف اورینٹل اسٹڈیز ،
لندن : ۳۵۴ ، ۳۵۷ -

☆ انقرہ یونیورسٹی : ۳۵۲ -
☆ پنجاب یونیورسٹی : ۲۰ -

☆ کراچی یونیورسٹی : ۲۰ ،
- ۳۶۵ ، ۳۵۸ -

☆ گورنمنٹ کالج ، لاہور :
- ۲۰ -

☆ لندن یونیورسٹی : ۳۵۳ ،
- ۳۵۸ -

☆ مسلم یونیورسٹی ،
علی گڑھ : ۳۵۳ ، ۳۵۸ -

☆ لیٹنل اسکول آف اورینٹل
سٹڈیز ، پریس : ۳۶۵ -

شعبہ السنہ ، ایف۔ سی۔ کالج ،
لاہور : ۲۰ ، ۲۳ -

شعبہ فارسی ، پشہ یونیورسٹی :
- ۳۴۹ -

شعبہ فرانسیسی ، گورنمنٹ
کالج ، لاہور : ۳۶۶ -

شعبہ فلسفہ ، گورنمنٹ کالج ،
لاہور : ۳۱۹ ، ۳۲۲ -

- کتاب فروشی این سینا ، تہران ،
- ۶۴
- کتابیات ، لاہور : ۱۸۸ -
- کتاب خانہ العین ترقی اردو ،
پاکستان : ۳۳ :
- کتاب خانہ حسرت موہانی :
- ۳۹۹
- کتاب خانہ خاص ، ضمیر سرزا :
- ۲۷۸
- کتاب خانہ دانش گاہ ، علی گڑھ :
- ۱۳۹
- کتاب خانہ حبیب الرحمن شروانی :
- ۱۲۰ ، ۳۳
- کتاب خانہ نظریہ ، دہلی : ۵۱ -
- کراچی یونیورسٹی : ۲۰ ، ۳۶۵ -
- کیمبرج یونیورسٹی : ۳۵۳ -
- گورنمنٹ کالج ، لاہور : ۲۰ ،
- ۳۱۹ ، ۳۶۶ -
- لندن یونیورسٹی : ۳۵۵ ،
- ۳۵۶
- لی آن یونیورسٹی : ۳۶۷ ،
- ۳۶۸
- لیتھو گرائنگ پریس ، لاہور :
- ۷۷
- لینن گراڈ یونیورسٹی : ۳۸۶ -
- ماسکو یونیورسٹی : ۳۸۲ ،
- ۳۸۶
- مجلس اردو ، لاہور : ۳۱۲ -
- مجلس ترقی ادب ، لاہور : ۶ ،
۳۷ ، ۳۸ ، ۶۱ ، ۶۹ ،
۷۰ ، ۷۶ ، ۸۸ ، ۹۱ ،
۱۰۳ ، ۱۳۱ ، ۲۶۵ ،
۲۶۷ ، ۳۳۲ -
- مجلس یادگار غالب ، پنجاب
یونیورسٹی ، لاہور : ۲۳ ،
۳۹ ، ۴۳ ، ۵۱ ، ۵۳ ،
۵۸ ، ۶۶ ، ۶۹ ، ۷۲ ،
۷۶ ، ۹۱ ، ۲۶۶ ، ۳۲۳ ،
۳۱۷ -
- مجمع العلوم ، لکھنؤ : ۳۵ -
- مجلس پریس ، دہلی : ۸۳ -
- محبوب المطابع ، دہلی : ۱۸۶ -
- مغرب ادب ، کراچی : ۲۷۰ -
- محکمہ ڈاک ، حکومت پاکستان :
- ۳۳۱
- مدرستہ العلوم ، علی گڑھ : ۸۸ -
- مدرستہ خلع دہلی : ۵۹ -
- مدرستہ عالیہ ، راسپور : ۳۲۱ -
- مسلم یونیورسٹی ، علی گڑھ :
- ۳۵۳ ، ۳۵۸ -
- مطبع احمدی ، دہلی : ۷۹ ،
۸۰ ، ۸۲ ، ۸۳ -
- مطبع العلوم ، دہلی : ۸۱ -
- مطبع انوار احمد ، الہ آباد : ۸۸ -

مطبع مجتہانی ، میرٹھ : ۸۷ -

مطبع مجیدی ، کانپور : ۹۲ -

مطبع ہندی ، دہلی : ۳۲ ، ۷۰ -

مطبع مسلم ہوائیورسٹی ، علی گڑھ :

- ۸۸

مطبع مفید الخلاق پریس ، آگرہ :

- ۵۵ ، ۸۳ ، ۸۰ -

مطبع منشی مدار لال ، لاہور :

- ۸۳

مطبع نارائنی ، دہلی : ۸۸ -

مطبع نظامی ، کانپور : ۵۹ ، ۸۰ -

مطبع نولکشور ، کانپور : ۶۳ ،

- ۸۸

مطبع نولکشور ، لکھنؤ : ۳۵ ،

۳۶ ، ۳۳ ، ۵۳ ، ۶۲ ،

۶۳ ، ۶۳ ، ۸۸ ، ۱۶۹ ،

- ۲۷۸

مطبع نیشنل پریس ، الہ آباد :

- ۹۱

مفید عام اسٹیم پریس ، آگرہ :

- ۱۰۱

مکتبہ پنجاب ، لاہور : ۱۹۳ -

مکتبہ جامعہ ، دہلی : ۳۲ -

مکتبہ شاہراہ ، دہلی : ۱۶۹ ،

- ۲۷۰

مکتبہ میری لائبریری ، لاہور :

- ۲۶۹ ، ۳۱۲

مطبع الوار الاسلام ، دکن : ۵۰

مطبع الوار المطابع ، لکھنؤ :

- ۹۲

مطبع حسنی : ۱۳۶ -

مطبع دارالسلام ، دہلی : ۳۳ ،

- ۷۸ ، ۳۶

مطبع رزاقی ، کانپور : ۸۶ -

مطبع سراہی : ۵۱ ، ۵۹ -

مطبع سلطان : ۳۶ ، ۸۳ -

مطبع سید الاخبار ، دہلی : ۷ ،

- ۷۷

مطبع سیدالمطابع ، دہلی : ۷۷ -

مطبع صادق الاخبار ، دہلی :

- ۳۳ ، ۷۸ -

مطبع عالیہ ، لاہور : ۲۲ -

مطبع فاروقی ، دہلی : ۹۱ ،

- ۹۲

مطبع فیض احمدی : ۱۱۰ ،

- ۱۱۲

مطبع قیامت ، بمبئی : ۱۱۳ ،

- ۱۱۶

مطبع کریمی ، لاہور : ۸۸ ، ۹۳ -

مطبع گلزار ہند ، اسٹیم پریس ،

لاہور : ۸۸ -

مطبع ٹریڈر سوسائٹی ، بریلی :

- ۵۷ ، ۵۷

مطبع مجتہانی ، دہلی : ۹۲ -

- مکتبہ انبا راسی : ۸۳ -
 میک گل یونیورسٹی : ۳۷۳ -
 ناظم برق پریس ، رامپور : ۱۹۱ -
 ناسی پریس ، میرٹھ : ۱۹۳ -
 نظامی پریس ، پٹانہولہ : ۱۸۵ ،
 ۲۱۹ ، ۲۶۲ -
 نیشنل آرکائیوز آف انڈیا ، دہلی :
 ۳۱۸ -
 نیو بک سوسائٹی ، لاہور : ۳۲۹ -
 وزارت فرینکوپنر ایران : ۳۱۲ -
 ہارورڈ یونیورسٹی : ۳۷۳ -
 ہندوستانی اکیڈمی ، الہ آباد :
 ۱۵۲ -
 ہندوستانی بک ٹرسٹ ، بمبئی :
 ۳۱۳ -
 ہولیسکو : ۳۵۳ ، ۳۵۴ ،
 ۳۵۶ ، ۳۶۶ ، ۳۶۷ -
 یونین آف سوویت سوسائٹیز آف
 فرینڈشپ : ۳۹۴ -
 یونیورسٹی آف ٹورنٹو : ۳۷۳ -

اسماءاللسان :

| | | | | | | |
|-----|-----|-----|----------|-----|-----|-----|
| ٢٥٠ | ٢٣٩ | ٢٣٤ | اردو : ٨ | ٩ | ١٠ | ١٣ |
| ٢٥٤ | ٢٥٣ | ٢٥١ | ١٣ | ١٥ | ٢٣ | ٢٥ |
| ٢٦٤ | ٢٦٢ | ٢٥٩ | ٢٩ | ٣٠ | ٣١ | ٣٢ |
| ٢٤٥ | ٢٤٣ | ٢٦٨ | ٣٣ | ٣٥ | ٣١ | ٣٥ |
| ٢٤٩ | ٢٤٨ | ٢٤٤ | ٥٠ | ٥٩ | ٦٠ | ٦١ |
| ٢٨٤ | ٢٨٢ | ٢٨١ | ٦٢ | ٦٨ | ٤٠ | ٤١ |
| ٣٠٣ | ٢٩٦ | ٢٨٨ | ٤٣ | ٤٥ | ٤٦ | ٤٣ |
| ٣٠٦ | ٣٠٥ | ٣٠٣ | ٤٤ | ٨٠ | ٨١ | ٨٣ |
| ٣١٩ | ٣١٦ | ٣١٣ | ٨٣ | ٨٥ | ٨٤ | ٩٩ |
| ٣٢٨ | ٣٢١ | ٣٢٠ | ١٠٨ | ١١٠ | ١١١ | ١١٢ |
| ٣٣١ | ٣٣٠ | ٣٢٩ | ١١٥ | ١١٦ | ١٢٢ | ١٢٢ |
| ٣٣٩ | ٣٣٦ | ٣٣٢ | ١٢٣ | ١٢٣ | ١٢٥ | ١٢٥ |
| ٣٥٠ | ٣٣٨ | ٣٣٠ | ١٢٤ | ١٣١ | ١٣٠ | ١٣٠ |
| ٣٥٣ | ٣٥٣ | ٣٥٢ | ١٣١ | ١٣٣ | ١٥٢ | ١٥٢ |
| ٣٥٨ | ٣٥٤ | ٣٥٦ | ١٥٣ | ١٥٤ | ١٥٩ | ١٥٩ |
| ٣٦١ | ٣٦٠ | ٣٥٩ | ١٦٣ | ١٦٣ | ١٦٥ | ١٦٥ |
| ٣٦٣ | ٣٦٢ | ٣٦٢ | ١٦٦ | ١٦٤ | ١٦٩ | ١٦٩ |
| ٣٤٥ | ٣٦٩ | ٣٦٥ | ١٤٠ | ١٤١ | ١٤٢ | ١٤٢ |
| ٣٨١ | ٣٨٠ | ٣٤٤ | ١٤٣ | ١٤٣ | ١٤٥ | ١٤٥ |
| ٣٨٥ | ٣٨٣ | ٣٨٣ | ١٤٦ | ١٤٩ | ١٩١ | ١٩١ |
| ٣٩٢ | ٣٨٨ | ٣٨٦ | ١٩٤ | ٢٠٢ | ٢٣٥ | ٢٣٥ |

| | |
|---------------------------|------------------------------|
| تاجیک : ۳۸۵ / ۳۸۴ - | ۳۹۳ / ۳۹۴ / ۳۹۹ |
| ترکی : ۱۹۱ - | ۴۰۱ / ۴۰۲ / ۴۰۳ |
| چاپانی : ۳۶۸ - | ۴۰۴ / ۴۰۵ / ۴۱۰ |
| جارجی : ۳۸۰ - | ۴۱۷ / ۴۲۳ - |
| جرمن : ۳۷۶ / ۳۷۳ - | از یک : ۳۸۰ / ۳۸۱ / ۳۸۴ |
| چک : ۳۷۵ / ۳۷۶ / ۳۷۷ | ۳۸۹ - |
| ۳۷۸ - | احالوی : ۳۶۰ / ۳۶۲ - |
| چینی : ۳۶۸ - | الگوبری (انگلیس) : ۳۱۷ / ۳۷۳ |
| دیوناگری (رسم خط) : ۳۱۳ - | ۳۱۹ / ۳۲۴ / ۳۲۵ |
| روسی : ۳۸۲ / ۳۸۴ / ۳۹۰ | ۳۲۶ / ۳۲۷ / ۳۲۸ |
| ۳۹۱ / ۳۹۵ - | ۳۳۰ / ۳۳۱ / ۳۳۴ |
| رهنده : ۱۲ / ۳۱ / ۴۸ | ۳۳۷ / ۳۴۰ / ۳۴۱ |
| ۴۰۷ - | ۳۴۲ / ۳۴۳ / ۳۵۳ |
| سرائیکی : ۱۵ / ۳۰۵ - | ۳۵۴ / ۳۵۶ / ۳۵۹ |
| سندهی : ۱۵ / ۳۰۹ - | ۳۶۸ / ۳۷۰ / ۳۷۱ |
| سنسکرت : ۱۹۱ / ۳۶۸ - | ۳۷۲ / ۳۷۶ / ۳۸۳ |
| عربی : ۱۵ / ۵۵ / ۵۶ | ۴۱۸ / ۴۲۲ / ۴۲۳ - |
| ۱۹۱ / ۲۹۸ / ۲۹۹ | برابوی : ۱۵ / ۳۰۹ - |
| ۳۰۳ / ۳۰۴ / ۳۰۵ | بلوچی : ۱۵ / ۳۰۹ - |
| ۳۰۶ - | بنگالی (بنگله) : ۱۵ / ۲۸۷ |
| فارسی : ۷ / ۸ / ۹ / ۱۰ | ۲۸۸ / ۲۹۰ / ۲۹۲ |
| ۱۳ / ۱۵ / ۲۵ / ۲۹ | ۲۹۴ / ۲۹۶ / ۲۹۷ - |
| ۳۰ / ۳۱ / ۳۲ / ۳۳ | بهاولپوری : ۱۵ / ۳۰۲ - |
| ۳۴ / ۳۵ / ۳۶ / ۳۷ | پشتو : ۱۵ / ۳۰۳ / ۳۰۴ |
| ۳۹ / ۴۰ / ۴۱ / ۴۲ | ۳۰۵ / ۳۰۶ / ۳۰۷ |
| ۴۴ / ۴۶ / ۴۷ / ۴۹ | ۳۰۸ - |
| ۵۰ / ۵۱ / ۵۲ / ۵۵ | پنجابی : ۱۵ / ۳۱۰ / ۳۱۱ - |

اماکن :

| | |
|----------------------------|--------------------------------|
| آرہ : ۱۷۰ - | امریکہ : ۱۵ ، ۳۶۹ ، ۳۷۰ - |
| آسٹریلیا : ۳۵۸ - | ۳۷۲ - |
| آکسفورڈ : ۱۵ ، ۳۳۶ ، ۳۵۹ - | البانہ : ۱۳ - |
| آگرہ : ۳۹ ، ۵۵ ، ۵۸ ، ۸۳ ، | انقرہ : ۱۵ ، ۳۵۳ - |
| ۸۸ ، ۱۰۱ ، ۱۵۹ ، | انگلستان (انگلینڈ ، برطانیہ) : |
| ۱۶۱ ، ۱۸۷ ، ۲۰۰ ، | ۳۲۵ ، ۳۲۳ ، ۳۵۵ ، |
| ۲۰۷ ، ۳۰۷ - | ۳۵۷ ، ۳۵۸ ، ۳۵۹ ، |
| آئرلینڈ : ۳۶۳ - | ۳۶۳ ، ۳۶۴ - |
| الک : ۳۰۳ - | اوردگیر : ۱۴ - |
| اللی : ۱۵ ، ۳۲۶ ، ۳۶۰ ، | اورنگ آباد : ۸۵ ، ۲۰۰ ، |
| ۳۶۱ ، ۳۶۲ - | ۲۰۱ ، ۲۰۳ ، ۲۱۹ ، |
| اطالیہ : ۳۶۲ - | ۲۳۱ ، ۲۳۲ ، ۲۳۶ ، |
| اعظم گڑھ : ۲۲۹ ، ۲۳۲ ، | ۲۳۸ ، ۲۴۲ - |
| ۲۴۹ - | ایشہ : ۱۷۰ - |
| الور : ۲۱۹ - | ایڈنبرا : ۳۵۵ - |
| الہ آباد : ۷۰ ، ۷۳ ، ۸۸ ، | ایران : ۱۰ ، ۳۴۷ ، ۳۴۸ ، |
| ۹۱ ، ۱۱۰ ، ۱۳۱ ، | ۳۴۹ ، ۳۵۰ ، ۳۵۲ - |
| ۱۵۲ ، ۳۴۴ ، ۳۴۵ ، | ایشیا : ۳۷۰ ، ۳۷۱ ، |
| ۲۴۹ ، ۲۵۲ ، ۲۵۳ ، | ۳۸۶ - |
| ۱۷۱ ، ۳۱۶ ، ۳۳۹ - | بالندہ : ۱۵۰ - |
| امریکسر : ۲۷۱ ، ۳۰۰ - | بالٹی بور : ۲۲۰ ، ۲۳۱ ، ۲۵۳ - |

| | |
|--------------------------|--------------------------|
| پتودی : ۱۴۴ - | بدایون : ۱۸۵ / ۲۱۹ / ۲۶۰ |
| پراگ : ۳۷۵ / ۳۷۶ / ۳۷۷ | ۲۶۲ / ۲۶۶ / ۲۶۸ - |
| ۳۳۰ - | بولن : ۲۶۸ / ۳۶۱ - |
| پشاور : ۴۲۲ - | بریلی : ۵۶ / ۵۷ - |
| پنجاب : ۵۹ / ۴۲۲ - | بجینی : ۴۴ / ۴۵ / ۱۱۳ |
| پورن : ۳۵۹ / ۳۶۳ / ۳۶۵ | ۱۱۶ / ۱۶۰ / ۲۰۰ |
| ۳۶۶ - | ۲۰۸ / ۲۰۹ / ۲۱۰ |
| تاجکستان : ۳۷۹ / ۳۸۷ - | ۲۱۱ / ۲۱۲ / ۲۱۵ |
| تاشقند : ۳۸۰ / ۳۸۱ | ۲۵۰ / ۲۶۸ / ۲۶۹ |
| ۳۸۳ / ۳۸۷ / ۳۹۰ - | ۲۸۰ / ۳۱۳ / ۳۱۶ |
| ترکی : ۱۵ / ۳۵۲ - | ۳۸۳ / ۳۱۱ - |
| کرالادی (موضع) : ۳۰۳ - | بنکال : ۲۸۷ / ۲۸۹ - |
| نهران : ۹۳ / ۹۹ / ۳۳۷ | پیرام پور : ۳۱۳ - |
| ۳۳۸ / ۳۴۹ / ۳۵۰ - | پورت پور : ۴۶ - |
| لئونک : ۱۵۹ / ۱۶۱ | پوپال : ۱۰۱ / ۱۰۲ / ۱۵۰ |
| ۱۶۳ - | ۲۰۳ / ۲۰۴ / ۲۶۰ |
| جوسنی : ۱۵ / ۲۶۸ / ۲۹۰ | ۲۶۵ / ۲۶۸ - |
| ۳۶۰ / ۳۷۲ - | پاکستان : ۱۵ / ۲۹۵ |
| جگادری (البالد) : ۴۱۳ - | ۲۹۶ / ۳۰۳ / ۳۳۵ |
| جنوں : ۶۱ - | ۳۳۸ / ۳۵۰ / ۳۵۵ |
| جهانگیر آباد : ۴۲۳ - | ۳۵۷ / ۳۵۸ / ۳۶۲ |
| چچوڑا : ۲۸۷ - | ۳۶۹ / ۳۷۳ / ۳۸۶ |
| چیکو سلوواکیہ : ۱۵ / ۳۷۵ | ۳۹۱ / ۳۹۳ / ۳۹۵ |
| ۳۷۷ / ۳۸۰ - | ۳۰۰ - |
| حیدرآباد دکن : ۵۰ / ۷۹ | پندرہ : ۳۳ / ۷۵ / ۱۰۲ |
| ۱۱۰ / ۱۱۲ / ۱۴۳ | ۱۳۳ / ۱۷۰ / ۲۴۰ |
| ۲۰۳ / ۲۰۶ / ۲۱۳ | ۳۲۵ / ۳۴۹ - |

| | | | | | |
|-----|-----|-----|-----|-----|-------|
| ۲۵۰ | ۲۴۹ | ۲۴۶ | ۲۶۷ | ۲۶۴ | ۲۵۴ |
| ۲۵۴ | ۲۵۲ | ۲۵۱ | ۲۲۱ | ۲۷۱ | ۲۶۹ |
| ۲۶۹ | ۲۶۸ | ۲۵۵ | | | ۲۲۸ |
| ۲۹۱ | ۲۸۳ | ۲۷۹ | ۳۸۷ | ۳۸۴ | دو شے |
| ۳۲۳ | ۳۱۶ | ۳۱۵ | | | ۳۹۰ |
| ۳۳۱ | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۳۸۱ | ۳۴۱ | ۳۳ |
| ۳۵۴ | ۳۴۹ | ۳۴۷ | ۵۱ | ۶۴ | ۴۰ |
| ۳۷۷ | ۳۶۹ | ۳۵۶ | ۵۹ | ۵۸ | ۵۷ |
| ۳۰۹ | ۳۰۰ | ۳۸۳ | ۶۷ | ۶۶ | ۶۵ |
| ۳۱۸ | ۳۱۷ | ۳۱۱ | ۷۱ | ۷۰ | ۶۹ |
| | ۳۲۲ | ۳۲۱ | ۷۹ | ۷۸ | ۷۷ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۸۸ | ۸۶ | ۸۴ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۹۰ | ۹۲ | ۱۰۸ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۱۰۸ | ۱۰۲ | ۹۰ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۱۲۹ | ۱۱۵ | ۱۱۱ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۱۳۱ | ۱۳۹ | ۱۳۳ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۱۴۹ | ۱۴۳ | ۱۴۲ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۱۷۳ | ۱۷۱ | ۱۵۴ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۱۹۱ | ۱۸۶ | ۱۷۸ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۰۳ | ۲۰۰ | ۱۹۴ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۰۹ | ۲۰۵ | ۲۰۴ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۰۹ | ۲۰۸ | ۲۰۷ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۱۲ | ۲۱۱ | ۲۱۰ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۱۸ | ۲۱۵ | ۲۱۳ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۲۸ | ۲۲۶ | ۲۱۹ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۳۳ | ۲۳۱ | ۲۳۰ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۳۸ | ۲۳۵ | ۲۳۴ |
| | ۳۲۷ | ۳۲۶ | ۲۴۵ | ۲۴۱ | ۲۳۹ |

ڈھاکا : ۲۹۶ / ۲۹۷ -

رامپور : ۶۲ / ۶۵ / ۷۵

۱۱۵ / ۱۱۴ / ۱۱۳

۱۱۸ / ۱۱۷ / ۱۱۶

۱۵۴ / ۱۴۶ / ۱۳۹

۲۶۶ / ۲۶۳ / ۲۶۲

۳۱۹ / ۳۲۰ / ۳۲۱ -

راولپنڈی : ۳۱۰ -

روس (سوویت یونین) : یو۔ ایس۔

ایس۔ آر) : ۱۵ / ۳۷۹

۳۸۳ / ۳۸۱ / ۳۸۰

۳۹۰ / ۳۸۷ / ۳۸۶

۳۹۱ / ۳۹۴ / ۳۹۵ -

روم : ۳۲۲ / ۳۲۰ / ۳۲۲ -

روسیل کھنڈ : ۵۶ / ۵۷ -

سرگودھا : ۲۳۸ / ۲۳۸ -

| | |
|------------------|-------------------------|
| کلیور : ۶۳ ۷۹ ۸۶ | سری نگر : ۵۱ ۶۱ - |
| ۸۸ ۹۲ ۱۰۰ ۱۲۳ | سکندر آباد : ۴۲۳ - |
| ۲۳۹ ۲۵۹ ۲۷۱ - | سمونڈ : ۳۸۳ ۳۸۶ |
| کراچی : ۲۰ ۳۳ ۴۱ | ۳۸۹ - |
| ۵۰ ۸۳ ۹۱ ۹۲ | سودہ پور : ۲۸۷ - |
| ۱۲۳ ۱۳۹ ۱۴۲ | سورت : ۶۶ - |
| ۱۴۸ ۱۵۰ ۱۵۱ | سیتا پور : ۲۵۴ - |
| ۱۶۹ ۱۸۹ ۲۰۱ | شاہجہان پور : ۲۳۶ - |
| ۲۰۲ ۲۰۶ ۲۰۷ | شکاگو : ۳۷۰ ۳۷۲ - |
| ۲۱۳ ۲۱۳ ۲۱۵ | صوابی (تھمیل) : ۳۰۳ - |
| ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۵ | علی گڑھ : ۵۰ ۶۹ |
| ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ | ۸۵ ۸۸ ۱۱۱ ۱۲۰ |
| ۲۳۱ ۲۳۵ ۲۳۷ | ۱۲۲ ۱۲۵ ۱۲۷ |
| ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۸ | ۱۴۴ ۱۴۹ ۱۵۲ |
| ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ | ۱۵۳ ۱۵۹ ۲۰۰ |
| ۲۵۵ ۲۶۶ ۲۶۹ | ۲۰۲ ۲۰۵ ۲۰۶ |
| ۲۷۲ ۲۷۷ ۲۷۸ | ۲۰۷ ۲۱۰ ۲۲۰ |
| ۲۷۹ ۲۸۲ ۲۸۳ | ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۹ |
| ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ | ۲۳۲ ۲۳۸ ۲۳۵ |
| ۳۰۰ ۳۰۸ ۳۰۹ | ۲۳۷ ۲۴۸ ۲۴۹ |
| ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۸ | ۲۵۰ ۲۵۳ ۲۶۷ |
| ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۳۱ | ۲۶۹ ۲۷۱ ۲۷۸ |
| ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۵ | ۳۱۵ ۳۵۳ ۳۵۸ |
| ۳۳۶ ۳۳۹ ۳۴۰ | ۳۲۲ - |
| ۳۴۱ ۳۴۳ ۳۴۷ | فرانس : ۱۵ ۳۶۴ ۳۶۵ - |
| ۳۴۸ ۳۵۱ ۳۵۷ | لیورڈ پور چتر گہ : ۴۶ - |
| ۳۵۸ ۳۶۰ ۳۶۲ | |

۱۹۹ ۱۹۴ ۱۹۳
 ۲۰۲ ۲۰۱ ۲۰۰
 ۲۰۵ ۲۰۴ ۲۰۳
 ۲۱۴ ۲۱۳ ۲۰۶
 ۲۱۸ ۲۱۷ ۲۱۶
 ۲۲۵ ۲۲۱ ۲۲۰
 ۲۲۹ ۲۲۷ ۲۲۶
 ۲۳۲ ۲۳۱ ۲۳۰
 ۲۳۶ ۲۳۵ ۲۳۴
 ۲۳۹ ۲۳۸ ۲۳۷
 ۲۵۲ ۲۵۱ ۲۴۵
 ۲۶۵ ۲۶۰ ۲۵۳
 ۲۶۸ ۲۶۷ ۲۶۶
 ۲۷۱ ۲۷۰ ۲۶۹
 ۲۸۱ ۲۷۷ ۲۷۲
 ۳۰۸ ۳۰۱ ۲۹۶
 ۳۱۹ ۳۱۲ ۳۱۰
 ۳۲۴ ۳۲۲ ۳۲۰
 ۳۲۹ ۳۲۶ ۳۲۵
 ۳۳۲ ۳۳۱ ۳۳۰
 ۳۳۵ ۳۳۴ ۳۳۳
 ۳۳۸ ۳۳۷ ۳۳۶
 ۳۴۳ ۳۴۲ ۳۴۰
 ۳۵۷ ۳۵۴ ۳۵۳
 ۳۷۱ ۳۶۶ ۳۵۹
 ۳۹۵ ۳۸۱ ۳۷۸
 ۴۰۹ ۴۰۰ ۳۹۹

۴۶۹ ۴۶۸ ۴۶۵
 ۴۷۳ ۴۷۲ ۴۷۰
 ۴۸۰ ۴۷۹ ۴۷۴
 ۴۸۲ ۴۸۲ ۴۸۱

۴۸۱۳

نشمیر : ۶۱ -

کاکتھ : ۱۹ ۳۱ ۳۲

۹۱ ۹۱۹ ۱۵۰

۱۶۹ ۱۹۹ ۲۰۰

۲۰۱ ۲۸۹ ۲۹۴

۳۰۱ ۳۰۶ ۳۱۸

کوائف : ۳۰۸ ۳۰۹ -

کیجرج : ۳۵۴ -

کشیپرا : ۳۵۸ -

کینڈا : ۱۵ ۳۷۴ -

کور کھجور : ۲۱۶ -

گیا : ۲۴۰ -

لاہور : ۶ ۲۰ ۲۱ ۲۲

۳۶ ۳۷ ۳۸ ۴۱

۴۵ ۴۵ ۴۵ ۴۰

۶۱ ۶۹ ۷۰ ۷۱

۷۴ ۷۵ ۷۶ ۸۴

۸۷ ۸۸ ۹۱ ۹۲

۹۳ ۹۴ ۹۵ ۱۰۴

۱۰۷ ۱۱۲ ۱۱۳

۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱

۱۴۲ ۱۵۲ ۱۸۸

| | |
|-----------------------------|-----------------------|
| لی آن : ۳۶۷ - | ۳۱۰ ، ۳۱۱ ، ۳۱۲ |
| ماربرہ : ۱۷۰ - | ۳۱۳ ، ۳۱۷ ، ۳۲۲ - |
| ماسکو : ۳۸۲ ، ۳۸۵ ، ۳۸۶ | ۳۱۴ ، ۳۱۵ ، ۳۱۶ ، ۳۱۷ |
| ۳۹۵ ، ۳۹۸ - | ۳۱۸ ، ۳۱۹ ، ۳۲۰ |
| مطراس : ۱۸۳ - | ۳۲۱ ، ۳۲۲ ، ۳۲۳ |
| مردان : ۳۰۸ - | ۳۲۴ ، ۳۲۵ ، ۳۲۶ |
| ملتان : ۳۲۲ - | ۳۲۷ ، ۳۲۸ ، ۳۲۹ |
| منصوری (گنہ) : ۱۷۳ - | ۳۳۰ ، ۳۳۱ ، ۳۳۲ |
| میرٹھ : ۸۷ ، ۸۸ ، ۱۹۳ | ۳۳۳ ، ۳۳۴ ، ۳۳۵ |
| ۱۹۹ - | ۳۳۶ ، ۳۳۷ ، ۳۳۸ |
| میسور : ۵ - | ۳۳۹ ، ۳۴۰ ، ۳۴۱ |
| میلان (الٹی) : ۳۶۲ - | ۳۴۲ ، ۳۴۳ ، ۳۴۴ |
| نواب شاہ : ۲۱۳ - | ۳۴۵ ، ۳۴۶ ، ۳۴۷ |
| نیلز (الٹی) : ۳۶۱ ، ۳۶۲ - | ۳۴۸ ، ۳۴۹ ، ۳۵۰ |
| نیلور : ۱۴۳ - | ۳۵۱ ، ۳۵۲ ، ۳۵۳ |
| نیویارک : ۳۷۱ - | ۳۵۴ ، ۳۵۵ ، ۳۵۶ |
| ولایت : ۶۱ ، ۱۳۰ - | ۳۵۷ ، ۳۵۸ ، ۳۵۹ |
| پنجوستان (حکومت ہند ، انڈیا | ۳۶۰ ، ۳۶۱ ، ۳۶۲ |
| بھارت) : ۱۵ ، ۳۱۳ | ۳۶۳ ، ۳۶۴ ، ۳۶۵ |
| ۳۱۵ ، ۳۲۴ ، ۳۳۵ | ۳۶۶ ، ۳۶۷ ، ۳۶۸ |
| ۳۳۷ ، ۳۳۸ ، ۳۳۹ | ۳۶۹ ، ۳۷۰ ، ۳۷۱ |
| ۳۷۱ ، ۳۸۰ ، ۳۵۸ | ۳۷۲ ، ۳۷۳ ، ۳۷۴ |
| ۳۹۵ ، ۳۹۸ - | ۳۷۵ ، ۳۷۶ ، ۳۷۷ |
| یورپ : ۱۵ ، ۳۷۶ - | ۳۷۸ ، ۳۷۹ ، ۳۸۰ |
| | ۳۸۱ ، ۳۸۲ ، ۳۸۳ |

BOOKS (other than Urdu) :

1. Abdulla Anwar Beg,
"The Life and Odes of
Ghalib" pp : 320.
2. Abdul Lateef (Syed),
Dr.,
"Ghalib : A critical ap-
preciation of his life and
poetry" pp: 321.
3. Abdul Qadir, Sir,
Shaikh,
(i) "Famous Urdu Poets
and Writers"
pp: 328.
(ii) "The New School of
Urdu Literature"
pp: 329.
5. Abida Shah,
"Ghalib's Philosophy of
Beauty" pp: 319.
6. Ahmad Ali, Prof.,
(i) "Ghalib : Selected
Poems" pp: 322.
(ii) "The Problem of
Style and Technique
in Ghalib" pp: 322.
7. Arifa Parveen,
"Metaphysics of Ghalib
in his Urdu Poetry"
pp: 322.
8. Arifshah C. Sayyid
Gilani,
"Ghalib—His Life and
Persian Poetry"
pp: 323.
9. Fayyaz Mahmood,
Sayyied.,
"Ghalib—A critical In-
troduction" pp: 323.
10. Garcia De Tassy,
"Histoires de la Littéra-
ture Hindouïet Hindou-
stanie" pp: 364.
11. Graham Bell,
"History of Urdu Lite-
rature" pp: 353.

12. Kaul, J. L.,
"Interpretations of
Ghalib" pp: 323.
13. S. A. Q. Niaz,
"Whispers from Ghalib"
pp: 325.
14. Shihab-ud-Din Rehmatullah,
"Ten Gem's of Ghalib"
pp: 325.
15. Sufia Sadullah,
"Selected Verses of
Mirza Ghalib"
pp: 325.
16. Mohan Singh Diwana,
"Hand-book of Urdu
Literature" pp: 336.
17. Muhammad Sadiq, Dr.,
"A History of Urdu
Literature" pp: 336.
18. M. Mujeeb, Prof.,
(i) "Ghalib" pp: 323.
- (ii) "The Indian Muslims"
pp: 324.
19. NAZ
"Ghalib—His Life and
Thought" pp: 324.
20. Saksena, Ram Babu.,
"A History of Urdu
Literature" pp: 339.
21. Salah-ud-Din Khuda
Bukhs,
"Essays: Indian and
Islamic" pp: 340.
22. Solaimnou, Dr.,
"Antologia dello Poesia
Urdu" pp: 362.
23. "Essays on Urdu
Literature" pp: 388.
24. "Interpretations from
Ghalib" pp: 326.
25. Whispers of the Angel
pp: 327.

Periodicals and News Papers :

1. *Annali, Naples (Italy) :*
 - (i) N. S. VI (1954-55)
pp: 361.
 - (ii) N. S. XI, 1962
pp: 326, 361.
2. *British Review, Karachi,*
February, 1969 pp: 357.
3. *Carawan, Delhi,*
July 1960., pp: 332.
4. *Dawn, Karachi :*
 - (i) February 16, 1969,
pp: 322, 329, 330,
331, 332, 335,
339, 341.
 - (ii) February 19, 1969,
pp: 336.
 - (iii) February 23, 1969,
pp: 335.
 - (iv) March 6, 1969,
pp : 333
 - (v) March 16, 1969,
pp : 340.
 - (vi) March 23, 1969
pp : 335.
5. *Der Islam, Berlin.,*
September 1959.
pp: 360, 361.
6. *Hindustan Times,*
February 14, 1955,
pp: 332.
7. *Morning News, Karachi:*
 - (i) February 12, 1969,
pp: 358.
 - (ii) February 16, 1969,
pp: 322, 328, 329,
330, 335, 336,
337, 339, 341,
358.
8. *Pakistan Review,*
Lahore :
 - (i) May, 1966 pp: 332.
 - (ii) February 1969,
pp: 320, 324, 328,
329, 330, 331,
332, 333, 334,
336, 337, 338,
339, 340, 341,
342, 366.

9. *The Pakistan Times*,
Lahore :
- (i) February 8, 1969
 pp: 342.
- (ii) February 15, 1969
 pp: 342.
- (iii) February 16, 1969
 pp: 332, 333, 335,
 339, 340, 341.
- (iv) February 22, 1969
 pp: 342.
- (v) February 23, 1969
 pp : 335, 338, 341,
 383, 390.
- (vi) March 1, 1969
 pp: 342.
- (vii) March 2, 1969
 pp: 395.
- (viii) March 23, 1969
 pp : 333.
-

غلط لکھ

افسوس ، کہ امکان احتیاط اور کوشش کے باوجود، کتاب میں کچھ غلطیاں راہ ہاگئی ہیں ۔ از رہ کرم انہیں درست فرما لیجیے :

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|----------|---------------------|---------------------|
| ۳۴ | ۶ | کی | کے |
| ۴۵ | ۱۳ | فروری ۲ | فروری ۱۹۵۲ء |
| ۵۱ | ۱۹ | فروری ۱۸۰۷ء | فروری ۱۸۶۷ء |
| ۵۳ | حاشیہ ۱۱ | ایان | ایان - |
| ۵۳ | حاشیہ ۱۵ | بر | بر |
| ۶۲ | آخری | ہیں | زیادہ ہیں |
| ۶۶ | ۸ | صورت | صورت |
| ۸۵ | ۱۴ | ۱۹۳۶ء | اکتوبر ۱۹۳۶ء |
| ۱۰۶ | ۵ | سے ہوتا معلوم | سے معلوم |
| ۱۱۰ | آخری | دایون | دیوان |
| ۱۱۸ | ۹ | دین | الدین |
| ۱۴۲ | حاشیہ ۲ | بطبعہ : ماہ نو | ماہ نو |
| ۱۵۷ | ۲ | ۵ - قصہ | ۲ - قصہ |
| ۱۵۷ | ۳ | ۱ - اردو | ۳ - اردو |
| ۱۵۹ | ۶ | فارسی رسالے کا اردو | اردو رسالے کا فارسی |

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|------------|--------------|--------------------------|
| ۱۷۲ | حاشیہ ۴ | کے چاں | کے اختلاف کے
چاں |
| ۱۷۳ | حاشیہ ۵ | خردارے | خردارے |
| ۱۷۹ | حاشیہ ۶ | کا لحاظ | کا ضرور لحاظ |
| ۱۷۹ | ۷ | (ڈاکٹر) | احمد (ڈاکٹر) |
| ۱۷۹ | ۷ | ۱۔ ادبی دنیا | ادبی دنیا |
| ۲۰۵ | ۹ | — | ۱۔ سمارچ ۱۹۱۶ء |
| ۲۰۹ | ۱۵، ۱۱، ۱۷ | دہلی، اردو | دہلی اردو |
| ۲۱۰ | ۳ | اردو اخبار | دہلی اردو اخبار |
| ۲۱۰ | ۱۸، ۱۷ | دہلی، اردو | دہلی اردو |
| ۲۱۱ | ۳، ۱۰، ۱۷ | دہلی، اردو | دہلی اردو |
| ۲۱۲ | ۳، ۱۰ | دہلی، اردو | دہلی اردو |
| ۲۱۹ | ۱۸ | ۱۹۲۵ء | اکتوبر ۱۹۲۵ء
صفحہ ۶۳۱ |
| ۲۱۹ | ۱۹ | ۱۹۳۳ء | ۱۹۳۶ء |
| ۲۲۹ | ۷ | ۱۹۶۳ء | اپریل تا جون
۱۹۶۳ء |
| ۲۳۹ | ۱۶ | ۱۹۲۶ء | مئی ۱۹۲۶ء |
| ۲۴۷ | ۱۶ | صدیقی | معارفہ صدیقی |
| ۲۵۲ | ۱۸ | نمبر ۳۵ | نمبر ۳۵ |
| ۲۵۹ | ۱ | نسخوں کہانی | نسخوں کی
کہانی |

| صفحہ | سطر | خط | صحیح |
|------|------|---|------------------------|
| ۳۶۸ | | نمبر شہزاد کے بعد پھر ۳ درج ہو گیا ہے۔ یہ سلسلہ | |
| | | شہزاد صفحہ ۲۷۰ تک درست فرما لیجئے۔ | |
| ۳۸۹ | ۱۰ | نومبر | ستمبر |
| ۳۱۲ | آخری | یاد | یاد |
| ۳۱۶ | ۲ | ۱۹۵۹ء | ۱۹۵۸ء |
| ۳۱۹ | ۱۶ | February, 1969 | February
16, 1969. |
| ۳۳۳ | ۶ | March, 1969 | March 6,
1969 pp. 7 |
| | | pp. 11 | |
| ۳۳۵ | ۸ | February 10, | February 16,
Sunday |
| ۳۳۵ | ۱۶ | Sunday | |
| ۳۳۵ | ۱۸ | Karachi, 23 | Karachi.
March 23 |
| ۳۴۱ | ۵ | Magazine | Magazine |
| ۳۴۷ | ۱۳ | وار مستحق | اور مستحق |
| ۳۵۸ | آخری | مارلنگ | مارٹنگ |
| ۳۶۰ | ۳ | ”ہوا ہے“ پر حاشیے کا نشان نمبر ۲ | |
| | | قلمزد کر دیائے۔ | |
| ۳۶۰ | ۶ | ”مقالہ ہے“ پر حاشیے کا نشان ۳ | |
| | | کی جگہ ۲ چاہیے۔ | |
| ۳۶۰ | ۱۲ | ”رکھتا ہے...“ پر حاشیے کا نشان | |
| | | چاہیے۔ | |

| صفحه | مطر | خط | اصاریه غالب |
|------|------------|----------------|------------------|
| ۳۷۳ | ۱۳ | ۲۶ - جنوری | ۲۶ - فروری |
| ۳۹۱ | ۵ | عقبر | عقبر |
| ۳۹۷ | ۴ | منجله | منجله |
| ۴۰۹ | ۱ | دیوان غالب | فارسی دیوان غالب |
| ۴۱۳ | ۱۲ | ضلع | ضلع |
| ۴۳۵ | تحت "ش" ۱۱ | حبیب عبدالرحمن | حبیب الرحمن |

